e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

ساحلی آبی نقل وحمل بل 2024 لوک سبھا میں منظور

نئی دہلی۔ لوک سبھا نے آج اپوزیشن کی ترامیم کو مسترد کرتے ہوئے کوسٹل واٹر ٹرانسپورٹ بل 2024 کو صوتی ووٹ سے منظور کرلیا۔ ایوان میں بل پر بحث کا جواب دیتے ہوئے جہاز رانی اور بندرگاہوں کے وزیر سربانند سونووال نے کہا کہ اس بل کی منظوری سے ہندوستان سمندری تجارت کے میدان میں اپنی قدیم شان کو دوبارہ حاصل کرسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی کوسٹل لائن کا 15 فیصد یعنی تقریباً 22 کروڑ لوگ 70 ساحلی اضلاع میں رہتے ہیں جبکہ 60 کروڑ آبادی ساحلی دریا ستوں میں رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی شاندار تاریخ رہی ہے۔ پہلا مال بردار جہاز نومبل میں 5000 سال قبل چلا تھا۔ دینے نگر سلطنت، چول، چالوکیہ، تراونکور اور چھترپتی شیواجی کی مراٹھا سلطنت میں سمندری نقل وحمل نمایاں تھی۔ انگریزی اقتدار نیو کمیشن نوآبادی کی مراٹھا سلطنت سے ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ میری وزارت کی تفصیل سے وضاحت کی گئی ہے۔

راج ناتھ نے فوج کی کوہ پیمائی مہم کی ٹیم کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

نئی دہلی، 3 اپریل (یو این آئی) کوزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جمعرات کو یہاں ایورسٹ اور کنچن جنگا کی چوٹیوں پر فوج کی کوہ پیمائی مہمات کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ فوج کی ماؤنٹ ایورسٹ مہم (8,848 میٹر) 34 کوہ پیماؤں پر مشتمل ہے اور لیفٹیننٹ کرنل منوج جوشی کی قیادت میں روایتی جنوبی کرنل راستے پر چلیگی۔ مشترکہ ہند-نیپال مہم کی مقصد کنچن جنگا (8,586 میٹر) کو چڑھنا ہے۔ اس میں ہندوستانی فوج کے 12 کوہ پیما اور نیپالی فوج کے چھ کوہ پیما شامل ہوں گے۔ اس کی قیادت ہندوستانی فوج کے کرنل سرفراز سنگھ کریں گے۔ اس کے علاوہ ماؤنٹ ایورسٹ تک این سی سی کی مشترکہ مہم کی قیادت کرنل امیت بشٹ کریں گے۔ دستے میں پانچ گرلز کیڈٹس، پانچ بوائے کیڈٹس، چار افسران اور گیارہ مستقل انسٹرکٹر اسٹاف شامل ہیں۔ اس مہینے سے شروع ہونے والی ان مہمات کا مقصد مڈی تک اپنی اپنی چوٹیوں تک پہنچنے کا ہے۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۱۸۰) لکھنؤ بروز جمعہ ۴-اپریل ۲۰۲۵ء مطابق ۵/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 180 Friday , April 04 2025 Pages -8

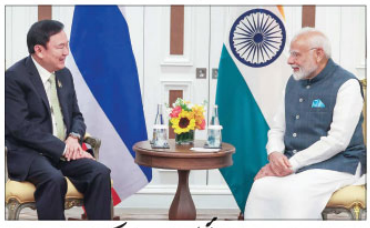

ہندوستان اور تھائی لینڈ کے وزرائے اعظم نے 6 اہم معاہدوں پر کیے دستخط

ہندوستان اور تھائی لینڈ نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ تک بڑھانے اور سیکورٹی ایجنسیوں کے درمیان اسٹریٹجک ڈائیلاگ شروع کرنے، انسانی اسمگلنگ اور غیر قانونی ہجرت کے خلاف مل کر کام کرنے کا اعلان کیا ہے اور اس کے ساتھ دستکاری اور چھوٹے کاروبار کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا ہے یہ فیصلے وزیر اعظم نریندر مودی اور تھائی لینڈ کی وزیر اعظم ینگ لک شیناوترا کے درمیان جمعرات کو یہاں دوطرفہ میٹنگ میں کیے گئے۔ دونوں ممالک نے باہمی تعاون کے چھ معاہدوں پر دستخط کیے اور ان کا تبادلہ کیا اور ہند-بحرالکاہل خطے میں آزاد، کھلے، جامع اور قواعد پر مبنی نیویگیشن کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ ہندوستان نے آسیان اتحاد اور آسیان کی مرکزیت کے لیے اپنی مکمل حمایت کا اعادہ کیا۔ دونوں ممالک کے ذریعہ دستخط کیے گئے معاہدوں میں ہندوستان-تھائی لینڈ اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے قیام سے متعلق مشترکہ اعلامیہ، تھائی لینڈ کی ڈیجیٹل معیشت اور سوسائٹی کے درمیان مفاہمت کی یادداشت اور ہندوستان کی ایکسٹرنل افیئرس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کی وزارت ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کے میدان میں تعاون پر ہندوستان کی وزارت پورٹ دے اور پورٹ ویژن آف وائزگ کے درمیان مفاہمت کی یادداشتیں شامل ہیں۔ محکمہ فائن آرٹس، تھائی لینڈ کی وزارت ثقافت برائے قومی میری ٹائم ہیریٹیج پلیسس (این ایم ایچ سی) کی ترقی کے لیے لوتھل، گجرات، ہندوستان کی بیشل اسمال انڈسٹریز کارپوریشن لمیٹڈ (این ایس آئی سی) اور آتش فار پروموشن آف اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (اوایس ایم ای پی) کے درمیان مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ وہیں ہندوستان کے شمال مشرقی خطے کی ترقی کی وزارت (ایم ڈی او این ای آر) اور تھائی لینڈ کی بادشاہی کی وزارت خارجہ کے درمیان مفاہمت کی ایک یوایم اور ہندوستان کی شمال مشرقی دستکاری اور ہینڈلوم ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ (این ای ایچ ڈی سی) اور حکومت تھائی لینڈ کی تخلیقی معیشت ایجنسی (سی ای اے) کے درمیان مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے۔

وقف ترمیمی بل

راجیہ سبھا میں حکمراں اور اپوزیشن کے درمیان جم کر نوک جھونک

مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لیے ہر چیز میں ہاتھ ڈال رہے، یہ اچھا نہیں: ملکارجن کھڑگے، 'ہم ٹرین میں نماز پڑھتے ہیں، تو کیا ٹرین ہماری ہو گئی؟' ناصر حسین نے حکومت پر گمراہی پھیلانے کا لگایا الزام، اس بل کا مقصد اصلاحات لاکر وقف املاک کے انتظام کو ہموار کرنا: جے پی نڈا

نئی دہلی۔ وقف ترمیمی بل پر جمعرات کو راجیہ سبھا میں تکرار اور اپوزیشن جماعتوں کے درمیان خوب جم کر نوک جھونک ہوئی۔ اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو نے جمعرات کو راجیہ سبھا میں وقف (ترمیمی) بل 2025 اور مسلم وقف (منسوخ) بل 2025 پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لیے نہیں لائے گئے ہیں بلکہ وقف بورڈ کی جوابدہی، شفافیت اور کارکردگی کو بڑھانے کے لیے لائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بل نے ملک میں ایک نئی صبح لائی ہے اور اسی لیے اس ایکٹ کو امید کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں کلکٹر سے لے کر بورڈ تک ہر فرد کے کردار کو شفافیت کے ساتھ جوابدہ بنایا گیا ہے۔ اس کا مقصد سب کو بااختیار بنانا ہے۔ اس سے جہاں زمینوں پر قبضے کے من مانی عمل کو روکا جائے گا وہیں اس سے لاکھوں غریب مسلمانوں کی زندگیوں میں بھی بہتری آئے گی۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ اب وقف بورڈ کا مرکزی ڈیٹا بیس ہوگا اور تمام وقف املاک کا مکمل طور پر جرسٹریکا یا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں وقف بورڈ کے پاس دنیا میں سب سے زیادہ جائیداد ہے لیکن غریبوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں مل رہا ہے۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ مجوزہ بل میں تمام طبقات جیسے شیعہ، سنی، پسماندہ وغیرہ کو شامل کرنے کے وقف بورڈ کو شمولیاتی بنایا گیا ہے، اس کے علاوہ بورڈ میں دو مسلم خواتین کی نمائندگی کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے ان الزامات کو بھی مسترد کر دیا کہ وقف بورڈ میں غیر مسلموں کی اکثریت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ بل میں یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ کسی بھی جائیداد پر دعویٰ کرنے سے پہلے متعلقہ

دستاویزات بورڈ کو دکھانے ہوں گے صرف کہہ دینے سے کام نہیں چلے گا۔ یہ غلط استعمال کو روک دے گا۔

وہیں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے آج وقف ترمیمی بل پر راجیہ سبھا میں ہوری بحث کا حصہ لیتے ہوئے برسر اقتدار طبقہ کو پُرزور انداز میں ہدف تنقید بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ''مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لیے ہر چیز میں آپ ہاتھ ڈال رہے ہیں، یہ اچھا نہیں ہے۔ آپ جگہ کے کاچ ڈال رہے ہیں۔ آپ ان کو دبانے کی کوشش کریں گے تو آپ کو ہی پیدا مسائل سمجھنے پڑیں گے۔'' کھڑگے نے مرکزی وزیر داخلہ سے گزارش کی کہ وہ اسے اناکا مسئلہ نہ بنائیں، کیونکہ مسلمانوں کے لیے یہ بل مناسب نہیں ہے، اور ساتھ ہی آئین کے خلاف بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''آپ غیر مکالمی کے ماحول کو قائم رکھنے کی کوشش کیجیے جسے ختم کرنے کی نہیں۔''

بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر اور راجیہ سبھا میں قائد ایوان جے پی نڈا نے جمعرات کو وقف ترمیمی بل سے متعلق اپوزیشن کی طرف سے لگائے گئے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد صرف اصلاحات کے ذریعہ وقف املاک کے انتظام کو ہموار کرنا ہے۔ ایوان میں وقف (ترمیمی) بل 2025 اور مسلم وقف (منسوخ) بل 2025 پر جاری بحث کے دوران مسٹر نڈا نے کہا، مجھے امید ہے کہ بل کی حمایت کی جائے گی۔ میں اس ایوان کے ذریعے جو رینڈیو بنایا جا رہا ہے، اس کی سختی سے مخالفت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت جمہوری اقدار کے مطابق آگے بڑھ رہی ہے۔ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے بارے میں اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اسے ہم نے بنایا تھا، 2013 میں جب اس بل پر جے پی سی بنی تو اس میں صرف 13 ممبران تھے،

'اُپودھیا میں 13 ہزار ایکڑ زمین کا گھوٹالہ، کیدار ناتھ میں 300 کروڑ کا سونا غائب

ہندوؤں کی حفاظت ہو نہیں پا رہی اور مسلمانوں کی بات کر رہے ہیں: سنجے راؤت

''آپ لوگ مسلمانوں کی مکیت کے رکھوالے بنے ہو۔ آپ خاموش نہیں بیٹھیں گے، آپ مسلمانوں کی زمین فروخت کر کے ہی بیٹھیں گے۔ اودھیا میں 13 ہزار ایکڑ زمین کا گھوٹالہ ہو گیا ہے۔ کیدار ناتھ میں 300 کروڑ روپے کا سونا غائب ہو گیا ہے۔ ہندوؤں کی زمین کی تو حفاظت کر نہیں پا رہے ہیں، اور مسلمانوں کی بات کر رہے ہیں۔'' یہ بیان آج راجیہ سبھا میں وقف ترمیمی بل پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے شیوسینا یو بی ایل لیڈر سنجے راؤت نے دیا۔ انھوں نے مرکزی حکومت اور بی جے پی کو دوررانداز میں ہدف تنقید بنایا اور کہا کہ وقف ترمیمی بل صرف اصل ایشوز سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہے، اس سے مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔ وقف ترمیمی بل پر اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے سنجے راؤت نے کہا کہ'' حکومت نے ٹرمپ کے لیے فنڈ اعلان والے دن قصداً اس بل کو پارلیمنٹ میں پیش کیا۔ یہ تو ہٹانے کی کوشش جیسی ہے۔ آپ غریب مسلمانوں کی بات کر رہے ہیں، آپ ہی لوگ ہیں جو مسلمانوں کو چدر بولتے ہیں۔ آپ کے ذریعہ مسلمانوں سے متعلق طرح طرح کی باتیں کہی جاتی ہیں۔ بنیں گے تو کیسی گے جیسے نعرے دیتے ہیں۔''

اس کے 31 ممبران تھے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جمہوری اقدار کی تکلیف کیا ہو سکتی ہیں۔

وقف ترمیمی بل پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے کانگریس رکن پارلیمنٹ ناصر حسین نے کہا کہ ''وقف کے معنی عطیہ کرنا ہے جو کوئی بھی کسی کو بھی کر سکتا ہے۔ محمد صاحب کے زمانے میں غیر مسلمانوں نے بھی عطیات کیے۔ عطیہ کی روایت ہر مذہب میں ہے۔ ہمارے یہاں عطیہ کو ویگیلیت کرنے کے لیے وقف بورڈ بنا۔ اس ملک میں ایس جی پی سے ہسپیل ٹرسٹ ہیں، آخر یہ (بی جے پی والے) گمراہی کیوں پھیلا رہے ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ کانگریس کے زمانے میں وقف ایکٹ آیا تھا جس میں اصلاح کرنے کے لیے کئی ترامیم کی گئیں۔ کانگریس کے زمانے میں جو ترامیم ہوئیں، وہ

ہندوستان امریکی ٹیرف کارروائی کے اثرات اور مواقع کا جائزہ لے رہا ہے: وزارت تجارت

نئی دہلی۔ (یو این آئی) ہندوستان نے کہا ہے کہ وہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ہندوستان کے خلاف جوابی درآمدی محصولات لگانے کے ایگزیکٹو آرڈر اور دیگر اعلانات کے ممکنہ اثرات کا بغور جائزہ لے رہا ہے اور اس سے پیدا ہونے والے مواقع کا بھی مطالعہ کر رہا ہے۔ جمعرات کو جاری ایک پریس ریلیز میں مرکزی وزارت تجارت اور صنعت نے کہا کہ امریکی صدر کے اعلانات کے مطابق ہندوستان پر 27 فیصد اضافی ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ صدر ٹرمپ کے اعلانات پر ہندوستان کا یہ پہلا سرکاری ردعمل ہے۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان امریکہ کے ساتھ اپنی جامع مالی تزویراتی شراکت داری کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور دونوں ممالک کے عوام کو فائدہ پہنچانے کے لیے مل کر کام کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ صدر ٹرمپ نے امریکہ کے ساتھ کاروبار کرنے والے مختلف ممالک سے درآمدات پر 10 فیصد سے لے کر 50 فیصد تک اضافی محصولات عائد کیے ہیں۔ بدھ کی رات (ہندوستانی وقت) کو کیے گئے ان اعلانات کے مطابق عام طور پر امریکہ کے تجارتی شراکت داروں کے خلاف درآمدات پر 10 فیصد کا بنیادی ٹیرف 5 اپریل (ہفتہ) سے نافذ ہو جائے گا اور مختلف ممالک پر الگ الگ جوابی ٹیرف 9 اپریل سے لاگو ہوں گے۔ ہندوستان مجموعی طور پر اسٹیک ہولڈرز بشمول ہندوستانی صنعت اور برآمد کنندگان کے ساتھ رابطہ میں ہے تاکہ وہ اضافی ڈیوٹی کے بارے میں ان کے جائزے اور صورتحال کا جائزہ لے سکیں۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان امریکہ کے ساتھ اپنی جامع عالمی تزویراتی شراکت داری کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور امریکہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے پرعزم ہے تاکہ ہندوستان-امریکہ 21 ویں صدی کے لئے طرفی پارٹنرشپ کو مکمل جامہ پہنایا جا سکے۔

وقف ترمیمی بل: جے ڈی یو میں بغاوت، لیڈران کے استعفے کا آغاز

پٹنہ، بہار: لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل 2024 منظور ہونے کے بعد جے ڈی یو کے اندر افراتفری شروع ہوگئی ہے۔ جے ڈی یو کے مسلم لیڈروں نے کہ کہ کرسیاسی طوفان کھڑا کر دیا ہے کہ جلد ہی فیصلہ کیا جائے گا۔ پارٹی کے مسلم لیڈروں میں ایم ایل سی غلام غوث، ایم ایل سی خالد انور، سابق ایم پی اور قومی جنرل سکریٹری غلام رسول بلیاوی، اقلیتی محاذ کے صدر سلیم پرویز سابق ایم پی اشفاق کریم اور اشفاق احمد اس کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ ایسے میں اب سب کی نظریں ان کے موقف پر ٹکی ہوئی ہیں۔ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ سے تعلق رکھنے والے امارت شرعیہ کے حامیوں کی جلد ہی پٹنہ میں میٹنگ بلانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ جے ڈی یو کے مسلم لیڈروں نے واضح کیا ہے کہ وہ میٹنگ کے بعد ہی کوئی فیصلہ لیں گے۔ غلام رسول بلیاوی نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سپریم کورٹ اور تمام ہائی کورٹس کی قانونی ٹیم سے بھی بات کریں گے۔

غلام رسول بلیاوی نے کہا کہ وقف بل منظور ہو چکا ہے۔ امارت شرعیہ کی جانب سے، ہم نے جے ڈی یو کی 31 صفات پر مشتمل تجاویز دی تھیں اور بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو کو بھی بھیجی تھیں۔ یہ تمام جے پی جی ممبران کو بھی دیا گیا۔ اس کے باوجود اب بل پاس ہو چکا ہے۔ بل کی کاپی ابھی تک نہیں آئی ہے۔ امارت شرعیہ کی جانب سے، ہم سپریم کورٹ اور تمام ہائی کورٹس کے قانونی سیلوں سے بات کریں گے۔ ہم جلد ہی امارت شرعیہ، بہار، جھارکھنڈ اور اڈیشہ کی میٹنگ بلائیں گے اور اس میں بڑا فیصلہ لیں گے۔'' غلام رسول بلیاوی، سابق ایم پی اور قومی جنرل سکریٹری، جے ڈی یو

اسی دوران، غلام رسول بلیاوی کے قریبی لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کے لیڈر بھی جے ڈی یو چھوڑنے کا فیصلہ لے سکتے ہیں۔ غلام رسول بلیاوی حادثے کے بعد کافی دیر تک بیڈ ریسٹ پر تھے۔ بلیاوی نے کہا کہ اس وقت پورے ملک میں مسلمان اور امن پسند لوگ غصے سے ابل رہے ہیں۔ یہ بات اب ظاہر ہو گئی ہے کہ اب فرقہ پرست اور سیکولر، سیکولر اور فرقہ وارانہ میں کوئی فرق نہیں رہا۔ حالات اور حادثے کے باوجود میں بڑی ہمت کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

قبل ازیں وقف ترمیمی بل دربارات لوک سبھا میں پاس ہو گیا۔ کئی پلیٹ فارمز پر مخالفت کے باوجود، جے ڈی یو، جو این ڈی اے کا حصہ ہے، نے حمایت میں توسیع کی۔ اس فیصلے کے بعد جے ڈی یو لیڈروں نے باغی رویہ کھلا شروع کر دیا ہے۔ جے ڈی یو کے سینئر لیڈر ڈاکٹر محمد قاسم انصاری نے لوک سبھا میں وقف بل کی حمایت کرنے پر پارٹی کے تمام عہدوں سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

26 ہزار اساتذہ کی تقرری منسوخ کرنے کے فیصلے کو برقرار رکھا، تین ماہ کے اندر نئے انتخاب کا عمل شروع کرے

سپریم کورٹ نے نوکریاں منسوخ کرنے کے فیصلے کو برقرار رکھا، تین ماہ کے اندر نئے انتخاب کا عمل شروع کرے

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے مغربی بنگال میں 26000 اساتذہ اور دیگر عملے کی تقرریوں کو منسوخ کرنے کے کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ سپریم کورٹ کی بنچ نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو برقرار رکھا جس میں سلیکشن کے پورے عمل کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ یہ فیصلے میں، بنچ نے مغربی بنگال کے اسکولوں میں اساتذہ اور دیگر عملے کے عہدوں پر بھرتی کے پورے عمل کو ''آلودہ'' اور اصلاحات سے باہر ناقابل قرار دیا۔ عدالت نے کہا کہ انتخاب کا پورا عمل ہیرا پھیری اور دھوکہ دہی سے داغدار تھا اور اس میں اصلاحات ممکن نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس عمل میں نقصان اور سماجی بدامنی ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس عمل میں داغدار امیدواروں کی خدمات ختم کرنے کے حکم میں مداخلت کی کوئی معقول بنیاد نہیں ہے۔ بنچ نے کہا، چونکہ تقرریاں دھوکہ دہی اور جعلسازی کے ذریعہ کی گئی ہیں، اس لئے ہمیں مداخلت کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے۔'' تاہم سپریم کورٹ نے کچھ ہدایات میں ترمیم کی ہے۔ عدالت نے کلنی نے اپنے فیصلے میں یہ بھی کہا کہ جو امیدوار پہلے کہیں اور ملازمت کر رہے تھے انہیں اپنے سابقہ عہدوں پر واپس آنے کی اجازت ہوگی۔ عدالت نے ریاستی حکومت سے کہا کہ وہ تین ماہ کے اندر نئے انتخاب کا عمل شروع کرے۔ بانی کورٹ کی ہدایت پر سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کی طرف سے کئی تحقیقات میں مغربی بنگال کے اس وقت کے وزیر تعلیم پارتھا چٹرجی اور دیگر کو گرفتار کیا گیا تھا اور بھاری مقدار میں نقدی برآمد کی گئی۔ سپریم کورٹ نے 7 مئی 2024 و 22 اپریل 2024 کے کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگادی تھی، جس میں مغربی بنگال کے سرکاری اور سرکاری امداد یافتہ اسکولوں میں 26,000 سے زیادہ اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کی تقرریوں کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اس فیصلے کو ریاست کی مستند بڑی حکومت کے لیے بڑا دھچکا قرار دیا ہے۔

اسٹالن نے وقف بل کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا

چنئی۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے آج اعلان کیا کہ وہ مجوزہ وقف ترمیمی بل کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں آج ریاستی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں حکمراں اور اتحادی جماعتوں کے ممبران نے کالی پٹیاں باندھی اور اس بل کے خلاف ایک ریزولیشن بھی پاس کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ لوک سبھا میں وقف بل کے حق میں 288 ووٹ پڑے۔ کے اس کی مخالفت میں 232 ووٹ پڑے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپوزیشن جماعتوں کے تمام ممبران نے اس بل کی مخالفت کی ہے اور حکومت کو یہ بات سنجیدگی سے سوچنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ اس بل کو واپس لیا جائے کیونکہ اس سے ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچے گا۔ مسٹر اسٹالن نے کہا کہ یہ بل آئین ہند کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے ہم نے اس کے پاس ہونے پر کالی پٹیاں باندھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بل پر عمل درآمد کو روکنے کے لئے ہر ایک قانونی راستہ اپنائیں گے۔

'وقف بل جبراً مسلط کیا گیا'

کانگریس پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں سونیا نے حکومت کی جانب سے کی گئی جلد بازی پر سخت تنقید

نئی دہلی۔ کانگریس کی سابق صدر اور راجیہ سبھا رکن سونیا گاندھی نے وقف ترمیمی بل کے حوالے سے حکمراں جماعت پر سخت حملہ بولا ہے۔ انہوں نے بل اور اسے منظور کرانے کے لیے حکومت کی جانب سے کی گئی جلد بازی پر سخت تنقید کی ہے۔ سونیا گاندھی کے مطابق یہ بل جبراً پاس کرایا گیا ہے اور اسے زبردستی مسلط کیا گیا ہے۔ مذکورہ باتیں سونیا گاندھی نے کانگریس پارلیمانی پارٹی (سی پی پی) کی جنرل باڈی میٹنگ میں کہیں۔ میٹنگ میں سونیا گاندھی کے علاوہ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی بھی موجود تھے۔ قابل ذکر ہے کہ وقف ترمیمی بل راجیہ سبھا میں پیش کیے جانے سے قبل سی پی پی کی یہ میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے سونیا گاندھی نے کہا کہ ''کل ملک سبھا میں وقف ترمیمی بل 2024 پاس ہو گیا اور آج اسے راجیہ سبھا میں پیش کیا جانا ہے۔ یہ بل جو زبردستی کیا گیا ہے۔ ہماری پارٹی کا موقف واضح ہے۔ یہ بل آئین پر ایک حملہ ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کو مستقل طور پر پولرائز رکھنے کی بی جے پی کی منصوبہ بند حکمت عملی کا حصہ ہے۔'' اس حوالے سے انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حکومت ملک کو کھائی میں دھکیل رہی ہے۔ حکومت تعلیم، شہریوں کے حقوق، لوگوں کی آزادی، ہمارے وفاقی ڈھانچے اور انتخابات کے انعقاد کی کوششوں جیسی ہر شے کو تباہ کر رہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے دعویٰ کیا کہ اب ہمارا آئین صرف کاغذوں پر رہ جائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ ان کا ارادہ اسے بھی تباہ کرنے کا ہے۔ میٹنگ میں اراکین پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے سونیا گاندھی نے کہا کہ ''ہم تمام کے لیے ضروری ہے کہ ہم صحیح اور انصاف کے لیے لڑتے رہیں۔ موجودہ حکومت کی ناکامیوں کو بے نقاب کریں۔ حکومت ہر چیز پر نظر رکھنا چاہتی ہے۔ ہم اسے لوگوں کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ موجودہ وزیر اعظم نے 2014-2004 کے دوران کیے گئے کئی اقدامات کو ایسی ذاتی کامیابیوں کے طور پر بری برانڈ سی پی پی اور مارکیٹنگ کیا ہے۔ سونیا گاندھی نے دونوں ایوانوں کے کام کاج پر برہمی کا اظہار کیا کہ اب ہمارا آئین صرف حکمراں جماعت کا ہتھیار بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ سی پی پی کے اراکین کا کانگریس کے زیر اقتدار ریاستی حکومتوں کے بارے میں جھوٹ پھیلانے کے لیے جارحانہ رخ اختیار کرتے ہیں۔

وقف ترمیمی بل کے خلاف سڑک پر اترے گا مسلم پرسنل لاء بورڈ

یہ مت سوچیئے کہ ہم ہار گئے ہیں، احتجاج کو ملک بچانے کی لڑائی قرار دیا

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) نے کہا ہے کہ وہ وقف ترمیمی بل کو عدالت میں چیلنج کرے گا اور لوگوں کے حقوق کو خطرے میں ڈالنے والے اس سیاہ قانون کے خلاف لڑائی کو سڑکوں تک لے جائے گا۔ وقف ترمیمی بل کے سلیکٹ میں منعقد ایک پریس کانفرنس میں مجوزہ قانون کی تنقید کرتے ہوئے بورڈ کے رکن محمد ادیب نے کہا کہ یہ مسلم طبقہ کی جائیداد کو ہڑپنے کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا،''انہوں نے (مرکزی حکومت) اسے اس سوچ سے شروع کیا ہے کہ وہ ہماری جائیداد چھین سکتے ہیں۔ کیا اسے قبول کیا جا سکتا ہے؟ یہ مت سوچیئے کہ ہم ہار گئے ہیں۔'' محمد ادیب نے کہا کہ یہ تو شروعات ہے۔ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی میں غور وفکر کے دوران بل کی مخالفت کی گئی۔ یہ ملک کو بچانے کی لڑائی ہے کیونکہ مجوزہ قانون ہندوستان کے تانے بانے کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ اس موقع پر اے آئی ایم پی ایل بی کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے کہا کہ وقف ترمیمی بل پیش کرنے سے پہلے اہم معاملوں پر غور نہیں کیا گیا۔ ایک معاملے کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دفعہ 3 کے 3 ذی ایم کی جگہ فیصلہ لینے کا حق نامزد افسر کو دے دیا گیا ہے۔ اس سے معاملہ اور زیادہ بگڑ گیا ہے، اب یہ مسئلہ زیادہ پیچیدہ بن جائے گا۔

قاسم رسول الیاس نے آگے کہا،''ہمیں ڈی ایم کے کردار کو لے کر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہمیں اعتراض اس بات کو لے کر ہے کہ جو بھی سرکاری افسر اس میں شامل کیا جائے گا، وہ زیادہ تر حکومت کے حق میں ہی فیصلہ دے گا۔ اس سے وقف کے حق میں کوئی بھی نتیجہ سامنے نہیں آ سکے گا۔'' انہوں نے کہا کہ ''کراس میں ایک اور ضابطہ ہے کہ وقف کی تخلیق ایک بالمل (پریکٹسنگ) مسلمان ہی کر سکتا ہے۔ اب حکومت کیسے طے کرے گی کہ کون شخص بالمل مسلمان ہے یا نہیں۔ حکومت نے ہمارے مشوروں کو نہیں مانا۔ مسلمانوں سے وقف کا نظام لے لیا گیا ہے۔ وراثت کے حق کو ختم کیا جا رہا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ وقف بورڈ خود اپنی جائیدادوں کے لیے کئی عدالتوں میں مقدمات لڑ رہا ہے: عمران پرتاپ گڑھی

نئی دہلی۔ راجیہ سبھا میں وقف ترمیمی بل 2024 پر بحث جاری ہے۔ برسر اقتدار طبقہ کے لیڈران اس بل کی حمایت میں بڑی بڑی باتیں کہہ رہے ہیں، جبکہ کانگریس اور اس کی اتحادی پارٹیوں کے لیڈران بل میں موجود خامیوں کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ اس درمیان کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے راجیہ سبھا میں اپنا بات رکھتے ہوئے برسر اقتدار طبقہ کی بخیا ادھیڑ کر رکھ دی۔ انھوں نے وقف بورڈ سے متعلق بی جے پی لیڈران کے ذریعہ پھیلائی جا رہی گمراہی کی حقیقت سامنے رکھنے کے ساتھ ساتھ وقف کی 123 جائیدادوں کے متعلق پھیلائے جا رہے جھوٹ سے بھی پردہ ہٹایا۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے وقف بل کو آئین مخالف قرار دیتے ہوئے کہا کہ'' آئین کہتا ہے ملک میں سبھی برابر ہیں۔ سبھی کو اپنے مذہبی کاموں کے لیے مندر، مسجد، گردوارہ کی تعمیر اور رکھ رکھاؤ کا حق ہے۔ لیکن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے آئین کو ہر دن کچلنے والی یہ حکومت ملک کے مسلمانوں سے نفرت میں اتنی اندھی ہو گئی ہے کہ کھلے عام پارلیمنٹ میں وزیر قابلیتی امور اور وزیر داخلہ جھوٹ بولتے ہیں، ملک کو گمراہ کرتے ہیں۔ کل سے اس بل کو امید بتایا جا رہی ہے، لیکن مسلمانوں کے لیے تو یہ بنی ''امید'' ہے اور نہ ہی امید کی کوئی شمع''۔ بی جے پی نے پورے ملک میں وقف کے بارے میں کئی جھوٹ پھیلائے ہیں۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ'' وقف ٹریبونل کو ایسا بتایا جاتا ہے جیسے مذہبی کھاپ پنچایت ہو۔ اس میں بھی تو حکومت کے مقرر کردہ جج ہوتے ہیں۔ ملک کے وزیر داخلہ نے اسی پارلیمنٹ میں کہا کہ وقف ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف کوئی عدالت نہیں جا سکتا۔ جبکہ سچ یہ ہے کہ وقف ایکٹ 1995 کی دفعہ (9) 83 کے تحت ہائی کورٹ نہ صرف وقف ٹریبونل کے فیصلے کا تجزیہ کر سکتا ہے، بلکہ اسے بدل بھی سکتا

شام میں اسرائیلی حملوں میں دس افراد ہلاک

بیروت، 3 اپریل (یو این آئی) شام کے جنوبی صوبہ درعا میں اسرائیلی فضائیہ کے حملے میں دس افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ شامی ٹیلی ویژن چینل شام ٹی وی نے یہ اطلاع دی۔ قبل ازیں شامی اخبار الوطن نے بتایا کہ صوبہ درعا کے رہائشیوں کی اسرائیلی فورسز سے جھڑپ ہوئی۔ اشاعت کے مطابق اسرائیلی فورسز کو طیاروں اور گولہ باری کی آڑ میں پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔

اسرائیل کی اقوام متحدہ کے پناہ گزین کیمپ پر بمباری

غزہ: اسرائیلی فوج نے غزہ میں دوشنبہ بمباری کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی پناہ گزین ایجنسی کے طبی مرکز پر حملہ کر دیا، جس میں 22 معصوم فلسطینی شہید ہو گئے، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ خبر ایجنسی کے مطابق بیت حنون اور بیت لاہیہ سے جبری بے دخلی کیے گئے فلسطینی عارضی پناہ گزین کیمپ میں رہائش پذیر تھے۔ اسرائیلی فضائی حملے نے انہیں نشانہ بنایا۔ اسرائیلی فوج کی تازہ بمباری میں مجموعی طور پر 80 سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جبکہ سینکڑوں زخمی ہیں۔ اسرائیل نے غزہ کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا اور رفح اور خان یونس کے علاقوں کو الگ کر کے اسے موراج کوریڈور کا نام دے دیا۔ اسرائیلی فوج نے لبنان اور شام پر بھی فضائی حملے کیے۔ شام کے صوبے دارالعلی میں 11 افراد جاں بحق جبکہ متعدد زخمی ہو گئے، جبکہ لبنان میں ہونے والے حملے میں کوئی جانی نقصان رپورٹ نہیں ہوا۔

امریکہ: حریفوں اور اتحادیوں سمیت درجنوں ممالک پر ٹیرف عائد

عالمی تجارتی جنگ تیز، محصولات عالمی معیشت کو سست کر سکتے ہیں، ماہرین

صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے امریکا کو درآمد کی جانے والی زیادہ تر اشیا پر 10 فیصد ٹیرف عائد کرنے کے ساتھ ساتھ درجنوں حریفوں اور اتحادیوں پر بھی بہت زیادہ محصولات عائد کرنے کے اقدام نے عالمی تجارتی جنگ کو تیز کر دیا، جس سے افراط زر میں اضافے اور ترقی رکنے کا خطرہ ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق وائٹ ہاؤس کے روز گارڈن کے پرسکون پس منظر میں اعلان کردہ بھاری ٹیکسز نے فوری طور پر عالمی مارکیٹوں میں ٹیکنل چاوی اور دیگر رہنماؤں کی جانب سے اس کی نومت کی گئی، جو کہ اب دہائیوں سے جاری تجارتی لبرلائزیشن کے خاتمے کا سامنا کر رہے ہیں جس نے عالمی نظام کو تشکیل دیا ہے۔

جمعرات کے روز ایشیا کو یہ خبر منظم ہونے کے ساتھ ہی جاپان کا نکی شیئر انڈیکس 8 ماہ کی کم ترین سطح پر آ گیا، امریکی اور یورپی اسٹاک فیوچرز میں بھی گراوٹ دیکھی گئی، کیونکہ سرمایہ کاروں کا رجحان بانڈز اور سونے کی جانب تھا۔ بظاہر امریکی خزانہ کے سربراہ اسکاٹ بیسنٹ کے انتباہ پر کوئی توجہ نہیں دی گئی کہ اس طرح کے اقدامات کنڈیلی میں اضافے کا باعث بنیں گے۔ چین (جو دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت ہے) کو اب ٹرمپ کے پہلے سے عائد 20 فیصد سے زیادہ 34 فیصد نئے ٹیرف کا سامنا ہے، چینی حکومت نے امریکا پر زور دیا کہ وہ فوری طور پر اپنے تازہ ترین محصولات کو منسوخ کرے اور جوابی اقدامات کا عزم ہر ادیا۔

یو ایس ٹریژری کے سربراہ اسکاٹ بیسنٹ نے سی این این کے گفتگو میں دوسری قومیں پر زور دیا کہ وہ جوابی کارروائی نہ کریں، ایسی حرکتوں سے دور رہیں، جن سے سائیکلوں سے لے کر شراب تک ہر چیز صارفین کے لیے ڈرامائی طور پر مہنگی ہو جائے، اگر آپ جوابی کارروائی کرتے ہیں تو ہم بھی اسی شرح سے ٹیکس مزید بڑھا ئیں گے۔ اسکاٹ بیسنٹ نے کہا کہ ہم تجارت میں خسارے والا ملک ہیں، جب کہ دیگر ممالک سرپلس پوزیشن پر ہیں، اس لیے ان کی جانب سے جوابی اقدامات غیر واضح دانہ ہوں گے۔ جاپان اور یورپی یونین جیسے قریبی اتحادیوں کو بالترتیب 24 فیصد اور 20 فیصد ٹیرف کی شرحوں کا سامنا کرنا پڑا، جب 10 فیصد ٹیرف 5 اپریل سے نافذ العمل ہوں گے، اور زائد درآمد فرنٹرز 9 اپریل سے نافذ العمل ہوں گے۔ نوگیہ نے کہا کہ وہ انتہائی افسوس ناک ڈیوٹیز کا جواب دینے کے لیے تمام آپشنز ترک کر رہا ہے۔ بنیادی 10 فیصد ٹیرف 5 اپریل سے نافذ ہوں گے اور 9 اپریل کو زائد نرخ کے حامل ٹیرف فعال ہو جائیں گے۔ فچ ریٹنگز میں امریکی تحقیق کے سربراہ کے مطابق، مؤثر امریکی درآمدی ٹیکس کی شرح 2024 میں صرف 2.5 فیصد سے بڑھ کر ترمپ کے دور میں 22 فیصد ہو گئی ہے۔ اولیو سٹولرا نے کہا کہ یہ شرح آخری بار 1910 کے آس پاس دیکھی گئی تھی، یہ نہ صرف امریکی معیشت بلکہ عالمی معیشت کے لیے ایک بم شیلٹر ہے، بہت سے ممالک ممکنہ طور پر کساد بازاری کا شکار ہوں گے، اگر یہ ٹیرف کی شرح طویل مدت تک برقرار رہتی ہے تو آپ زیادہ تر پیش گوئیوں کو باہر پھینک سکتے ہیں۔ ٹرمپ نے کہا کہ ان کے ٹیرف باہمی محصولات، امریکی اشیا پر عائد ڈیوٹیوں اور دیگر نان ٹیرف رکاوٹوں کا جواب ہیں، انہوں نے ویلی ویو کے نئے لیوز سے گھر پر سینوٹ چیمبر کے ملازمتوں کو فروغ ملے گا۔ ٹرمپ نے کہا کہ کئی دہائیوں سے ہمارے ملک کو تجریب اور دوسری قوموں نے لوٹا، لوٹا، اور لوٹ مار کی، دوست اور دشمن ایک جیسے ہیں۔ یورپی ماہرین اقتصادیات نے خبردار کیا ہے کہ محصولات عالمی معیشت کو سست کر سکتے ہیں، کساد بازاری کا خطرہ بڑھا سکتے ہیں، اور اوسط امریکی خاندان کے لیے زندگی کے اخراجات ہزاروں ڈالر تک بڑھ سکتے ہیں۔ کینیڈا اور میکسیکو (امریکا کے دو سب سے بڑے تجارتی شراکت دار) پہلے ہی بہت سے سامان پر 25 فیصد ٹیرف کا سامنا کر رہے ہیں، اور بدھ کے اعلان سے انہیں اضافی محصولات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ بیان تک کہ کچھ سائنسی رپٹ سلکنز نے بھی ٹرمپ کی جارحانہ تجارتی پالیسی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ بدھ کو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اعلان کے چند گھنٹوں کے اندر، سینیٹ نے قانون سازی کی منظوری کے لیے 48 کے مقابلے میں 51 ووٹوں سے ٹرمپ کے کینیڈین ٹیرف کو ختم کرنے کے لیے ووٹ دیا، تاہم ریپبلکن کے زیر کنٹرول امریکی ایوان نمائندگان میں منظوری کا امکان نہیں ہے۔ ٹرمپ کے سرکردہ ماہر معاشیات، اسٹیفن میران نے فاکس بزنس کو بتایا کہ ٹیرف طویل مدت میں امریکا کے لیے اچھی طرح سے کام کریں گے، چاہے وہ کچھ ابتدائی رکاوٹ کا باعث بنیں۔ ٹرمپ کے اقتصادی مشیروں کی کونسل کے چیئرمین میران نے فاکس نیوز نیٹ ورک کے 'گڈ مورننگ امریکا' پر کہا کہ ٹرمپ میں اس سوال پر کہ کیا اس ٹیرف کے نتیجے میں تکمیل المدتی رکاوٹیں آنے والی ہیں؟ کہا کہ بالکل۔

کس ملک پر کتنا جوابی ٹیرف عائد

امریکی صدر نے پاکستان پر 29 فیصد، چین پر 34 فیصد، یورپی یونین پر 20 فیصد، ویتنام پر 46 فیصد، تائیوان پر 32 فیصد، جاپان پر 24 فیصد، بھارت پر 26 فیصد، جنوبی کوریا پر 25 فیصد، تھائی لینڈ پر 26 فیصد، سوئٹزرلینڈ پر 31 فیصد، انڈونیشیا پر 32 فیصد، ملائیشیا پر 24 فیصد، کمبوڈیا پر 49 فیصد، برطانیہ پر 10 فیصد ٹیکس عائد کیا۔

تمام ممالک پر درآمدی ٹیرف 5 اپریل سے لاگو ہوگا- وائٹ ہاؤس

واشنگٹن، 3 اپریل (یو این آئی) امریکہ 5 اپریل سے تمام غیر ملکی درآمدات پر 10 فیصد درآمدی ٹیرف لگائے گا، جب کہ 9 اپریل سے ان ممالک پر ٹیرف بڑھائے جائیں گے جن کے ساتھ امریکہ کو سب سے زیادہ تجارتی خسارہ ہے۔ وائٹ ہاؤس نے ایک بیان میں یہ اطلاع دی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ تمام ممالک پر 10 فیصد ٹیرف عائد کریں گے۔ اس کا اطلاق 5 اپریل 2025 کو صبح 12:01 بجے (ای ڈی ٹی) ہوگا۔ سٹریٹرپ ان ممالک پر ایک باہمی ٹیرف عائد کریں گے جن کے ساتھ امریکہ کا سب سے بڑا تجارتی خسارہ ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دیگر تمام ممالک اصل بن فیصد ٹیرف میں لائن کے تابع رہیں گے۔ اس کا اطلاق 9 اپریل 2025 کو صبح 12:01 بجے (ای ڈی ٹی) ہوگا۔

البانیز نے دس فیصد ٹیرف کو مکمل طور پر غیر منصفانہ قرار دیا

کینبرا، 3 اپریل (یو این آئی) آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے کینبرا پر عائد 10 فیصد ٹیرف کو مکمل طور پر غیر منصفانہ قرار دیا ہے۔ سٹریلیا نے بدھ کو کہا کہ یہ ٹیرف آسٹریلیا کے لیے غیر متوقع نہیں ہیں لیکن میں واضح کر دوں کہ یہ مکمل طور پر غیر منصفانہ ہیں۔ صدر سٹرمپ نے باہمی ٹیرف کا ذکر کرتے ہیں۔ باہمی ٹیرف مضر ہوگا، 10 فیصد ٹیکس۔ انتظامیہ کے ٹیرف کا کوئی مطلب نہیں ہے اور یہ دو ممالک کی شراکت داری کی بنیاد کے خلاف جا رہے ہیں۔ یہ کسی دوست کا کام نہیں ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ ان کی حکومت باہمی ٹیرف نافذ کرنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ مسٹر ٹرمپ نے بدھ کو دوسرے ممالک سے درآمدات پر باہمی ٹیرف نافذ کرنے کا اعلان کیا۔ بنیادی شرح 10 فیصد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ جو دوسرے ممالک کی طرف سے امریکی اشیاء پر لگائے جانے والے ٹیرف کا تقریباً نصف ٹیرف لگائے گا۔ بعد میں وائٹ ہاؤس نے کہا کہ امریکہ 5 اپریل کو تمام غیر ملکی درآمدات پر 10 فیصد ٹیرف عائد کرے گا، جب کہ سب سے بڑے تجارتی خسارے والے ممالک کے لیے باہمی ٹیرف 9 اپریل سے مؤثر ہوں گے۔

کناڈا درآمدی ٹیرف کا جواب جوابی اقدامات سے دے گا: کارنی

اٹاوا، 3 اپریل (یو این آئی) کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے کہا کہ ملک امریکی درآمدی ٹیرف کا جواب جوابی اقدامات سے دے گا۔ مسٹر کارنی نے ٹائمز کو بتایا کہ ہم ان ٹیرف کا جواب اتفاقی اقدامات سے کریں گے۔ وائٹ ہاؤس نے بدھ کو ایک بیان میں کہا کہ امریکہ 5 اپریل سے تمام غیر ملکی درآمدات پر 10 فیصد ٹیرف عائد کرے گا، جبکہ 9 اپریل سے ان ممالک پر زیادہ ٹیرف لگایا جائے گا جن کے ساتھ امریکہ کا سب سے بڑا تجارتی خسارہ ہے۔

یمن کی مسلح افواج نے امریکہ کا ستر ہواں ڈرون طیارہ مار گرایا

یمن: یمن کی مسلح افواج کے ترجمان نے صوبہ الحدیدہ میں امریکہ کا ستر ہواں ڈرون طیارہ مار گرانے کے اعلان کیا ہے۔ یمن کی مسلح افواج کے ترجمان یحیی سریع نے جمعرات کو کہا کہ یمنی مسلح افواج نے امریکہ کے ایک اور ایم۔ کیو نائن ڈرون طیارے کو مار گرایا ہے۔ بیان کے مطابق امریکہ کے ایم کیو نائن ڈرون طیارے کو اس وقت مار گرایا گیا جب یہ ڈرون طیارہ صوبہ الحدیدہ کے فضائی حدود کی خلاف ورزی کر رہا تھا۔ رپورٹ کے مطابق، گلف بیٹر گھنٹے میں یمن کی مسلح افواج نے دو امریکی ڈرون طیاروں کو تباہ کیا ہے۔ دونوں ڈرون طیارے امریکہ کے انتہائی ترقی یافتہ ایم کیو نائن نوعیت کے تھے۔ یمن کی مسلح افواج نے جب سے فلسطین اور غزہ کی حمایت میں کارروائیاں شروع کی ہیں اس وقت سے اب تک امریکہ کے ستر ڈرون طیاروں کو تباہ کیا ہے۔ یمن کی مسلح افواج کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ یمنی عوام کی مکمل پشت پناہی کے ساتھ غزہ کی حمایت میں یمنی مسلح افواج کی کارروائیاں اس وقت تک جاری رہیں گی جب تک غزہ کا محاصرہ اور صیہونی حکومت کے حملوں کا سلسلہ بند نہیں ہو جاتا۔

بنگلہ دیش میں دو بسوں کے درمیان تصادم میں دس افراد ہلاک

ڈھاکہ، 3 اپریل (یو این آئی) بنگلہ دیش کے چٹاگانگ میں بس اور مٹی بس کے درمیان ہونے والے تصادم میں دس افراد ہلاک ہو گئے۔ چٹاگانگ ضلع کے ایک سینئر پولیس اہلکار عارف الرحمن نے بتایا کہ حادثہ بدھ کو اس وقت پیش آیا جب بکاس بازار جانے والی بس ایک مٹی بس سے ٹکرا گئی۔ واقعے میں دو افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسافر آفس میں رشتہ دار تھے جو عید کی چھٹیوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے ساحلی شہر کاکس بازار جا رہے تھے۔

روس اور یوکرین امریکہ کو 'اچھا تعاون' دے رہے ہیں

واشنگٹن، 3 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں اپنی تقریر میں کہا ہے کہ روس اور یوکرین دونوں جنگ بندی کے معاملے پر امن اچھا تعاون کر رہے ہیں۔ مسٹر ٹرمپ نے بدھ کو کہا، "میرے خیال میں روس اور یوکرین دونوں ہمارے ساتھ اچھا تعاون کر رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کی پریس سیکریٹری کیرولین لیویٹ نے منگل کو کہا کہ مسٹر ٹرمپ روس اور یوکرین کے رہنماؤں سے مایوس ہیں لیکن امریکہ تنازع کو ختم کرنے کے لیے دونوں فریقوں کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔

ایران امریکا جوہری مذاکرات ناکام ہوئے تو فوجی تصادم ہوگا، فرانس کا دعویٰ

پیرس: فرانس کے وزیر خارجہ ژاں نوئل بارو نے خبردار کیا ہے کہ اگر ایران کے جوہری پروگرام پر مذاکرات ناکام ہو گئے تو خطے میں فوجی تصادم تقریباً ناگزیر ہو جائے گا۔ پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے بارو نے کہا کہ ایران کے خلاف کسی بھی فوجی کارروائی کے نتیجے میں پورے مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام پیدا ہو سکتا ہے۔ اس سے قبل فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے ایران کے معاملے پر ایک اہم اجلاس کی صدارت کی، جس میں ایران کے جوہری پروگرام اور ممکنہ اقدامات پر غور کیا گیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ اگر ایران جوہری ہتھیار بنانے کی کوشش جاری رکھے گا تو اسے کڑی پر بمباری کرے گا۔ دوسری جانب، ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے کہا ہے کہ اگر ایران پر حملہ کیا گیا تو وہ بھی بھرپور جوابی کارروائی کرے گا۔ بارو نے کہا کہ فرانس کا موقف واضح ہے کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہماری اولین ترجیح ایک ایسے معاہدے پر پہنچنا ہے جو ایران کے جوہری پروگرام کو مستقل اور قابل تصدیق طریقے سے محدود کرے۔" فرانسیسی وزیر خارجہ کے اس بیان کے دوران، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے عہدہ سنبھالنے کے بعد ایران پر دوبارہ زیادہ سے زیادہ دباؤ (Maximum Pressure) کی پالیسی نافذ کر دی ہے، جس میں اقتصادی پابندیاں اور دیگر سخت اقدامات شامل ہیں۔

قطر گیٹ کرپشن اسکینڈل میں نیتن یاہو کے گرد گھیرا تنگ، دو سینئر مشیر گرفتار

متعوضہ بیت المقدس: اسرائیلی وزیر اعظم بنیمن نیتن یاہو کے دو سینئر مشیروں کو قطر کے ساتھ مبینہ غیر قانونی تعلقات کے الزام میں گرفتار کر کے تین روزہ ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔ اس کیس کو میڈیا میں قطر گیٹ" کے نام سے جانا جا رہا ہے، جس نے اسرائیل کی سیاست میں ٹیکل چاوی ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این ایچ کے مطابق بیتن یاہو نے اس معاملے میں گواہی دی اور تحقیقات کو تیسرے انتظام قرار دیا۔ گرفتار ہونے والے مشیر جوناتھن یوبچ اور ایلی فیلڈ اسٹائن پر الزام ہے کہ انہوں نے قطری حکومت کے ساتھ غیر قانونی روابط قائم کیے۔ گرفتاریوں کے بعد اسرائیل میں سیاسی کشیدگی بڑھ گئی ہے، جہاں حکومت پہلے ہی ملکی سلامتی کے سربراہ اور اٹارنی جنرل کو برطرف کرنے پر گورر کر رہی ہے۔ اس پیش رفت نے ایک بار پھر اسرائیل میں اتحادی تحریک کو ہوا دی ہے، جبکہ حکومت نے غزہ میں فوجی کارروائی دوبارہ شروع کر دی ہے۔ یتن یاہو نے ایک ویڈیو بیان میں کہا "جیسے ہی مجھ سے گواہی کے لیے کہا گیا، میں نے فوراً حامی بھر لی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سیاسی مقدمہ ہے اور میرے مشیران کو بلاوجہ پریشان بنایا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں، بس سیاسی انتقام لیا جا رہا ہے۔ نیتن یاہو پہلے ہی بدعنوانی کے الزامات میں ایک الگ مقدمے کا سامنا کر رہے ہیں، جس کی وہ سختی سے تردید کرتے ہیں۔ اسرائیلی میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ اس کیس میں نیتن یاہو کی کوئی تفتیش کے لیے طلب کیا گیا ہے، جس سے سیاسی حلقوں میں بھی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ قطر، جو قدرتی گیس کے وسیع ذخائر رکھتا ہے، اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں رکھتا اور طویل عرصے سے فلسطینی تنظیم حماس کے رہنماؤں کی میزبانی کرتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قطر گیٹ اسکینڈل نے اسرائیلی سیاست میں ٹیکل چاوی ہے اور کئی نئے سوالات کو جنم دیا ہے۔

اسرائیل کی شام میں بڑھتی جارحیت، دمشق اور حمص میں بمباری

دمشق: شامی سرکاری میڈیا کے مطابق، اسرائیلی فضائیہ نے بدھ کے روز دمشق اور وسطی شام میں کئی مقامات پر حملے کیے، جن میں دفاعی تحقیقاتی مراکز اور فوجی تصہیات شامل ہیں۔ خبر رساں ادارہ سانا کے مطابق، اسرائیلی جنگی طیاروں نے دمشق کے بازرہ علاقے میں واقع سائنسی تحقیقاتی مرکز کے قریب بمباری کی۔ اس کے علاوہ، حماہ شہر کے قریب بھی فضائی حملے کیے گئے۔ تاہم حملوں کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ اسرائیلی فوج کے مطابق، اس نے دمشق، حماہ اور T4 فوجی اڈے پر حملے کیے، تاکہ وہاں موجود "باقی فوجی صلاحیتوں" کو تباہ کیا جا سکے۔ گزشتہ ماہ بھی اسرائیل نے T4 فوجی اڈے پر دو بار حملے کیے تھے، جس میں فوجی تصہیات کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ برطانیہ میں قائم انسانی حقوق کی تنظیم سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق، بدھ کے حملے میں دمشق کا تحقیقاتی مرکز، T4 فوجی ہوائی اڈہ، حماہ کے قریب فوجی اڈے، ملیارے اور رن وے کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ بشار الاسد کے 8 سمبر کو اقتدار سے ہٹنے کے بعد، اسرائیل نے شامی سرحد پر اقوام متحدہ کے زیر نگرانی علاقے میں اپنی فوجیں تعینات کر دی ہیں اور جنوبی شام کے مکمل غیر عسکریت پسندی کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی دوران، اسرائیلی فوج نے حالیہ مہینوں میں شامی حدود میں کئی حملے اور دراندازیاں کی ہیں، جس پر شامی حکومت نے شدید احتجاج کیا ہے۔ گزشتہ ماہ، یورپی یونین کی خارجہ پالیسی چیف کاجا کالاس نے اسرائیل کے شام پر حملوں کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ صورتحال کو مزید خراب کر سکتے ہیں۔ شام کی وزارت خارجہ نے اسرائیل پر ملک کے استحکام کو تباہ کرنے کی سازش کا الزام عائد کیا ہے۔

میانمار میں زلزلے سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 3085

بینکاک، 3 اپریل (یو این آئی) میانمار میں زلزلے سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 3085 ہو گئی ہے۔ چین کی ریاستی انتظامی کونسل کی معلوماتی ٹیم کے مطابق کل 4715 افراد زخمی اور 341 لاپتہ ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 28 مارچ کو میانمار میں 7.7 شدت کا زلزلہ آیا تھا جس کے جھٹکے بنگلہ دیش، ہندوستان، لاؤس، چین اور تھائی لینڈ میں محسوس کیے گئے تھے۔ متعامی حکام نے اگلے دن بتایا کہ زلزلے نے زیر زمین تیل کی پائپ لائنوں کو نقصان پہنچایا، اور جنگل کی آئیس بھی منقطع ہو گئیں۔ روس اور بیلاروس سمیت کئی ممالک میانمار کی امدادی کارروائیوں میں مدد کر رہے ہیں جن میں ریسکیو ٹیمیں بھیجنا بھی شامل ہے۔ ساتھ اطلاعات کے مطابق زلزلے میں مرنے والوں کی تعداد 2886 ہے۔

انڈونیشیا میں 5.9 شدت کا زلزلہ

جکارتہ، 3 اپریل (یو این آئی) انڈونیشیا کے مشرقی شمالی ملوکو صوبے میں جمعرات کی صبح ایک طاقتور زلزلہ آیا۔ سوسمیات، کلائمیٹولوجی اور جیو فزکس ایجنسی کے مطابق، متعامی وقت کے مطابق 4:03 پر آنے والے زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 5.9 تھی۔ زلزلے کا مرکز شمالی حلمہیرہ ریجنسی میں لولوڈا کے ذیلی ضلع سے 121 کلومیٹر جنوب مغرب میں سطح سمندر سے 42 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔ زلزلے کے جھٹکے ٹرنیٹ ٹی اور مغربی حلمہیرہ ریجنسی اور پڑوسی شمالی سولاویسی صوبے کے مناڈو اور بونگ میں بھی محسوس کیے گئے۔ زلزلے سے کسی جان و مال کے نقصان کی کوئی خبر نہیں ہے۔ ایجنسی نے سونامی کی وارننگ جاری نہیں کی ہے۔

امریکہ کے باہمی محصولات ڈبلیو ٹی او کے قوانین سے مطابقت نہیں رکھتے: جاپان

نوکیو، 3 اپریل (یو این آئی) جاپان کے چیف کابینہ کے وزیر یوشیماسا ہیاشی نے جمعرات کو باہمی محصولات عائد کرنے کے امریکی فیصلے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس فیصلے پر سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا کہ کیا یہ عمل گیٹ ریڈ آرگنائزیشن (ڈبلیو ٹی او) کے قوانین اور دوطرفہ تجارتی معاہدوں کے مطابق ہے۔ مسٹر ہیاشی نے ایک نیوز کانفرنس میں کہا کہ نوکیو نے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ واشنگٹن جاپانی مصنوعات پر 24 فیصد ٹیرف عائد کرنے کا فیصلہ واپس لے، جو کہ باہمی ٹیرف ڈیل کے حصے کے طور پر عائد کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی انتظامیہ کے اس ٹیرف پلان سے عالمی معیشت اور کثیر جہتی تجارتی نظام پر بڑے منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔ جاپان کے اقتصادیات، تجارت اور صنعت کے وزیر یوجی موٹو نے کہا کہ انہوں نے یوایس کامرس سکریٹری ہاورڈ لوٹنک کو دن کے اوائل میں ایک آن لائن میٹنگ کے دوران بتایا کہ نیا ٹیرف کا فیصلہ اقتصادی سطح پر اور اس سے کمپنیوں کے لیے امریکی مارکیٹ میں سرمایہ کاری کرنا مشکل ہو جائے گا اور اس سے امریکی معیشت کو بھی نقصان پہنچے گا۔ مسٹر موٹو نے کہا کہ نوکیو امریکی محصولات سے استثنیٰ حاصل کرنا جاری رکھے گا۔

بحیرہ روم میں دو کشتیاں الٹنے سے 16 تارکین وطن ہلاک

بحیرہ روم میں یونانی جزیرے لیسبوس کے قریب اور ترکیہ کے ساحل کے نزدیک کشتیاں الٹنے سے مجموعی طور پر 16 تارکین وطن ہلاک ہو گئے جبکہ 23 تارکین وطن کو ڈوبنے سے بچا لیا گیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق یونانی جزیرے لیسبوس کے قریب مہاجرین کی ایک کشتی الٹنے سے دو بچوں سمیت سات افراد ہلاک ہو گئے جبکہ 23 دیگر کو بچا لیا گیا۔ یونانی کوسٹ گارڈز کے ترجمان کے مطابق بحیرہ ایجین میں ابتدائی طور پر چار لاشیں ملی تھیں لیکن پھر غوطہ خور ٹیموں کے ذریعے تلاش کے بعد تین دیگر لاشیں بھی ملی ہیں۔ کشتی میں تقریباً 30 افراد سوار تھے جو آج (جمعرات) کو ترکیہ کے ساحل سے کچھ فاصلے پر الٹ گئی۔ ترجمان نے اے ایف پی کو بتایا کہ معتدل موسم کے باوجود کشتی میں پانی بھر گیا تھا جس کی وجہ سے دو ڈوب گئی، ترجمان کا مزید کہنا تھا کہ مرنے والوں میں چار خواتین، ایک لڑکا اور ایک لڑکی شامل ہیں، جبکہ کسی دوسرے زندہ بچ جانے والوں کی تلاش جاری ہے۔ یونان کے مشرقی بحیرہ روم میں یورپ کے انتہائی جنوب مشرق میں واقع ہونے کی وجہ سے اس کے جزائر کو ایشیا اور مشرق وسطیٰ سے مغربی یورپ پہنچنے کی کوشش کرنے والے غیر قانونی مہاجرین کے لیے ایک عام راہ گزر بنا دیا ہے۔ دریں اثنا ترکیہ کے حکام نے بتایا کہ ترکیہ کے مغربی ساحل کے قریب کشتی ڈوبنے سے 9 تارکین وطن ہلاک ہو گئے جبکہ مزید 25 کو بچا لیا گیا۔ متعامی گورنر کے دفتر اور کوسٹ گارڈز کے مطابق یہ واقعہ جمعرات کی صبح آیا جب ضلع کے ساحل کے قریب پیش آیا۔ گورنر دفتر نے ایک بیان میں کہا کہ تلاش اور بچاؤ کی کوششوں کے نتیجے میں 9 لاشیں ملی ہیں اور 25 مہاجرین کو بچا لیا گیا ہے جبکہ ایک لاپتا شخص کی تلاش جاری ہے۔ ہلاک شدگان کی قومیتیں فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکیں۔ خطرناک سفر کے دوران اموات معمول کی بات ہیں، اقوام متحدہ کے مطابق گزشتہ سال تقریباً 2500 افراد کی موت کی رپورٹس موصول ہوئیں۔ گزشتہ ماہ یونانی بحریہ کی پولیس نے بتایا تھا کہ ترکیہ سے گزرنے کی کوشش کے دوران ایک انسانی اسمگلر 19 تارکین وطن کو چھوڑ کر بھاگ گیا جن میں سے ایک شخص ہلاک ہو گیا جبکہ 18 دیگر کو بچا لیا گیا۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرین کے مطابق، سال کے آغاز سے اب تک تقریباً 9000 افراد یونان میں داخل ہوئے ہیں، جن میں سے بیشتر سمندر سے راستے آئے ہیں۔ ایجنسی کے اعداد و شمار کے مطابق، 2024 میں 54000 سے زائد افراد یونان میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ یونان کی قدامت پسند حکومت نے تارکین وطن کے حوالے سے اپنے موقف کو سخت کر دیا ہے۔ بدھ کے روز پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کیریاکوس میتسوتاکیس نے کہا کہ "اگر آپ غیر قانونی طور پر یونان میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور پناہ کے خواہشمند نہیں ہیں، تو ہم آپ کو جہاں سے آئے تھے وہاں واپس بھیجنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

بنگلادیش میں 1971 کی جنگ کی یادگار دیوار منہدم

ڈھاکہ: میڈیا ذرائع کے مطابق یادگاری دیوار کو متعامی انتظامیہ کے حکم پر گرایا گیا ہے۔ بنگلادیش کے ضلع لال منوپرت میں تاشم دیوار کو اس سوا کہتر کی جنگ کی یادگار کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ اس یادگار دیوار پر انیس سو چالیس کی زبان کی تحریک کا لیں منظر درسات مارچ کی تاریخی تقریر، جنگ آزادی، مجیب نگر حکومت کی تشکیل، آزاد سرزمین پر سے سورج کا طلوع ہونا، آزادی کے جوش و خروش سے سرشار بہادر جنگجو، سات عظیم بہیرو اور دیگر کئی تاریخی لمحات کو دکھایا گیا تھا۔ ٹرائبیونس انٹرنیشنل بنگلادیش نے یادگار گرائے جانے پر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ واضح رہے کہ یادگار کو کچھ روز قبل بنگلادیش کے یوم آزادی پر کپڑے سے ڈھک دیا گیا تھا۔

نیپال توانائی کے شعبے میں روس کے ساتھ تعاون کرنا چاہتا ہے

کھٹمنڈو، 3 اپریل (یو این آئی) نیپال کے توانائی، آبی وسائل اور آبپاشی کے وزیر دیپک کھڑکا نے نیپال میں روس کے سفیر ایلیکس نوکوف کے ساتھ ملاقات میں توانائی کے شعبے میں روس کے ساتھ تعاون کی امید ظاہر کی ہے۔ وی ہمالیاین ٹائمز اخبار نے بدھ کو رپورٹ کیا کہ مسٹر کھڑکا نے 2035 تک 500.28 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کے نیپال کے ہدف کا حوالہ دیا اور اس ہدف کو حاصل کرنے میں روس کے ساتھ تعاون کی امید ظاہر کی۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ وزیر موصوف نے روسی کمپنیوں کو نیپال کے پاور ٹرانسمیشن انفراسٹرکچر، انرجی اسٹوریج، اسمارٹ گرڈز اور گرین انرجی میں سرمایہ کاری کرنے کی دعوت دی۔ مسٹر نوکوف نے مبینہ طور پر کہا کہ روسی کاروبار نیپال کے توانائی اور بجلی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کو بڑھانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہوں نے مسٹر کھڑکا کو اگلے ماہ نیوکی انٹرنیشنل ایکوئپم

بی جے پی نے ملک کی خوشحالی کا عزم کیا ہے: سبھا نند

کشی نگر۔ اتر پردیش کے ضلع کشی نگر میں بی جے پی کے ریجنل صدر سبھا نند نے کہا کہ بی جے پی ایک راشٹر وادی سیاسی جماعت ہے جو ہندوستان کو ایک مضبوط، خوشحال اور طاقت ور ملک کے طور پر عالم اسٹیج پر قائم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ بی جے پی کے ریجنل صدر نے جمعرات کو رودنگر واقع بی جے پی دفتر میں منعقد میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو ایک اہل ملک بنانے کے ہدف کے ساتھ بی جے پی کی تشکیل 6 اپریل 1980 کو نئی دہلی کے کوٹلہ میدان میں ہوئی۔ پارٹی چھ اپریل کو یوم تاسیس کے موقع پر ریاست میں مختلف پروگرام منعقد کرے گی۔ سبھی پارٹی کارکنان کے گھروں پر پارٹی کا پرچم لہرایا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع سطح پر تنظیم اور حکومت سے جڑی حصولیابی پر مشتمل تیار کارڈ بھی پیش کیا جائے گا۔ 6 سے 7 اپریل کو بوتھ پر پارٹی کی مہران یوم تاسیس منائیں گے۔ اس کے بعد 8 سے 9 اپریل کو سبھی سطح پر سبھی مہرام اراکین کے سمیلین ہونگے جن میں بی جے پی کی انتخابی کامیابیوں و تنظیمی توسیع، ہندوتا نیز سیاست میں بی جے پی کی جانب سے لائی گئی تبدیلی، وزیر اعظم کے طور پر نریندر مودی کے ساتھ تقریباً 11 سالوں میں ترقی یافتہ ہندوستان کی جانب سفر پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

مشتبہ حالات میں بچے کی لاش ملنے پر ہنگامہ

سسرال والوں پر بچے کو اغوا کرلے جانے کا الزام لگاتے ہوئے نامزد رپورٹ درج

دیوبند: 2/اپریل (فیروز خان) گزشتہ دس دنوں سے مشتبہ حالات میں لاپتہ آٹھ سالہ بچے کی لاش دوپہر کے وقت گنے کے کھیت میں پڑی ہوئی ملنے سے علاقہ میں سنسنی پھیل گئی، پولیس نے بچے کی لاش کو قبضہ میں لے کر مردہ خانے بھیجوا دیا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ بچے کو بے دردی سے قتل کیا گیا ہے کیونکہ اس کے جسم پر زخموں کے نشانات موجود تھے۔ پولیس نے واقعے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ اطلاع کے مطابق دیوبند کے محلہ پٹھان پورہ کے رہائشی راشد کا آٹھ سالہ بیٹا ساجد گزشتہ 25 مارچ کو گھر کے باہر کھیلتے وقت مشکوک حالات میں لاپتہ ہو گیا تھا، بچے کے واپس نہ آنے پر اہل خانہ تھانے پہنچے گئے اور بچے کی بازیابی کا مطالبہ کیا۔ اس معاملے میں راشد نے اپنے ہی سسرال والوں پر بچے کو اغوا کرنے کا الزام لگاتے ہوئے نامزد رپورٹ درج کرائی تھی۔ دوپہر کے وقت پولیس کو بھانیلہ روڈ پر واقعہ کے کھیت میں ایک بچے کی لاش پڑی ہونے کی اطلاع ملی۔ پولیس نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر لاش کو قبضے میں لے لیا، متوفی بچے کی شناخت راشد کے لاپتہ بیٹے ساجد کے طور پر ہوئی۔ بچے کی لاش ملنے کی خبر سے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ متوفی بچے کے جسم پر کئی مقامات پر زخموں کے نشانات ملے ہیں جس کی وجہ سے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ بچے کو قتل کیا گیا ہے۔ دیوبند کوتوالی انچارج سنگھ کا کہنا ہے کہ متوفی بچے کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا گیا ہے، پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد موت کی اصل وجہ معلوم ہو سکے گی۔ اہل خانہ کی جانب سے کوتوالی دیوبند میں نامزد کرائے گئے ملزمان میں سے ایک ملزم کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ جس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب دیر شام پوسٹ مارٹم کے بعد جیسے ہی معصوم بچے کی لاش گھر پہنچی تو اس کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ متوفی کے گھر پر موجود ہنگاموں لوگ اس کی لاش کو لے کر شہر کے سہاش چوک پہنچے گئے اور لاش کو سڑک پر رکھ کر روڈ بلاک کر دیا۔ بظاہر یہ کہنا تھا کہ ان کے معصوم بچے کو بہت بے دردی سے قتل کیا گیا ہے بچے کی لاش میں کیڑے تک چل رہے ہیں لہٰذا قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی جائے۔ جام کی اطلاع ملتے ہی ای او دیوبند روی کانت پراشر اور کوتوالی انچارج بینو چودھری پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے اور ہنگامہ آرائی کرنے والے لوگوں کو ملزمان کے خلاف جلد سے جلد کارروائی کرنے کا یقین دلایا۔ جس کے بعد اہل خانہ بچے کی لاش لے کر واپس اپنے گھر لوٹ گئے اور اسے سپرد خاک کر دیا۔ متوفی بچے کے اہل خانہ نے پولیس سے ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کرنے کے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

روزگار، تعلیم اور صحت کی زیادہ ضرورت ہے: مولانا حیدر عباس

بلرام پور: حسن رضا (نائب صحابہ) کے چالیسویں دن کی مجلس ان کے صاحبزادوں کی جانب سے ان کی رہائش گاہ قاضی دیہ امایا دیوریا میں منعقد کی گئی، جس سے راجدھانی لکھنؤ سے تشریف لائے ہوئے مشہور اسلامی اسکالر مولانا حیدر عباس صاحب قبلہ نے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا تھا کہ ہمیں اپنی زندگی اس طرح گزارنی چاہیے کہ جب تک ہم زندہ ہیں لوگ ہم سے ملنے کی تمنا کرتے ہیں اور جب ہم اس دنیا سے چلے جائے ہیں تو لوگ ہمیں یاد کر کے آنسو بہاتے ہیں۔ مولانا نے حکومت کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ نے ہمیں کوئی تحفہ دینا ہے تو روزگار، تعلیم اور صحت جیسی بنیادی ضروریات پر زیادہ سے زیادہ کام کریں۔ سعودی عرب کے مشہد مدینہ منورہ میں ایک سعودی حکمران نے 100 سال قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بچوں کی قبروں کے اوپر بنائے گئے گنبد کو منہدم کر دیا۔ جس کی آج پوری دنیا میں مخالفت ہو رہی ہے۔ مولانا حیدر عباس نے کہا کہ اگر کل روضۂ نبی بن جاتا ہے تو ہم 8 شوال کو بھی احتجاج جاری رکھیں گے تاکہ ہمارے بچوں کو اس ظلم کا پتہ چل جائے۔ اجلاس سے قبل عرفان حیدر، رمضان علی، حیدر بلہوری، شجاع اترادی، کانت بلہوری، میثم اترادی، بگی بلہوری اور صداقت اترادی نے اپنی شاعری پیش کی۔ پروگرام کی نظامت عمران اترادی نے کی۔ اس موقع پر مولانا شمشاد حسین ناروے، مولانا جمال حیدر، مولانا زائر عباس، مولانا سبط حیدر، مولانا محمد علی، مولانا مہتاب عالم موجود تھے۔

ہندو نئے سال کے موقع پر پیدل مارچ

ہندو نئے سال کے موقع پر آریاس ایس (راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ) کی جانب سے شہر میں (پریڈ) پیدل مارچ بھی کیا۔ راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ کارکنان کی پریڈ ریلوے روڈ پر واقع دفتر سے شروع ہو کر شہر کے مختلف راستوں سے گزری، جس میں نوجوانوں نے بڑی تعداد میں حصہ لیا، اس دوران پی جے پی کارکنان اور آر ایس ایس رضا کاروں نے مختلف مقامات پر پرچم لہرائے۔ اس موقع پر ریٹک منی کانت، مریدر آہوتوش گپتا، اکھلیش گوئل، یوگیندر گوئل، اشوانی گرگ، اشوانی گرگ، اشوانی مستل، راروند مستل، سورج بھوسل، آلوک سنگھل، سنجیو جین، راجیش اور پرشانت وغیرہ بطور خاص موجود تھے۔

پردھان الیکشن کی دشمنی میں نوجوان کا قتل، دوست کو بھی ماری گولی

میرٹھ: 3 اپریل (پی این ایس) پرجیت سنگھ عرف گلا (35) کا بدھ کی شام لطیف پور گاؤں میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا، میرٹھ کے ہستنا پور گاؤں میں گاؤں کے سربراہ کی انتخابی دشمنی کا بدلہ لینے اور ایک سال قبل جیتو قتل اور تیسرا قتل کا واقعہ پیش آیا۔ گولا کے ساتھی گرو کھ سنگھ بھی اس حملے میں دو گولیاں لگنے سے زخمی ہو گیا تھا۔ اسے تشویشناک حالت میں میرٹھ میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس قاتلوں کی تلاش میں مصروف ہے۔ بدھ کی شام تقریباً 5 بجے، ہستنا پور تھانہ حدود کے لطیف پور گاؤں کے باہر پرجیت عرف گلا اپنے دوست گرو کھ کے ساتھ دیسی شراب کی دکان کے قریب ایک دکان پر بیٹھا اور پکوڑے کھا رہا تھا۔ اس کے بعد گرو کھ آدھ جو رات گزار میں پڑے تھے پیدل اور بائیک پر موقع پر پہنچ گئے۔ ملزم نے پرجیت اور گرو کھ پر اندھا دھند گولیاں چلا دیں۔ پرجیت کے سر اور گردن پر تین گولیاں لگیں۔ ایک گولی گرو کھ کو لگی اور دوسری اس کی پیٹھ میں لگی۔ ہستنا پور تھانہ پولیس موقع پر پہنچی اور گھر والوں کی مدد سے دونوں کو موتا کا ایک پرائیویٹ اسپتال لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے پرجیت عرف گلا کو مردہ قرار دے دیا۔ گرو کھ کو میرٹھ ریفر کیا گیا۔ اس پی رورل رائیش کمار مشرا کا کہنا ہے کہ سات ملزمان کے خلاف شکایت موصول ہوئی ہے۔ شکایت کی بنیاد پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پرجیت کے والد پربھو سنگھ نے کہا۔ مجھے کچھ گولی مار دی گئی واقعے کے کچھ دیر بعد تیرتھ سنگھ کے والد پربھو سنگھ، جو ایک سال قبل ایک گروہ اور میں مارے گئے تھے اور قریبی گاؤں کشن پور میں رہتے تھے، ہستنا پور تھانے پہنچے اور پرجیت پر اس پر بھی گولی چلانے کا الزام لگایا۔ واقعہ کو مشکوک سمجھتے ہوئے پولیس نے پربھو سنگھ کو حراست میں لے لیا ہے۔ پرجیت کی بیوی پائل کو رنے روتے ہوئے الزام لگایا کہ اس کے شوہر کا قتل گاؤں کے سربراہ گورو عرف دلدار نے کیا ہے۔ الزام ہے کہ تیرتھ سنگھ کے قتل میں اس کے شوہر کا نام گاؤں کے سربراہ نے درج کرایا تھا۔ جس میں وہ جیل گئے تھے، پرجیت چار ماہ قبل نومبر میں ضمانت پر جیل سے باہر آئے تھے۔ اس کے بعد گاؤں کا پردھان اسے جان سے مارنے کی دھمکی دینے لگا۔ پرجیت کی سات سال کی بیٹی اور ڈیڑھ سال کا بیٹا ہے۔ کشن پور کے رہائشی تیرتھ سنگھ کا 6 جنوری 2024 کی رات دیر گئے گروداوہ صاحب کے احاطے میں قتل کر دیا گیا تھا۔ پربھو سنگھ نے پانچ لوگوں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرایا تھا۔

محبت کے نام پر قتل، لڑکی کو ماری گولی پھر کرلی خودکشی

آگرہ: 3 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کی تاج نگری آگرہ کے مضافات میں محبت کے نام پر قتل کا واقعہ پیش آیا۔ دوپہر اعتماد پور خانہ علاقہ کے تحت گاؤں رمنکھا میں ایک نوجوان نے اپنے بھائی کی سالی کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے خودکشی بھی کر لی۔ نوجوان لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا۔ تقریباً 15 منٹ کے بات چیت کے بعد نوجوان نے اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا۔ اے سی پی اعتماد پور پدیش کانت رائے نے بتایا کہ محبت کی وجہ سے نوجوان نے پہلے لڑکی کا قتل کر دیا اور پھر خودکشی کر لی۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ نوجوان لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ جب کہ گھر والے اس رشتے سے خوش نہیں تھے۔ یہ واردات بدھ کی صبح گیارہ بجے پیش آئی۔ نڈلا کا رہنے والا دیپک موٹر سائیکل پر اپنے بھائی کے سسرال گاؤں رمنکھا آیا تھا۔

پولیس کے مطابق دیپک جب اپنے بھائی کے سسرال پہنچا تو وہاں اس کی بھابھی، ساس اور خاندان کے دیگر افراد موجود تھے۔ دیپک نے اپنے بھائی کی سالی جیوتی کے بارے میں پوچھا۔ جیوتی کی ماں نے دیپک کو بتایا کہ اس کی بیٹی کہیں گئی ہوگی۔ بتایا جاتا ہے کہ دیپک نے پہلے چائے پی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد جب جیوتی گھر آئی تو دیپک نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ جب اس کی ماں اور بھابھی نے اس کی مخالفت کی تو دیپک نے انہیں دھکیل دیا۔ اس کے بعد دیپک نے پستول جیوتی کی کنپٹی پر رکھ دیا۔ اس نے دھمکی دی کہ اگر تم جیتو کی تو گولی مار دوں گا۔ دیپک نے جیوتی کو کمرے میں کھینچ کر لے گیا۔ گھر والوں نے پولیس کو بتایا کہ دیپک 15 منٹ تک جیوتی سے بات کرتا رہا۔ اس کے بعد گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ کچھ دیر بعد دوسری گولی چلائی گئی۔ اس پر پڑوسی جمع ہو گئے۔ گھر والوں نے دروازہ توڑا تو دیپک اور جیوتی کمرے کے فرش پر خون میں لت پت پڑے پائے گئے۔ اے سی پی اعتماد پور پدیش کانت رائے نے بتایا کہ جیوتی کے سر میں گولی لگی تھی۔ دونوں کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر لیے ہیں۔ دیپک نے پہلے جیوتی کا قتل کیا اور پھر خودکشی کر لی۔ اس سلسلے میں اہل خانہ سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

مولانا سید ولی الحسن کا جنازہ گلزار شہداء میں سپرد خاک

لکھنؤ: تہران ریڈیو سے وابستہ رہے مولانا سید ولی الحسن رضوی کا جنازہ آج گلزار شہداء (انتہائے خیابان چہار مردان) میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس سے قبل جرم مطہر بی بی معصومہ قم سلام اللہ علیہا میں مرحوم کی نماز جنازہ آیت اللہ سید ریاض الحکیم کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ مولانا مرحوم، مولانا سید نجیم الحسن بنارس کے چھوٹے بھائی اور مولانا نازہ ہنجفر رضوی کے والد تھے۔ وہ کافی عرصہ سے تہران ریڈیو سے منسلک تھے اور روز عید الفطر بارٹ ٹیل ہونے سے انکا انتقال ہو گیا تھا۔ جس کے بعد ان کی میت کو قبرستان بہشت معصومہ قم سرخ میں رکھا گیا تھا۔ المصطفیٰ ایجوکیشن ٹرسٹ کے چیر مین مولانا سید جوہر عباس نے آج یہاں انتقال کی اطلاع دی۔ اور اپنے ایک تعزیتی پیغام میں انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں ایک اور چراغ علم و ادب خاموش ہوا۔ مولانا سید ولی الحسن رضوی کے سانحہ ارتحال کی خبر نے ہم سب کے دلوں کو مغموم کر دیا۔ مولانا نے شیوائی اہل بیت، عالم باعمل، صاحب تقویٰ، شفیق و مہربان استاد، منکسر المزاج و بیکر حسن و اخلاق، ادیب و خطیب اہل بیت اطہار علیہم السلام، ساتھ ہی ساتھ ہر ایک سے مشفقانہ انداز و بڑھ کر گلے لگانا اور اپنے بچوں کی طرح ہر طالب علم سے پیار محبت سے پیش آنا مولانا مرحوم کا خاصہ تھا۔ ہم خداوند کریم سے مولانا مرحوم کے علو درجات اور اعلیٰ مغفرت کے طالب ہیں۔ نیز اس مصیبت کی گھڑی میں انکے اہل و عیال اور بالخصوص سرکار نجیم الملت و جملہ خانوادہ سرکار ظفر الملت (طاب ثراہ) کی خدمت میں تسلیت و تعزیت پیش کرتے ہیں

مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کی یاد میں شعری نشست

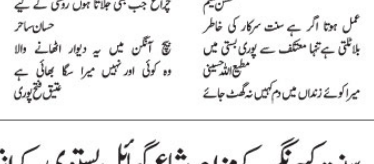

بارہ بنکی (ابوجحمہ انصاری) کل شب پرانی مچھلی منڈی کے پیچھے واقع منصوری کی رہائش گاہ پر مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کی یاد میں ایک شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی سرپرستی بزرگ شاعر حسن نعیم نے کی، جبکہ صدارت استاد اشمراء احمد سعید حرف نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض معروف ناظم مشاعرہ امیر فیصل لکھنوی نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے سینئر صحافی جاوید افتخار و محمد عقیق پنچ نے شرکت کی۔

محفل کا آغاز حافظ سلمان راعین کی پرسوز تلاوت سے ہوا، جس نے سامعین کے دلوں کو موند کر دیا۔ نشست میں کہے گئے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

ہوں غلام نبی اس لیے
دشمنوں سے بھی نفرت نہیں

احمد سعید حرف

دیکھ کر اٹاں سڑک پر کسی لاوارث کی
گاڑیاں لوگ گھماتے ہیں چلے جاتے ہیں

حسن نعیم

عمل ہوتا اگر ہے سنت سرکار کی خاطر
بلا غلطی ہے تجھا منکشف سے پوری بستی میں

مطیع اللہ حسینی

میرا کوئے زنداں میں دم کہیں نہ گھٹ جائے
دیر کیوں لگاتے ہو فیصلہ سنانے میں

شاداب انور

مخالفت پہ اتر آتے ہیں اندھیرے یہاں
چراغ جب بھی جلاتا ہوں روشنی کے لیے

حسان ساحر

بیچ آنگن میں یہ دیوار اٹھانے والا
وہ کوئی اور نہیں میرا سگا بھائی ہے

عتیق اللہ قیصر پوری

کسی غریب کے دل سے کوئی شفق پوچھے
تمام عمر وہ مرتا ہے زندگی کے لیے

پیش الرحمن شفق

اس موقع پر سلمان فتح پوری اور امیر فیصل لکھنوی نے بھی اپنا کلام پیش کیا، جسے سامعین نے بے حد سراہا۔

نشست میں اقبال منصوری، تاجدار منصوری، عبدالرحمن، نفیس منصوری، عظیم اللہ منصوری، انور منصوری کی خصوصی شرکت رہی، جنہوں نے محفل کے وقار میں اضافہ کیا۔ نشست کے دوران مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کی علمی و ادبی خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ نشست کے اختتام پر مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کے لیے دعائے مغفرت کی گئی، جس کے بعد شاداب انور نے تمام شعراء و سامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

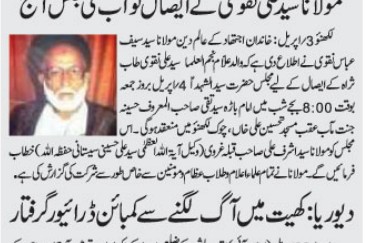

چترادی کاری نجیب آباد نتیش پرتاپ سنگھ کا نجیب آباد کی سرزمین پر کلاب کا پھول دیکھ کر دلی استقبال کرتے ہوئے صحافی سرفراز احمد

مولانا سید علی نقوی کے ایصال ثواب کی مجلس آج

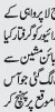

لکھنؤ 3/اپریل: خاندان اجتہاد کے عالم دین مولانا سید سیف عباس نقوی نے اطلاع دی ہے کہ والد علام شجم العلما سید علی نقوی طاب ثراہ کے ایصال کے لیے مجلس حضرت سید الشہدا 4/اپریل بروز جمعہ بوقت 8:00 بجے شب میں امام باڑہ سید تقی صاحب المعرف حسینہ جنت مکب عقب مسجد تحسین علی خاں، چوک لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ اس مجلس کو مولانا سید اشرف علی صاحب قبلہ غروی (وکیل آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی حفظہ اللہ) خطاب فرمائیں گے۔ مولانا نے تمام اہل عاملا ہل مطالب عظام مومنین سے خاص طور سے شرکت کی گزارش کی ہے۔

دیوریا: کھیت میں آگ لگنے سے کمبائن ڈرائیور گرفتار

دیوریا: 03 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع دیوریا کے اکونا علاقے میں آج اڑوا ہی کے ساتھ کمبائن چلانے اور اس سے کھیت میں آگ لگنے کی الزام میں پولیس نے کمبائن ڈرائیور کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس ترجمان نے یہاں بتایا کہ اکونا علاقے کے گرام بھیرنی کے سیوان میں آج کمبائن مشین سے گیہوں کی کٹائی کی جا رہی تھی۔ کسانی درمیان اچانک کھیت میں گیہوں کی فصل میں آگ لگ گئی جو آس پاس کے کھیتوں میں پھیل گئی۔ آگ کی اطلاع پر مقامی پولیس و فائر سروس کے ذریعہ فوراً موقع پر پہنچ کر مقامی افراد کی مدد سے آگ کو بجھایا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ آگ کی زد میں آنے سے تقریباً 6 ہیکٹر گیہوں کی فصل تباہ ہوگئی۔ علاقہ کی ملنے پر ایس ڈی ایم رودر پور ہری شنکر لال کے ذریعہ موقع پر جا کر معائنہ کیا گیا۔ معائنے میں پایا کہ کمبائی ڈرائیور پنجو یادو کی لاپرواہی سے آگ لگنے سے گیہوں کی فصل تباہ ہوگئی۔ جس کے ضمن میں متقامی لکھ پال کشی پرکاش شریواستو کی تحریر پر مقدمہ درج کر پولیس نے متعلقہ کمبائی کو قبضے میں لیتے ہوئے کو گرفتار کیا ہے۔ باشندہ ڈرائیور پنجو یادو کو گرفتار کر معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔

لکھنؤ ایکسپریس وے پر مسافر بس ٹرک سے ٹکرائی، 10 افراد زخمی

فیروز آباد: 03 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فیروز آباد کے تھانہ کاکنگا علاقے میں آگرہ۔ لکھنؤ ایکسپریس وے پر جمعرات کی صبح دہلی سے کوچھور کے لئے جا رہی مسافر بس آگے چل رہے ٹرک سے ٹکرا حادثے کا شکار ہو گئی جس میں دس افراد زخمی ہو گئے۔ تھانہ لگا کاکنگا علاقے کے تحت ہائل اسٹول 66 پر آج صبح ایک بس دہلی سے کوچھور مسافروں کو لے کر جا رہی تھی تبھی یہ راستے میں چل رہے ٹرک میں جا ٹکرا گئی۔ حادثے میں بس میں بیٹھے مسافروں میں چیخ و پکار مچ گئی۔ موقع پر پہنچی پولیس کی ٹیم اور تھانہ پولیس نے زخمیوں کو نکال کر شکوہ آباد کے سرکاری اسپتال اور کچھ شدید طور سے زخمیوں کو سیفئی میڈیکل کالج میں داخل کرایا ہے۔ تھانہ انچارج لگا کنگر کے مطابق حادثہ طور پر بس ڈرائیور کو نیند آنے کی وجہ حادثہ ہوا ہے۔ بس میں کل 40 مسافر سوار تھے۔ جن میں سے 10 مسافر زخمی ہوئے ہیں۔

سالانہ میگزین پرو درشیکا کا اجرا

دیوبند: 2/اپریل (ناند۔ نگار) سماجی تنظیم مانو کلیان منچ کی جانب سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مہمان گرام کے بدست سالانہ میگزین پرو درشیکا کا اجرا کیا گیا۔ میگزین کے ذریعہ ڈسٹرٹ اپنی سالانہ آمدنی اور اخراجات کی تفصیلات، پنچانگ اور مذہب سے متعلق اہم معلومات ہندو سماج کو فراہم کی جاتی ہیں۔ منعقدہ پروگرام کا افتتاح معروف صحافی ڈاکٹر اونوج گوئل، ڈاکٹر لیوا گپتا اور خود منچ نے مشترکہ طور پر فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر اونوج گوئل اور ڈاکٹر لیوا گوئل نے کہا کہ خدمت خلق سے بڑھ کر کوئی خدمت نہیں ہے۔ آشوتوش گپتا اور پرمود مقل نے تنظیم کے ذریعہ کے جارہے خدمتی کاموں کی ستائش کی۔ دیوی دیال شرما ایڈوکیٹ اور کویش دتس مدار جوتیش، سشیل کرنال، شیام جوہان اور جیتندر کشیپ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سبھی سے سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔ پروگرام کی صدارت تنظیم کے بانی اروان گرووال نے اور نظامت راجیو شرما نے کی۔ اس دوران نریندر جنسل، لیش جنسل، امت گرگ، بھوپیندر جوہری، نیرج گرگ، میور گرگ، پردیش سینی، شلبھ گرووال، پھنن جنے، اکھل شرما، بچنج گرووال، منوج شرما، مدھوشرما، رگیش اور گوند گپتا وغیرہ موجود تھے۔

سنت کبیر نگر کے مزاحیہ شاعر گھائل بستوی کے انتقال پر تعزیتی نشست

اردو کے علاوہ بھوج پوری لب و لہجے میں بھی کرتے تھے شاعری

سنت کبیر نگر: 3 اپریل (پی این ایس) افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے گھائل بستوی بگرا میرا کا آج رات انتقال ہو گیا ہے اواتھیں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ ان کے انتقال پر بریلیاں میں تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ سلمان کبیر نگری ایڈیٹر سہ ماہی میگزین نئی روشنی نے کہا کہ موصوف اردو کے علاوہ بھوج پوری لب و لہجے میں بھی اچھی شاعری کرتے تھے، غزل، بازار، گاؤں، ندی، پگھٹ وغیرہ کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ سلیس اور آسان زبان کا استعمال آپ کی طبیعت کا لازمی حصہ ہے، غزلوں میں بھی رنگ و آہنگ کی بلا نیچری اپنے عروج پر ہوتی ہے، وہیں بصارت اسلامک فیکلٹیس حیدرآباد کے ایڈیٹر عبدالصمد قاسمی بستوی نے کہا کہ گھائل بستوی کی شاعری میں گاؤں، قدرتی مناظر، اور دیہاتی زندگی کی عکاسی کی جاتی ہے۔ ان کی شاعری میں سلیس اور آسان زبان کا استعمال ہوتا ہے، جو عام لوگوں تک پہنچنے میں آسانی فراہم کرتا ہے۔ وہیں ارسلان انٹرنیشنل اسکول لھرپا سگرا بستی کے منیجر الیاس خان نے کہا کہ ان کی غزلوں میں رنگ و آہنگ کی بلا نیچری بھی نمایاں نظر آتی ہے، جو ان کی شاعری کو ایک منفرد پہچان دیتی ہے۔ گھائل بستوی کی شاعری کے رنگ اور آہنگ کو بخوبی ظاہر کرتے ہیں، جو عام زندگی کی سادگی اور پیچیدگی کو ایک ساتھ پیش کرتے ہیں۔ آپ بڑے منار شخصیت کے مالک تھے نوجوانوں کی ہمیشہ ہمت افزائی کیا کرتے تھے۔

دلت لڑکی گینگ ریپ معاملہ: جانچ میں روکاوٹ ڈالنے کے الزام میں دس گرفتار

پرتاپ گڑھ: 03 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع پرتاپ گڑھ میں تھانہ علاقے رانی گنج کے ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں دلت نرس کے ساتھ اجتماعی عصمت دری معاملے میں پولیس نے غیر جانبدارانہ جانچ نظام میں رکاوٹ ڈالنے و پولیس ٹیم پر پتھر بازی کر ہنگامہ کرنے والے 10 ملزمین کو پولیس نے جمعرات کو گرفتار کیا ہے۔ ڈپٹی ایس پی مشرقی دریگنج کمار سنگھ نے آج بتایا کہ گرفتار ملزمین کے ذریعہ متوفیہ کے اہل خانہ کو گمراہ کر کے ضلع کا ماحول خراب کرنے اور فساد برپا کرنے کے مقصد سے پتھر بازی کی واردات کو انجام دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ گرفتار ملزمین کے خلاف اس واقعہ سے قبل مختلف مقامات پر گولی مار کر قتل، فساد، تشدد، لوگوں سے مار پیٹ، دلت خواتین سے چھیڑ خانی، دلت ہراسانی، جان سے مارنے کی دھمکی، آرمس ایکٹ، پبلک پراپرٹی، پبلک سرٹ پرملہ، بم بازی و آگ زنی، اقدام قتل میں مقدمہ درج ہے۔ قاتل ذکر ہے کہ گذشتہ 27 مارچ کی رات میں باغی ادھارچنگ کی 22 سالہ دلت لڑکی دوگانج کے ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں ڈیوٹی پر گئی تھی جہاں پر اس کی مشتبہ حالت میں موت ہوگئی۔

15 اضلاع میں بوندا باندی اور تیز ہواؤں کے بعد یوپی میں پھر سے ہوگی گرمی

لکھنؤ: 3 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں جمعرات سے جمعہ تک محکمہ موسمیات نے جنوبی یوپی، بندیل کھنڈ، آگرہ، متھرا سمیت 15 اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی بوندا باندی کی پیش گوئی کی ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ ہلکی بوندا باندی اور تیز ہواؤں کے بعد جمعہ سے ریاست میں گرمی پھر بڑھے گی۔ جمعہ سے اگلے 48 گھنٹوں میں ریاست کے مختلف علاقوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں 2 سے 4 ڈگری کے اضافے کی پیش قیاسی کی گئی ہے۔ علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ کے مطابق جمعرات اور جمعہ کے درمیان جنوبی یوپی اور بندیل کھنڈ کے کچھ ضلعوں سمیت متھرا، آگرہ وغیرہ میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کا امکان ہے۔ اس دوران بعض مقامات پر آسمانی بجلی گرنے کے امکانات ہیں۔ جہاں کہیں بوندا باندی کے آثار ہیں وہاں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چل سکتی ہیں۔ اس کے بعد پارہ دوبارہ چڑھنا شروع ہو جائے گا۔ ان علاقوں میں گرج چمک اور گرج چمک کی وارننگ دی گئی ہے۔ باندہ، چترکوٹ، کانپور دیہات، متھرا، ہاتھرس، آگرہ، فیروز آباد، مین پوری، اٹاوہ، اوریا، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی، للت پور اور آس پاس کے علاقے۔ ان اضلاع میں تیز ہوائیں کا امکان ہے ان میں آگرہ، فیروز آباد، اٹاوہ، اوریا، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی، للت پور اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔

مسلمانوں کے لیے امتیازی قوانین: انصاف یا ناانصافی؟

مولانا قاری اسحاق گورا

دنیا میں جمہوریت، مساوات اور انسانی حقوق کے بڑے بڑے دعوے کیے جاتے ہیں، لیکن جب عملی طور پر ان کا جائزہ لیا جاتا ہے تو اکثر ان اصولوں کی خلاف ورزی نظر آتی ہے۔ خاص طور پر جب بات مسلمانوں کے حقوق کی ہو تو بہت سی جگہوں پر ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جاتا ہے۔ بھارت میں حالیہ کچھ سالوں میں مسلمانوں کے مذہبی فرائض کی ادائیگی پر سخت پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں، جبکہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو ہر طرح کی آزادی حاصل ہے۔ یہ صورت حال صرف قانون کی نظر میں عدم مساوات کو ظاہر نہیں کرتی بلکہ اس سے ایک خصوصی برادری کو دبانے اور ان کے بنیادی حقوق سلب کرنے کی کوشش بھی عیاں ہوتی ہے۔ رمضان اور عید جیسے اہم مذہبی مواقع پر بھارت میں مختلف ریاستی حکومتوں اور انتظامیہ کی جانب سے جو پابندیاں لگائی جا رہی ہیں، وہ انصاف اور برابری کے اصولوں کے منافی ہیں۔ عید کی نماز کے لیے کھلے میدانوں میں اجتماع کرنا اسلامی تعلیمات کے مطابق افضل ہے، لیکن حکومت کی جانب سے مخصوص جگہوں پر نماز پڑھنے کی پابندی لگانے سے مسلمانوں کو اجتماعی عبادات سے روکا جا رہا ہے۔ یہ کوئی نیا رویہ نہیں بلکہ گزشتہ کئی سالوں سے منظم طریقے سے مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو محدود کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

رمضان المبارک میں جمعہ کی نماز کی اہمیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ تاہم، میرٹھ انتظامیہ نے سخت احکامات جاری کیے کہ کوئی بھی مسلمان مرکز پر نماز نہیں پڑھ سکتا، اور اگر کسی نے ایسا کیا تو نہ صرف اس پر ایف آئی آر درج ہوگی بلکہ اس کے پاسپورٹ اور ڈرائیونگ لائسنس تک ضبط کر لیے جائیں گے۔ یہ فیصلہ مذہبی آزادی کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ ایک اور حیران کن واقعہ سنبھل میں پیش آیا، جہاں نہ صرف سڑکوں پر نماز پڑھنے پر پابندی عائد کی گئی، بلکہ یہاں تک کہا گیا کہ کوئی بھی شخص اپنی مسجد کی چھت پر یا گھر کی چھت پر نماز ادا نہیں کر سکتا۔ یہ ایک غیر منطقی اور امتیازی فیصلہ تھا، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مخصوص طور پر مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسی دوران ایک اور تضاد واضح طور پر سخت پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں، ہولی کا تہوار آزادی سے منایا گیا، اور اس دوران کوئی بھی انتظامی رکاوٹ کھڑی نہیں کی گئی۔ ہولی کے موقع پر سڑکوں پر رنگ پھینکنے، شور شرابا کرنے اور عوامی جگہوں پر جمع ہونے کی مکمل آزادی تھی۔ کسی بھی مذہبی تقریب کے دوران نہ تو ایف آئی آر درج کی گئی، نہ کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اور نہ ہی کسی کے شانتی دشتا پرتات ضبط کیے گئے۔ یہ سب ظاہر کرتا ہے کہ قوانین کا نفاذ یکساں نہیں بلکہ امتیازی ہے، اور خاص طور پر مسلمانوں کے لیے سختی برتی جا رہی ہے۔

یہ سوال ہر ذی شعور شخص کے ذہن میں آتا ہے کہ آخر مسلمانوں کے ساتھ یہ سوتیلا رویہ کیوں اپنایا جا رہا ہے؟ اس کی وجوہات میں سب سے اہم پہلو سیاسی مقاصد ہیں۔ بھارت میں سیاست اکثر مذہب کی بنیاد پر کی جاتی ہے، اور بعض سیاسی جماعتیں اکثریتی طبقے کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کو نشانہ بناتی ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف سخت اقدامات کر کے کچھ حلقے اپنی مقبولیت میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ بھارت میں کچھ انتہا پسند تنظیمیں اور گروہ مسلسل یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ مسلمان ملک کے لیے خطرہ ہیں۔ ان کے زیر اثر حکومت اور انتظامیہ ایسے فیصلے کر رہی ہیں جو مسلمانوں کے لیے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ بھارت کے آئین میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے، لیکن عملی طور پر مسلمانوں کے حقوق سلب کیے جا رہے ہیں۔ یہ قانونی عدم مساوات ایک بڑی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو دبایا جا رہا ہے۔ ایسی صورت حال میں مسلمانوں کو مایوس ہونے کے بجائے دانشمندانہ اور قانونی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ عدلیہ کا سہارا لیں اور ان غیر منصفانہ قوانین کو عدالت میں چیلنج کریں۔ اگر آئین مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے تو اس پر عمل درآمد بھی ہونا چاہیے۔

جمہوری نظام میں عوام کو پرامن احتجاج کا حق حاصل ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ انتہا حقوق کے لیے آواز بلند کریں، مگر کسی بھی طرح کے تشدد سے گریز کریں تاکہ مخالفین کو کوئی بہانہ نہ ملے۔ موجودہ دور میں میڈیا ایک طاقتور ہتھیار ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ سوشل میڈیا کے ذریعے اپنی آواز بلند کریں اور بین الاقوامی سطح پر اپنی مشکلات کو اجاگر کریں۔ مسلمان اگر متحد ہو کر اپنے حقوق کی جدوجہد کریں تو ان کے لیے اپنی بات منوانا آسان ہو جائے گا۔ مساجد، مدارس، اور تنظیموں کو آپس میں مل کر کام کرنا ہوگا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دوسرے مذاہب کے معتدل مزاج لوگوں کے ساتھ مل کر کام کریں اور ان سے مدد حاصل کریں تاکہ مذہبی رواداری کو فروغ دیا جا سکے۔ بھارت میں مسلمانوں کے لیے عائد کی جانے والی مذہبی پابندیاں ایک سنگین مسئلہ ہیں جو نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہیں بلکہ ملک کے جمہوری اور سیکولر ڈھانچے پر بھی سوالیہ نشان کھڑا کرتی ہیں۔ یہ پابندیاں کسی قانونی جواز یا عوامی فلاح کی بنیاد پر نہیں بلکہ مخصوص نظریاتی اور سیاسی مقاصد کے تحت لگائی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں کو مذہبی اجتماعات کو محدود کرنا، ان کی عبادات پر قدغن لگانا اور دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو کھلی چھوٹ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ریاستی ادارے ایک خاص ایجنڈے کے تحت کام کر رہے ہیں۔

یہ مسئلہ صرف بھارت کے مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ دنیا بھر میں انسانی حقوق کے علمبرداروں کے لیے بھی باعث تشویش ہونا چاہیے۔ اگر کسی بھی ملک میں کسی بھی مذہب کے پیروکاروں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جائے تو یہ اس ملک کے جمہوری اصولوں کی نفی کے مترادف ہے۔ بھارت میں مسلمانوں کو نماز جیسے بنیادی مذہبی فریضے سے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جبکہ دوسری جانب ہندو مذہبی تہواروں کو کھلی چھوٹ دی جا رہی ہے۔ یہ رویہ نہ صرف مسلمانوں میں احساس محرومی کو جنم دے رہا ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس مسئلے کے کئی پہلو ہیں، جن میں سب سے اہم مذہبی آزادی کا حق ہے۔ بھارت کا آئین ہر شہری کو اس کے مذہب پر آزادانہ عمل کرنے کا حق دیتا ہے، لیکن جب مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض کی ادائیگی سے روکا جاتا ہے تو یہ آئینی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ عدالتوں اور قانونی اداروں کو اس معاملے میں مداخلت کرنی ہوگی تاکہ تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جا سکے۔

موجودہ حالات میں مسلمانوں کو مایوسی اور غصے میں آنے کے بجائے حکمت اور صبر سے کام لینا ہوگا۔ سب سے پہلا قدم قانونی جدوجہد ہے۔ اگر کوئی قانون یا انتظامی حکم مسلمانوں کے مذہبی حقوق کو پامال کر رہا ہے تو اسے عدلیہ میں چیلنج کرنا ضروری ہے۔ اگر بھارت کا آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے تو اس پر عمل درآمد بھی ہونا چاہیے۔ وکلاء، قانونی ماہرین اور سماجی کارکنوں کو مل کر اس مسئلے کو عدالتوں میں لے جانا چاہیے تاکہ ان امتیازی قوانین کو منسوخ کروایا جا سکے۔ دوسرا اہم قدم پرامن احتجاج اور آواز بلند کرنا ہے۔ جمہوریت میں احتجاج ہر شہری کا حق ہے، لیکن اس کا طریقہ کار پرامن اور مہذب ہونا چاہیے۔ اگر مسلمان اپنی آواز متحد طریقے سے بلند کریں اور عالمی سطح پر اپنی مشکلات اجاگر کریں تو ان کی بات سنی جا سکتی ہے۔ میڈیا اور سوشل میڈیا اس جدوجہد میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا ایک طاقتور ہتھیار بن چکا ہے، جس کے ذریعے ظلم و ناانصافی کو دنیا کے سامنے لایا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی مشکلات کے بارے میں دنیا کو آگاہ کریں تاکہ عالمی سطح پر دباؤ بڑھایا جا سکے۔ مسلمانوں کو اس بات کا بھی ادراک ہونا چاہیے کہ اگر وہ تقسیم میں رہے تو ان کے لیے اپنے حقوق کا دفاع کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اتحاد اور بیدار وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ مختلف اسلامی تنظیموں، مساجد، مدارس اور سماجی اداروں کو مل کر کام کرنا ہوگا تاکہ ایک اجتماعی آواز بلند کی جا سکے۔

یہ مسئلہ صرف بھارت کے مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ دنیا بھر میں انسانی حقوق کے علمبرداروں کے لیے بھی باعث تشویش ہونا چاہیے۔ اگر کسی بھی ملک میں کسی بھی مذہب کے پیروکاروں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جائے تو یہ اس ملک کے جمہوری اصولوں کی نفی کے مترادف ہے۔ بھارت میں مسلمانوں کو نماز جیسے بنیادی مذہبی فریضے سے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جبکہ دوسری جانب ہندو مذہبی تہواروں کو کھلی چھوٹ دی جا رہی ہے۔ یہ رویہ نہ صرف مسلمانوں میں احساس محرومی کو جنم دے رہا ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس مسئلے کے کئی پہلو ہیں، جن میں سب سے اہم مذہبی آزادی کا حق ہے۔ بھارت کا آئین ہر شہری کو اس کے مذہب پر آزادانہ عمل کرنے کا حق دیتا ہے، لیکن جب مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض کی ادائیگی سے روکا جاتا ہے تو یہ آئینی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ عدالتوں اور قانونی اداروں کو اس معاملے میں مداخلت کرنی چاہیے تاکہ تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جا سکے۔

موجودہ حالات میں مسلمانوں کو مایوسی اور غصے میں آنے کے بجائے حکمت اور صبر سے کام لینا ہوگا۔ سب سے پہلا قدم قانونی جدوجہد ہے۔ اگر کوئی قانون یا انتظامی حکم مسلمانوں کے مذہبی حقوق کو پامال کر رہا ہے تو اسے عدلیہ میں چیلنج کرنا ضروری ہے۔ اگر بھارت کا آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے تو اس پر عمل درآمد بھی ہونا چاہیے۔ وکلاء، قانونی ماہرین اور سماجی کارکنوں کو مل کر اس مسئلے کو عدالتوں میں لے جانا چاہیے تاکہ ان امتیازی قوانین کو منسوخ کروایا جا سکے۔ دوسرا اہم قدم پرامن احتجاج اور آواز بلند کرنا ہے۔ جمہوریت میں احتجاج ہر شہری کا حق ہے، لیکن اس کا طریقہ کار پرامن اور مہذب ہونا چاہیے۔ اگر مسلمان اپنی آواز متحد طریقے سے بلند کریں اور عالمی سطح پر اپنی مشکلات اجاگر کریں تو ان کی بات سنی جا سکتی ہے۔ میڈیا اور سوشل میڈیا اس جدوجہد میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا ایک طاقتور ہتھیار بن چکا ہے، جس کے ذریعے ظلم و ناانصافی کو دنیا کے سامنے لایا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی مشکلات کے بارے میں دنیا کو آگاہ کریں تاکہ عالمی سطح پر دباؤ بڑھایا جا سکے۔ مسلمانوں کو اس بات کا بھی ادراک ہونا چاہیے کہ اگر وہ تقسیم میں رہے تو ان کے لیے اپنے حقوق کا دفاع کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اتحاد اور بیدار وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ مختلف اسلامی تنظیموں، مساجد، مدارس اور سماجی اداروں کو مل کر کام کرنا ہوگا تاکہ ایک اجتماعی آواز بلند کی جا سکے۔

Ishaqgora@gmail.com

یہ مسئلہ صرف بھارت کے مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ دنیا بھر میں انسانی حقوق کے علمبرداروں کے لیے بھی باعث تشویش ہونا چاہیے۔ اگر کسی بھی ملک میں کسی بھی مذہب کے پیروکاروں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جائے تو یہ اس ملک کے جمہوری اصولوں کی نفی کے مترادف ہے۔ بھارت میں مسلمانوں کو نماز جیسے بنیادی مذہبی فریضے سے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جبکہ دوسری جانب ہندو مذہبی تہواروں کو کھلی چھوٹ دی جا رہی ہے۔ یہ رویہ نہ صرف مسلمانوں میں احساسِ محرومی کو جنم دے رہا ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس مسئلے کے کئی پہلو ہیں، جن میں سب سے اہم مذہبی آزادی کا حق ہے۔ بھارت کا آئین ہر شہری کو اس کے مذہب پر آزادانہ عمل کرنے کا حق دیتا ہے، لیکن جب مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض کی ادائیگی سے روکا جاتا ہے تو یہ آئینی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ عدالتوں اور قانونی اداروں کو اس معاملے میں مداخلت کرنی چاہیے تاکہ تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جا سکے۔

عوام سے کوئی مطلب نہیں، وقف ترمیمی بل کا فائدہ صرف اور صرف سیاسی اور تجارتی

اس بل کی منظوری صرف اور صرف سیاسی و تجارتی ہے۔ اس سے کسی بھی غریب ہندوستانی کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، لیکن سڑکوں پر یہی طبقہ نظر آئے گا

سید خرم رضا

پوری دنیا میں جہاں ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے نئے محصولات کا ذکر زور وشور سے ہو رہا ہے، وہیں ہندوستان میں جس موضوع پر سب سے زیادہ بحث ہو رہی ہے، وہ اچانک وقف ترمیمی بل کے لوک سبھا سے منظور ہونے کے بعد جنتا دل یو اور تیلگو دیشم پارٹیوں کے رخ پر ہو رہی ہے۔ دیکھنے، ہندوستان میں وقف ترمیمی بل کے ساتھ جو ہوا ہے وہ عین توقع کے مطابق ہے۔ جبکہ بہت سارے یو ٹیوبرس والوں کو پھر اٹ چیپر کی امید تھی۔ ان یوٹیوبرس نے جنتا دل یو اور تیلگو دیشم پارٹیوں کو مرکز کے ساتھ سودے بازی کرنے کے لئے ایک موقع ضرور فراہم کر دیا تھا کہ جیسے بہت مشکل حالات میں وہ پارٹیاں اس بل کی حمایت کریں گی۔ لیکن جو برسر اقتدار جماعت ہوتی ہے وہ اقتدار کے رنگ وان سے واضح تصویر دیکھ سکتی ہے، اور اس کے حساب سے اپنے قدم اٹھا سکتی ہے۔ اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اس بل کے منظور کرانے کے لئے برسر اقتدار مرکزی حکومت نے اس طرح ہٹ دھرمی کیوں کی ہوئی تھی اور حزب اختلاف کے اتحاد کو اس بل کی مخالفت سے کیا فائدہ ہوتے جا رہا ہے۔ جہاں تک برسر اقتدار اتحاد کا تعلق ہے، اس کو اس بل سے دو بڑے فائدے ہوئے۔ پہلا یہ کہ جس پارٹی نے ایک مسلمان کو وزیر تک نہیں بنایا ہو، اس نے اپنے ووٹرس کو یہ پیغام دے دیا کہ وہ مسلمانوں کے تکمیل ڈال رہے ہیں اور ہندوستانی مسلمانوں کو ایک پیغام دے رہے ہیں کہ ان کے دن لد گئے، اور وہ اب کسی معاملے پر ویٹو کرنے لائق نہیں رہیں گے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس بل میں جو نئی آڈٹ میں مسلمانوں کے پاس جو زمینیں ہیں، ان کو اپنے دائرۂ اختیار میں لے کر اپنے کاروباری دوستوں کو دے سکتے ہیں۔ جو زمینیں تو کاروبار کے لئے سود مند ہیں اور نہ ہی اپنی پارٹی کے لوگوں کے لئے، انہیں وہ ایسے ہی رہنے دیں گے۔ یعنی دو بڑے فائدے ایک سیاسی اور ایک تجارتی۔

ایسا نہیں ہے کہ اس کا سیاسی فائدہ صرف برسر اقتدار اتحاد یا جماعت کو ہی ہوا ہے، بلکہ اس کا سیاسی فائدہ حزب اختلاف کے انڈیا ناٹی اتحاد کو بھی ہوا ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ مسلمان اور آدوا دخیل ہندوستانی اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے ہیں۔ برسر اقتدار اتحاد کی وجہ سے سماج کا ایک بڑا طبقہ انڈیا ناٹی اتحاد میں ہی اپنی بقا سمجھنے لگا ہے۔ پیسے کے اعتبار سے اس اتحاد میں شامل پارٹیوں کو کوئی فائدہ ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ اس ترمیمی بل کے بہت سے پہلوؤں پر تلنگانہ نے بحث کے دوران اور ذرائع ابلاغ نے اپنی خبروں کے ذریعہ روشنی ڈال دی ہے، لیکن جس بات کا سب سے زیادہ ذکر ہو رہا ہے وہ یہ کہ کیا غیر مسلموں کے ایسے اداروں میں بھی غیر طبقہ کے لوگ شامل ہوں گے، اور اگر نہیں تو وقف ایکٹ میں تبدیلی کا کیا ایسا کیوں کیا گیا۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ برسر اقتدار اتحاد اس کا زیادہ سیاسی فائدہ نہیں اٹھا پائے، اگر ان تراہم کی مخالفت اس بیانیے پر نہیں ہوتی۔ حزب اختلاف کے اتحاد میں شامل سیاسی پارٹیوں کی بھی اس بل کی مخالفت جمہوری بن گئی تھی۔ اب یہ سیاسی جنگ عدالت سے سڑکوں پر خوب دیکھنے کو ملے گی۔ اس میں مسلمان بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اس کا سیاسی فائدہ برسر اقتدار اتحاد کو ہی ملے گا۔ اس کا سیاسی فائدہ حزب اختلاف کے انڈیا ناٹی اتحاد کو بھی ہوا ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ مسلمان اور آدوا دخیل ہندوستانی اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے ہیں۔ برسر اقتدار اتحاد کی وجہ سے سماج کا ایک بڑا طبقہ انڈیا ناٹی اتحاد میں ہی اپنی بقا سمجھنے لگا ہے۔ پیسے کے اعتبار سے اس اتحاد میں شامل پارٹیوں کو کوئی فائدہ ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ اس ترمیمی بل کے بہت سے پہلوؤں پر تلنگانہ نے بحث کے دوران اور ذرائع ابلاغ نے اپنی خبروں کے ذریعہ روشنی ڈال دی ہے، لیکن جس بات کا سب سے زیادہ ذکر ہو رہا ہے وہ یہ کہ کیا غیر مسلموں کے ایسے اداروں میں بھی غیر طبقہ کے لوگ شامل ہوں گے، اور اگر نہیں تو وقف ایکٹ میں تبدیلی کا کیا ایسا کیوں کیا گیا۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ برسر اقتدار اتحاد اس کا زیادہ سیاسی فائدہ نہیں اٹھا پائے، اگر ان تراہم کی مخالفت اس بیانیے پر نہیں ہوتی۔ حزب اختلاف کے اتحاد میں شامل سیاسی پارٹیوں کی بھی اس بل کی مخالفت جمہوری بن گئی تھی۔ اب یہ سیاسی جنگ عدالت سے سڑکوں پر خوب دیکھنے کو ملے گی۔ اس میں مسلمان بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اس کا سیاسی فائدہ برسر اقتدار اتحاد کو ہی ملے گا۔ اس بل کا پیغام عوام میں جا چکا ہے۔ بس اب اس کی آنچ میں اضافہ ہونا ہے اور ضرورت کے حساب سے آنچ تیز اور ہلکی کرنی ہے۔ ظاہر ہے جو چولہے پر دودھ پکانے کا کام کر رہا ہے اس کو یہ بھی برسر اقتدار اتحاد کو ہی یہ کام کرنا ہے۔ اس میں حزب اختلاف کے انڈیا ناٹی اتحاد کو اگر ملک سے رخصت ہے اور وہ کسی بھی طرح سے برسر اقتدار اتحاد کے جال میں پھنسنا نہیں چاہتے تو ان کو اس آگ کو بجھانے کا کام کرنا ہے۔ اس بل کا جو پیغام جا تھا وہ جا چکا ہے اور وہ ترکیہ بخوبی سمجھ میں آ گیا ہے کہ اس سے کسے کتنا فائدہ ہوگا اور یہ عوامی مسائل کی جانب جل جائے گا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس بل کی منظوری صرف اور صرف سیاسی و تجارتی ہے۔ اس سے کسی بھی غریب ہندوستانی کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، لیکن وہی طبقہ سڑکوں پر نظر آئے گا۔

☆☆☆☆

کیا ایران ڈیا گوگارسیا جزیرے پر حملہ کرسکتا ہے؟

بحر ہند کے پر امن اور خوبصورت جزیرے ڈیا گوگارسیا میں امریکہ کے دو B-52 بمبار طیاروں کی منتقلی کی اطلاعات کے بعد ایران نے کہا ہے کہ اگر امریکا کے ساتھ کشیدگی میں اضافہ ہوا تو یہ جزیرہ ایران کے میزائل حملے کا ہدف بن سکتا ہے۔

یکبرہ ہند میں واقع جزیرہ ڈیا گوگارسیا کوئی سیاحتی مقام نہیں بلکہ یہاں عام شہریوں کا داخلہ ممنوع ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جس کے بارے میں دنیا کو یہ کہا جاتا رہا ہے کہ یہاں امریکہ اور برطانیہ کا ایک خفیہ فوجی اڈہ موجود ہے۔

ایران کے سرکاری خبر رساں ادارے کے مطابق یہ فوجی اڈہ ایران کے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں اور ڈرونز کی حدود میں آتا ہے۔'

واضح رہے کہ پی ٹی بی ایس نیوز کے مطابق اتوار کو ایران پی سی جی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ 'اگر وہ (ایرانی حکام) معاہدہ نہیں کرتے تو پھر بمباری ہوگی اور بمباری بھی ایسی جو انھوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔'

پی ٹی بی فارسی نے اس کے بعد 22 مارچ 2025 سے دو اپریل 2025 تک کی سیٹلائیٹ تصاویر کا جائزہ لیا جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ چھ بی ٹو اور چھ بی 52 بمبار طیارے ڈیا گوگارسیا کے فوجی اڈے پر پہنچ چکے ہیں۔

امریکی حکام نے ڈیا گوگارسیا میں ان بمبار طیاروں کی منتقلی کے حوالے سے سرکاری سطح پر کوئی اعلان نہیں کیا اور امریکی فوج کی سٹرٹیجک کمانڈ کے مطابق وہ کسی قسم کی 'مشقوں اور آپریشنز پر تبصرہ نہیں کرتے ہیں۔

لیکن اگر ہم آج کی تاریخ میں بھی اس جزیرے کی سیٹلائیٹ تصاویر کا جائزہ لیں تو چھ بی ٹو اور چھ بی 52 بمبار طیاروں کو اس فوجی اڈے پر دیکھا جا سکتا ہے۔

واضح رہے کہ 20 مارچ کو اس خفیہ اڈے کی سیٹلائٹ تصاویر میں یہاں پر ان میں سے کوئی بمبار طیارہ موجود نہیں تھا۔

ان سیٹلائٹ تصاویر کا مزید جائزہ لینے پر پی ٹی سی کو معلوم ہوا کہ ڈیا گوگارسیا میں ان طیاروں کی منتقلی بظاہر 25 مارچ کو شروع ہوئی اور اسی دن 11 بی 52 بمبار طیارے یہاں منتقل کیے گئے تاہم 29 مارچ کو یہ تعداد کم ہو کر صرف چھ رہ گئی لیکن اس کے ساتھ ہی چار بی ٹو بمبار طیارے بھی یہاں نظر آئے۔

ڈیا گوگارسیا کے فوجی اڈے پر 2-B اور B-52 بمبار طیاروں کی منتقلی کی اطلاعات کے بعد پاسداران انقلاب اپنے جدید ترین زیر زمین میزائل اڈے کو 'میزائل سپرنگ' کے طور پر منظر عام پر لایا، جس میں مختلف قسم کے میزائلوں کی نمائش کی گئی۔

کیا ایران ڈیا گوگارسیا پر حملہ کر سکتا ہے؟

اس سوال کا جواب تلاش کرنا آسان نہیں۔

ڈیا گو گارسیا ایران کے سب سے جنوبی جغرافیائی مقام پاسبندر کی بندرگاہ سے 3,800 کلومیٹر دور ہے جبکہ ایرانی فوج کے پاس موجود بیلسٹک اور کروز میزائلوں کی رینج دو سے 2500 کلومیٹر کے درمیان بتائی جاتی ہے۔

ایران کے کچھ بیلسٹک میزائل جیسے سجل اور شہاب تھری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی رینج 2' دو ہزار کلومیٹر ہے اور پاسداران انقلاب کے مطابق سوم کروز میزائل کی رینج 'دو سے 2500 کلومیٹر ہے۔'

ان میزائلوں کی اصل رینج کا تعین یقینی طور پر نہیں کیا جا سکتا تاہم اگلیس ابھی تک 2000 کلومیٹر کی رینج والے آپریشنز استعمال نہیں کیا گیا۔

ایران کے بیلسٹک اور کروز میزائلوں نے اب تک جو سب سے زیادہ فاصلہ طے کیا، وہ اسرائیل پر حملے میں آپریشن 'واشنگ صادق ون اور ٹو' کے دوران تھا۔ واضح رہے کہ ایران کے مغربی جغرافیائی نقطے سے اسرائیل کا فاصلہ تقریباً 1,200 کلومیٹر ہے۔

ایرانی ڈرونز کی رینج تقریباً 2500 کلومیٹر بتائی جاتی ہے تاہم اکتوبر 2024 میں پاسدران انقلاب کی ایرو سپیس فورس نے شہید 136B ڈرون کی قاتب کشائی کی، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی رینج 'چار ہزار کلومیٹر ہے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ایران دو ہزار کلومیٹر سے زیادہ رینج رکھنے والے فوجی ہتھیاروں کو سامنے لایا۔

ایرانی مسلح افواج اور ہیرا علی علی خامنہ ای کے بیانات کے مطابق ایرانی میزائلوں کی رینج فی الحال 2000 کلومیٹر سے زیادہ نہیں اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں پر کام فی الحال روک دیا گیا ہے۔

خامنہ ای نے کہا تھا کہ اس فیصلے کی ایک 'وجہ' ہے تاہم یہ وجہ کیا تھی، اس بارے میں انھوں نے کوئی بیان جاری نہیں کیا۔

اگر شہید 136B ڈرون کی رینج 'چار ہزار کلومیٹر ہے تو پھر ایران واقعی ڈیا گوگارسیا کو نشانہ بنا سکتا ہے لیکن اس جزیرے پر حملہ کرنے کے اور بھی طریقے ہو سکتے ہیں: جیسے میزائلوں اور ڈرونز کی رینج کو اپ گریڈ کرنا یا اس ڈرون کیریئر کا استعمال کرنا جس کی پاسداران انقلاب نے حال ہی میں نقاب کشائی کی۔

اس ڈرون کیریئر کی مدد سے یہ ممکن ہے کہ یہ فاصلے میں ڈیا گوگارشیا جزیرے کے قریب ہو اور وہاں سے ڈرون کو لانچ کیا جائے لیکن مستقبل قریب اور انتہائی مخدوشات میں، اس میں سے کچھ بھی ممکن نہیں ہوگا۔

تہران اور واشنگٹن کے درمیان کشیدگی بڑھنے کے بعد پینٹا گون ترجمان شان پارنیل نے کہا کہ 'اگر ایران یا اس کی پراکسیز (حمایت یافتہ گروہوں) سے عملے میں اضافے کی مفادات کو خطرہ لاحق ہوا تو امریکہ اپنے لوگوں کے دفاع کے لیے فیصلہ کن کارروائی کرے گا۔'

بی ٹو بمبار طیارے خطرناک کیوں؟

بی ٹو بمبار طیارے اس لیے انتہائی اہم ہیں کیونکہ یہ زیر زمین موجود تصیبات کو تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

B-2 بمبار طیارہ دنیا کا ترب روپ گرمین نے تیار کیا اور یہ انتہائی جدید دفاعی نظام کو بھی ناکارہ بنا سکتا ہے۔

یہ طیارہ اہنم ہم سمیت دیگر بھاری بم لے جانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ B-2 بمبار طیارے کے ہتھیاروں میں بنکر تباہ کرنے والے بم بھی شامل ہیں، جیسے کہ 14,000 کلوگرام والے GBU/57AB بم۔

ان طیاروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ آواز کی رفتار سے تقریباً برابر اور 50 ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ امریکی فضائیہ کے پاس 20 بی ٹو بمبار طیارے موجود ہیں۔

ایران کی کئی حساس فوجی اور جوہری تصیبات زیر زمین واقع ہیں اور ڈونلڈ ٹرمپ کے اقتدار میں آنے کے بعد امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ان تصیبات پر حملے کا امکان بڑھ گیا ہے اور اسی لیے بڑی تعداد میں بی ٹو بمبار طیاروں کی بھیرہ ہند میں منتقلی سے ایرانی حکام میں تشویش پائی جاتی ہے۔

یہ بمبار طیارہ نہ صرف دشمن کے دفاعی اور بذار سسٹم سے بچنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ یہ ایسے بم لے جانے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے جو زیر زمین موجود اڈوں اور تصیبات کو تباہ کر سکتے ہیں۔

بشکریہ بی بی سی اردو

☆☆☆☆

مودی اور ایس ایس کے حقیقی 'سپوت'

اپورو انند

'کیا آپ نے تقریر سنی؟' بیحد اوست پر جوش تھا۔ کون سی تقریر، کس کی تقریر، یہ بتانا بھی انہوں نے ضروری نہیں سمجھا۔ ان کا یقین تھا کہ ان کا محض اتنا کہہ دینا کافی ہے اور سمجھ جاؤں گا کہ وہ کس تقریر کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ میں بھی سمجھ گیا تھا، حالانکہ میں نے نہ سمجھنے کا ناٹک کیا۔ دیر تک یہ ناٹک نہیں کیا جا سکتا تھا؛ دراصل ملک میں ان دنوں ایک ہی تقریر کا چرچہ ہے اور وہ موہن بھاگوت کے تازہ ترین پروچن تھا۔

بھاگوت نے کہا کہ بھی حال ہی میں ہوئے انتخابات میں قدر ومنزلت اور تعظیم کا خیال نہیں رکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں اپوزیشن وحزب اختلاف بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ حکمراں جماعت کا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ منی پور ایک سنگین مسئلہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ منی پور کو امن کی راہ پر چلنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ منی پور میں جو کچھ کیا جا رہا ہے، کیا اس میں کوئی صداقت نہیں؟ اگر وہ جھوٹ بھی ہے تو پھر خود آپ اس کے ذمہ دار ہیں۔ یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ اگر بھاگوت نے زیر دست پروچن کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ آر ایس ایس بذات خود مسلمان اور عیسائی طبقہ نفرت پیدا کرنے والا کارخانہ ہے۔ بھاگوت نے درست کہا کہ شاکھا میں کچھ سال گزارنے کے بعد آدمی بدل جاتا ہے۔ یہ تو پوچھنا ہی بڑے گا کہ کیوں آر ایس ایس کے تمام کارکنان مسلمان اور عیسائیوں سے نفرت کرتے ہیں ی

برونکیل دمہ: ایک جامع تجزیہ

ڈاکٹر عذرا انجم
میڈیکل آفیسر یونانی دھلی گورنمنٹ

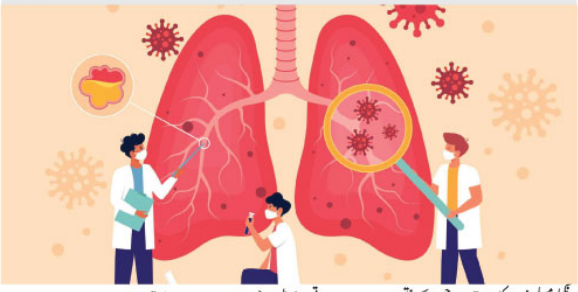

تعارف

برونکیل دمہ (Bronchial Asthma) ایک دائمی، التہابی، اور پیچیدہ تنفسی بیماری ہے، جو دنیا بھر میں لاکھوں افراد کو متاثر کرتی ہے۔ یہ بیماری سانس کی نالیوں میں سوزش، حساسیت، اور تنگی کی وجہ سے ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں مریض کو سانس لینے میں دشواری، سینے میں جکڑن، کھانسی، اور گھرگھراہٹ (Wheezing) جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یہ بیماری بچوں اور بڑوں میں یکساں پائی جاتی ہے، مگر کچھ افراد میں یہ زیادہ شدت اختیار کر سکتی ہے، یہاں تک کہ اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو جان لیوا بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ ماہرین صحت کے مطابق فضائی آلودگی، ماحولیاتی تبدیلیاں، صنعتی کیمیکل، اور جینیاتی عوامل اس بیماری کے پھیلاؤ میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔

عالمی سطح پر دمہ کی صورتحال

عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے مطابق: 300 ملین سے زائد افراد اس بیماری میں مبتلا ہیں، اور ہر سال اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ 2019 میں دمہ کے باعث 455,000 اموات ریکارڈ کی گئیں۔

ترقی پذیر ممالک میں اس مرض کی شرح زیادہ ہے، کیونکہ وہاں فضائی آلودگی، ناقص غذا، اور طبی سہولیات کی کمی جیسے عوامل موجود ہیں۔

بچوں میں دمہ کے بڑھتے ہوئے کیسز ماحولیاتی آلودگی اور غیر صحت بخش طرزِ زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

یہ مضمون برونکیل دمہ کی پیتھوفزیالوجی، وجوہات، علامات، تشخیص، علاج، پیچیدگیوں، اور حفاظتی تدابیر پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالے گا، تاکہ قارئین کی بیماری کی حقیقی نوعیت، اس کے خطرات، اور اس کے مؤثر کنٹرول کے طریقے سمجھنے میں مدد ملے۔

برونکیل دمہ کی پیتھوفزیالوجی (Pathophysiology)*

1. ہوا کی نالیوں میں سوزش (Chronic Inflammation)*

برونکیل دمہ میں ایئر ویز میں دائمی سوزش ہوتی ہے، جو اُنہیں مختلف محرکات (Triggers) کے لیے حساس بنا دیتی ہے۔ مدافعتی خلیات جیسے کہ:

ایئوزنوفلز (Eosinophils)

ٹی۔سیلز (T-Lymphocytes)

ماسٹ سیلز (Mast Cells)

یہ خلیات ہسٹامین، لیوکوٹرائینز، اور پروسٹاگلینڈز جیسے کیمیکل خارج کرتے ہیں، جو ایئر ویز کی سوجن، تنگی، اور بلغم کے اخراج کو بڑھاتے ہیں۔

2. برونکوسپازم (Bronchoconstriction)

جب کوئی محرک (جیسے دھول، دھواں، الرجین، یا سردی) ایئر ویز میں داخل ہوتا ہے تو برونکیل مسلز شدید سکڑ جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں ہوا کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے۔

3. بلغم کی زیادتی (Excessive Mucus Production)*

دمہ میں ایئر ویز میں زیادہ اور گاڑھا بلغم پیدا ہوتا ہے، جو سانس لینے میں مزید دشواری پیدا کرتا ہے۔

4. ایئر ویز کی مستقل تبدیلی (Airway Remodeling)

اگر دمہ کو طویل عرصے تک کنٹرول نہ کیا جائے تو ایئر ویز کی ساخت مستقل طور پر موٹی، سخت، اور کم لچکدار ہو جاتی ہے، جو سانس لینے کو مزید مشکل بنا دیتی ہے۔

* برونکیل دمہ کی وجوہات*

1. جینیاتی عوامل (Genetic Factors)

اگر والدین میں سے کسی ایک کو دمہ ہو تو بچے میں اس بیماری کے امکانات 25-30٪ بڑھ جاتے ہیں۔

اگر دونوں والدین کو دمہ ہو تو امکانات 50-60٪ تک بڑھ سکتے ہیں۔

کچھ مخصوص جینز جیسے IL-4، IL-5، اور IL-13 دمہ کے رجحان کو بڑھاتے ہیں۔

2. ماحولیاتی عوامل (Environmental Factors)

1. الرجینز (Allergens)

پولن، دھول، پھپھوندی، جانوروں کے بال، اور کاکروچ کے فضلے جیسے الرجین دمہ کو بڑھاتے ہیں۔

2. فضائی آلودگی (Air Pollution)

گاڑیوں اور صنعتوں کے دھوئیں، سگریٹ نوشی، اور کیمیکل اسپرے دمہ کے حملے کی شدت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

3. ورزش سے پیدا ہونے والا دمہ (Exercise-induced Asthma)

خاص طور پر سرد اور خشک ماحول میں جسمانی سرگرمی سے دمہ کی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔

4. ذہنی دباؤ (Psychological Stress)

ذہنی تناؤ اور بے چینی دمہ کے حملوں کو بڑھا سکتی ہے۔

برونکیل دمہ کی علامات

دمہ کی شدت اور بار بار ہونے کی تعداد مختلف افراد میں مختلف ہو سکتی ہے، مگر عام علامات درج ذیل ہیں:

گھرگھراہٹ (Wheezing) سانس لینے کے دوران مخصوص سیٹی جیسی آواز۔

سانس کی تلخ (Shortness of Breath) سانس لینے میں دشواری اور گھرگھراہٹ کا احساس۔

سینے میں جکڑن (Chest Tightness) سینے پر دباؤ یا بھاری پن محسوس ہونا۔

کھانسی (Persistent Coughing) جو رات یا صبح کے وقت زیادہ بڑھ سکتی ہے۔

برونکیل دمہ کی تشخیص (Diagnosis)

1. طبی معائنہ اور مریض کی تاریخ

مریض کی علامات، خاندانی پس منظر، اور ممکنہ محرکات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

2. پلمونری فنکشن ٹیسٹس (PFTs)

سپائیرومیٹری پھیپھڑوں کی کارکردگی کا اندازہ لگانے کے لیے۔

پیک ایکسپیریٹری فلو ریٹ (PEFR) ایئر ویز کی فعلیت ناپنے کرنے کے لیے۔

برونکو پروویکیشن ٹیسٹ مریض کی ایئر ویز حساسیت جانچنے کے لیے۔

3. الرجی ٹیسٹ (Allergy Testing)*

اسکن پرک ٹیسٹ یا خون میں IgE لیول چیک کیا جاتا ہے۔

4. ایکسرے اور خون کے ٹیسٹ

دیگر سانس کی بیماریوں کو مسترد کرنے کے لیے۔

برونکیل دمہ کا علاج

1. فوری اثر کرنے والی دوائیں (Rescue Medications)

سابا (Short-acting beta agonists) جیسے سیلبوٹامول۔

اپٹی۔کولینرجکس (Anticholinergics) جیسے آئپراٹروپیم برومائیڈ۔

2. طویل مدتی کنٹرول کی دوائیں (Long-term Control Medications)

انہیلڈ کارٹیکوسٹیرائیڈز (ICSs) جیسے فلٹیکاسون۔

لانگ۔ایکٹنگ بیٹا ایگونسٹس (LABAs) جیسے سالمیٹرول۔

لیوکوٹرائین ریسپٹر ایناگونسٹس (LTRAs) جیسے مونٹیلوکاسٹ۔

بائیولوجیکل تھراپیز (Biologic Therapies) جیسے اومالیزوماب۔

حفاظتی تدابیر اور نتیجہ

حفاظتی تدابیر

الرجینز سے پرہیز

ورزش اور متوازن غذا

سانس کی مشقیں

نتیجہ

برونکیل دمہ ایک پیچیدہ، مگر قابلِ کنٹرول بیماری ہے۔ اگر مریض ادویات کا باقاعدہ استعمال کرے اور احتیاطی تدابیر اپنائے تو وہ ایک صحت مند اور متحرک زندگی گزار سکتا ہے۔

☆☆☆☆

”بس اسی انتظار میں صبح وشام کردیتے ہیں“

قیصر محمود عراقی

انتظار ایک ایسا لفظ ہے جس سے ہر کوئی بخوبی واقف ہے۔ اس لفظ سے انسان کا ہر وقت چولی دامن کی طرح ساتھ رہتا ہے۔ کوئی دن، کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں اس لفظ کا استعمال نہ کیا جاتا ہو یا اس پر عمل نہ کیا جاتا ہو۔ انتظار کے معنی ہیں دیکھنا، راہ تکنا وغیرہ۔ اس لفظ کے مترادف میں امید، آرزو، خواہش، آس اور منتظر جیسے الفاظ شامل ہیں۔ اس لفظ کا ہماری زندگی سے بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ پیدائش سے لیکر موت آنے تک ہم سب انتظار میں ہوتے ہیں، کبھی کبھی انتظار کے لمحے انتہائی سخت ہوتے ہیں، انتظار موت سے بھی سخت ہے، کبھی کسی کے کئے گئے وعدے کا انتظار تو کبھی کسے کے آنے کا انتظار، لفظ انتظار کے اوپر جتنی مرضی واقعات آپ خود اپنی زندگی میں دیکھ سکتے ہیں۔

انتظار ویسے نام کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، آدمی اور عورت دونوں میں یہ نام پایا جاتا ہے، ادب کے میدان میں انتظار نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جیسے: تعلیم کے میدان میں جو ”طالب علم“ علم حاصل کر رہے ہوتے ہیں ان کو ہر کلاس میں اپنے امتحان کے رزلٹ کا انتظار ہوتا ہے اور جو نا کام ہوتے ہیں وہ اگلی دوبارہ امتحان دیکر اچھے نتائج لینے کا انتظار کرتے ہیں، جو کامیاب ہو جاتے ہیں وہ پاس ہونے کی کوشش میں اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور گھر والوں سے تحائف لینے کا انتظار کرتے ہیں۔ اسی طرح کھیل کے میدان میں نہ صرف ٹیموں کو بلکہ تماشائیوں کو بھی میچز، ٹورنامنٹ اور رلڈ کپ کا انتظار ہوتا ہے، جیتنے والی ٹیم جب جیت جاتی ہے تو پھر اس شہر اور ملک کے لوگوں کو اپنی جیتی ٹیم کی واپسی کا انتظار ہوتا ہے تا کہ جب وہ واپس آئیں تو پھر ان کا دل کھول کر استقبال کیا جائے۔

شادی بیاہ کی بات کی جائے تو اس میں انتظار کا اہم کردار ہوتا ہے، منگنی سے شروع ہونے والی یہ کہانی شادی پر اختتام ہوتی ہے اور شادی والے دن لڑکی والوں کو بارات کا انتظار ہوتا ہے اور لڑکے والوں کے گھر والوں کو دلہن آنے کا انتظار ہوتا ہے اور دونوں طرف ان کے استقبال کی تیاری، بڑے زور وشور سے کی جاتی ہے۔ انتظار کی یہ تو وہ مثالیں ہیں جن کا ہماری زندگی سے روزمرہ کا تعلق ہے، کچھ انتظار ایسا بھی ہوتے ہے جو انسان انتظار کرتے کرتے تھک جاتا ہے مگر مایوسی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

قارئین محترم! گذشتہ دس سالوں سے موجودہ حکومت کا دور دیکھ رہا ہوں، کتنی اور انتظار کے علاوہ کچھ نہیں ملا بلکہ آس، امید اور دل کو بہلانے کیلئے مختلف حیلے اور بہانے سنا کر انتظار کروایا گیا۔ موجودہ حکومت نے بلند و بانگ دعوے کئے، طرح طرح کے عوام سے وعدے کر کے عوام کو انتظار کی سولی پر بٹھا دیا۔ ہر سال یہ سوچ کر انتظار کیا جاتا ہے کہ اب حالات بہتر ہو گئے، اب بحران کا خاتمہ ہوگا مگر بحران کا خاتمہ تو دور کی بات تھوڑی بہت کمی بھی واقع نہیں ہوتی بلکہ آج بھی عوام کو اچھے دن آنے کا انتظار کروایا جارہا ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ مودی سرکار عوام کو سنہری خوان دکھانے کی کوشش کر رہی ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ ہمیں آج تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ہمارے حکمران کے مقاصد کیا ہیں؟ کیا وہ صرف اپنی ذاتی خواہش پر قفط نام ڈمود اور عیش وآرام کیلئے اقتدار میں آتے ہیں یا عوام کی رہبری اور عوام کو ان کے جائز حقوق دلانے اور قوم کو ترقی دلانے کیلئے آتے ہیں؟ اگر ایسی خاص مقصد کو لیکر اقتدار پر آتے ہیں تو مقصد نیک ہے اور اگر نام ڈمود اور دولت کی حصول کیلئے آتے ہیں تو وہ اپنا بھی نقصان کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے عوام کا حقیقی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ آخر وہ دن کب آئیگا جب ہے بس عوام پر ستم ڈھانے والے یہ حکمران اور سیاستداں انصاف کے کٹہرے میں کھڑے ہونگے کیونکہ اس وقت موجودہ حکومت نے پورے ہندوستان کے باسیوں کو مذہب اور دھرم کے خوف میں مبتلا کر رکھا ہے اور قانون پر عمل درآمد کروانے والے ادارے لمبی تان کر سو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ ظالم حکمران اور ان کے نمائندے پورے آزادی کے ساتھ اور دلیری کے ساتھ گھوم پھر رہے ہیں۔

ہم عوام نے سوچا تھا کہ حکمراں سے فریاد کریںگے لیکن ہم عوام کو کیا معلوم تھا کہ حکمران اپنے خاص بندوں کے علاوہ کسی اور کی نہیں سنتا، جبکہ عوام کی جان ومال کی حفاظت اور انہیں زندہ رہنے کیلئے سہولیات فراہم کرنا حکومت وقت کا کام ہوتا ہے، مگر ہمارے ملک میں تو سارا الٹ کام چل پڑا ہے۔ عوام حکومت کو اپنے ٹیکسوں سے زندہ رکھ رہی ہے جبکہ حکومت اور حکومتی ادارے عوام کو خطرناک تباہی کی طرف دھکیل کر نہ جانے کس بات کا انتقام لے رہے ہیں۔ یہ ہمارے حکمرانوں کا کمال ہی تو ہے کہ امیر پیسے والے اور حکمرانوں کے قریبی ہر جائز اور ناجائز فائدے بے دھڑک اٹھا رہے ہیں اور غریب محنت کش افراد اخراجات کے بوجھ تلے دب کر اپنی موت آپ مرتے جارہے ہیں۔ آج ہندوستان میں جتنے بھی ادارے ہیں سب کرپشن کی نذر ہو چکے ہیں، سرکاری اسپتال ہے یا عام انسان کیلئے ذلت وخواری کے سوا کچھ نہیں ہے جہاں انہیں اپنا معائنہ کروانے سے لیکر ادویات کے حصول تک اور پھر ٹیسٹوں کیلئے جو مشکلات پیش آتی ہیں وہ بھی انتہائی ہتک آمیز ہوتی ہیں۔ بھلوگ اپنے بچوں کا رونا برداشت نہیں کر سکتے اور یہ ظالم حکمران اور ان کے نمائندے بیٹھے جاگتے انسانوں کو آگ لگا کر کتنی بڑی اذیت سے دوچار کر دیتے ہیں۔ بہر حال ہم عوام کے مقدر میں صرف اور صرف انتظار ہے اور اسی انتظار میں ہم رہتے ہیں کہ شاید ملک کی حالات تبدیل ہوں اور ہمارے ملک میں خوشحالی آئے اور ہم عوام کے دل بھی سنور جائیں۔ بس اسی انتظار میں ہم صبح وشام کر دیتے ہیں اور آخر میں جب کچھ نہ بن پائے تو یہ کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دے دیتے ہیں کہ چلو جو اللہ کو منظور ہے وہ ہونا ہی ہونا ہے۔

کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔ ۵۸

اولڈ ایج ہوم

دوسری اور آخری قسط

ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی

اس ”اولڈ ایج ہوم“ میں ان کے پرسانِ حال خاموش در و دیوار کے علاوہ یوں تو ان جیسے ہی کئی افراد تھے جو اکثر اپنی اپنی کہانیاں سنا کر دیر تک آنکھوں کو نُم کرتے ہوئے مناظر سے پیوست رکھتے اور غمی کا احساس تک نہ ہونے دیتے لیکن مرزا کا اصل دوست ان کا ہاشی تھا۔ وہ جب چاہتا ان کے ذہن پر اترنے لگتا۔ انھیں شدت کے ساتھ وطن یاد آنے لگا۔ وہ سوچتے کاش ایک بار ان کا عہدِ طفلی لوٹ کر آجائے اور وہ حسینی مسجد کی شب بیداری میں امام حسینؑ پر اتنا گریہ کریں، اتنا گریہ کریں کہ ان کے گناہ دھل جائیں لیکن یہ ممکن نہ تھا۔ وہ اکثر اپنے ذہن و دل میں اداسی اور مایوسی سے ملے جلے زہر کو کنڈلی مار کر بیٹھے ہوئے دیکھتے۔ وہ زیادہ تر خوش رہتے بس ان کی کھانسی ہی شور سا مچائے رہتی۔ لیکن اکثر وہ ایک شعر پیچھے گنگناتے:

عباسؑ کٹے ہاتھوں کا اعجاز دکھا دو
دن میرے پلٹ دو میری تقدیر بنا دو

جس وقت انھیں احساس ہوتا کہ ”اولڈ ایج ہوم“ ہی ان کی تقدیر ہے تو بستر پر سیدھے لیٹ جاتے اور آنکھوں پر سیدھا ہاتھ رکھ لیتے اکثر روم کی لائٹ بجھی ہوتی لیکن ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے جگنو دھلک کر ان کے رخساروں پر آجاتے لیکن یہ جگنو دیکھنے کو جلد ہی سورج نکلنے والا ہے اور سویرا ہونے والا ہے تو وہ پھر مرزا کیم بیگ کے دل کی راہ لیتے۔

ایک دن مرزا نیم بیگ کے نصیب نے کروٹ لی۔ ”اولڈ ایج ہوم“ کے یوم تاسیس کے موقع پر ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں شہر کے معزز حضرات نے شرکت کی۔ ”اولڈ ایج ہوم“ میں رہنے والوں نے بھی اس پروگرام میں حصہ لیا اور مختلف انداز میں اپنے دلی تاثرات کا اظہار کیا۔ مرزا نیم بیگ کو بھی اپنی بات کہنے کا موقع ملا لیکن کچھ زیادہ نہ کہہ کر انھوں نے پہلے اردو کا ایک شعر:

یارِ ماشی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

پڑھا اور اس کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا۔ یہ ترجمہ پروگرام کے مہمانِ خصوصی ”سر قومس“ کے دل کو چھو گیا انھوں نے پروگرام کے بعد منتظمانِ مرزا نیم بیگ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ وہ جاننا چاہتے تھے کہ مرزا ہندوستان میں کہاں کے رہنے والے ہیں۔

سر قومس اور مرزا نیم بیگ میں دیر تک بات ہوتی رہی۔ آخر میں سر قومس نے مرزا کو یقین دلایا کہ وہ ان کو ان کے وطن پہنچانے میں ہر ممکن مدد کریں گے۔

مرزا نیم بیگ نے ایک زمانے کے بعد علی گڑھ ریلوے اسٹیشن پر خود کو پایا تو ان کی آنکھوں سے پھر آنسو بہنے لگے لیکن یہ آنسو ابر ان کا دل ہلکا کر رہے تھے۔ ساتھ ہی انھیں ایک خوشی کا احساس بھی ہو رہا تھا کہ وہ خود کو جلد ہی اپنے گھر میں پائیں گے۔ انھوں نے جلدی سے گلے سے کراس کا نشان نکال کر شرٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ انھوں نے دیکھا پچاس برسوں میں علی گڑھ کے ریلوے اسٹیشن کا نقشہ ہی بدل چکا تھا۔ اب یہاں ای رکشہ چلتے تھے وہ جلدی سے اپنے زادِ راہ کے ساتھ ایک رکشہ میں بیٹھ گئے اور زہرہ باغ کا رخ کیا۔ انھوں نے دیکھا سینٹر پوئنٹ مزید خوبصورت اور جوان ہو چکا تھا جب کہ وہ بوڑھے ہو چلے تھے۔ انھوں نے سوچا سب سے پہلے وہ اپنے گھر پہنچنے ہی حسینی مسجد میں نماز ظہر ادا کریں گے۔ انھیں یہ بھی علم نہ تھا کہ اب کون وہاں پیش امام ہے اور کون صبح کی اذان دیتا ہے؟۔ ان کی اضطرابی بڑھتی جارہی تھی کہ یکایک ان کے کانوں میں ”یا حسینؑ یا حسینؑ“ کی صدائیں گونجنے لگیں انھوں نے دیکھا کہ ایک خوش لحن مگر پرسوز آواز کسی گوشے سے آرہی تھی:

دل سے لگا کے اپنے محبت حسینؑ کی
کر لی ہے کائنات نے بیعت حسینؑ کی

انھیں یاد آیا کہ آج سات محرم ہے اور یہ کیا! لنگر کا امام باڑہ ”حسینہ زہرا“ ہے جہاں نوحہ خوانی ہو رہی ہے۔ ضرور آج بڑا مجمع اندر ہوگا جو اپنے قدیمی راستوں سے ہوتا ہوا ذاکر حسینؑ کے امام باڑے تک پہنچ گیا۔ انھیں یاد آیا کہ ایک بار بچپن میں انھوں نے اس علم کے جلوس میں صف میں لگ کر بڑے جوش وخروش کے ساتھ شکار پوری ماتم کیا تھا۔ ماتم کے بعد وہ دیر تک اپنے سینے کی سرخی دیکھتے رہے تھے۔ ان کا دل تھا کہ وہ زنجیر زنی بھی کریں لیکن ان کے والد نے انھیں زنجیر بنوا کر نہیں دی تھی۔ انھیں یاد آیا کہ کچھ لوگوں نے اس امام باڑے پر قبضہ کر لیا تھا کیونکہ اس کے بنانے والے امریکہ چلے گئے تھے اور وہ ان کا انتقال ہو گیا تھا اور ان کے بچے کسی اور مذہب کو اختیار کر چکے تھے۔ انھیں عزاداری سے کوئی غرض تھا اور نہ مجلسوں کے تبرک سے۔ مرزا نیم بیگ کو یہ بھی یاد آیا کہ اس امام باڑے کو بچانے کے لئے زہرہ باغ کے لوگوں نے زبردست احتجاج کیا تھا جس میں ان کا بچپن بھی شامل تھا۔

وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے دل کی بیقراری بڑھتی جارہی تھی۔ اچانک انھیں بچپن کا دوست امیر عباس یاد آگیا جس کے ساتھ وہ کرکٹ کھیلنے جاتے تھے اور جب تھک جاتے تو قریب ہی کے مندر میں جا کر ٹل پر پانی پیتے۔ انھیں یاد آیا کہ وہ اکثر مشتاق کے ساتھ محلس کے وقت بھی گلی میں کھڑے رہتے راستے سے نکلنے والے بزرگ انھیں نوکتے مگر وہ ان کی باتوں پر کان نہ دھرتے اور جب مولانا رقت پر آتے تو وہ ماتمی حلقے کے ساتھ محلس کے ہال میں داخل ہوتے۔ اچانک رکشے والے نے رکشہ روکا تو انھیں یاد آیا کہ وہ یادوں کے سحر سے وقتی طور پر آزاد ہو چکے ہیں۔ ان کے سامنے ان کا گھر تھا جو کھنڈر کی طرح اپنی خستگی پر کھڑا ہوا تھا جس کے دروازے پر آج بھی ”یا صاحب الزمان“ لکھا ہوا صاف پڑھا جا سکتا تھا۔ یہ الفاظ اپنے وقت کے مشہور خطاط قمر نقوی امروہوی نے لکھے تھے جس کی چمک کو وقت کے سفاک ہاتھ بھی نہ مٹا سکے تھے۔ ان کے پڑوس میں عائشہ کا مکان بھی لاچار و نادار اپنی حالت کا نوحہ پڑھ رہا تھا انھوں نے جھانک کر دیکھا تو دونوں مکانوں کے درمیان کی دیوار گر چکی تھی۔ انھیں یاد آیا کبھی اس دیوار کی وجہ سے دو مذاہب اپنے اپنے امتیاز کے ساتھ ہی رہے تھے لیکن اس دیوار کے گرنے سے اب نہ کوئی مذہب باقی تھا اور نہ انسان سے انسان کا رشتہ۔ انسانیت کا رشتہ تو اس وقت بھی پامال ہوا تھا جب مسٹر راسکن فاسٹر کے جنازے کو کاندھا دینے والے بھی میسر نہ ہو سکے تھے پولس نے آ کر ان کی آخری رسوم ادا کی تھیں یہ خبر انھیں کنٹینا میں ہی ملی تھی لیکن عائشہ کے کان پر جوں تک نہ رینگی تھی۔

انھوں نے دروازہ کھٹکایا تو ایک نوجوان نے دروازہ کھولا۔ ”تم کون؟؟؟“ ”اگر میں بھی سوال آپ سے کروں۔۔۔“ جوان نے برجستہ جواب دیا۔ ”میں مرزا نیم بیگ۔۔۔ تمہارے والد ہیں؟؟؟ ان سے کہو۔۔۔ ان دونوں مکانوں کا اصل مالک آیا ہے۔“ ”ابا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟۔۔۔ ہم نے تو سنا ہے وہ کنٹینا میں کے اولڈ ایج ہوم“ میں ہیں۔ وہ۔۔۔ میرا مطلب آپ یہاں کیسے آگئے؟؟؟“ نوجوان نے متعجب ہو کر ایک اور سوال مرزا نیم بیگ سے کر دورہ پیش کیا۔

مرزا نیم بیگ نے دیکھا کہ یکھو در کے بعد ان کے چاروں طرف ایک ہجوم ہے جس میں ہر ترا جنبی چہرے ہیں جو تجب کی نظر سے کبھی گھر کو دیکھتے ہیں تو کبھی ان کی باتیں سنتے ہیں۔ انھیں اس بھیڑ میں ایک دو چہرے جانے پہچانے بھی نظر آئے لیکن ان کے ضد وغلل میں کافی تبدیلی رونما ہو چکی تھی۔

”ارے تو یار بابو جی کا بیٹا شاہزیب تو نہیں ہے؟؟؟“

”ہاں ہاں میں شاہزیب ہوں“۔ ایک سفید بال والے شخص نے سر کھجاتے ہوئے جواب دیا۔

”بچپن میں پڑے گے گر کر تیری ٹانگ ٹوٹ گئی تھی؟؟؟۔۔۔ صحیح کہا ہاں میں نے؟؟؟“

”آپ جناب محسن نقوی ہیں؟؟؟۔۔۔ شکار پور جاتے ہیں یا نہیں؟؟؟“۔ ”وہاں کی عزاداری، ماتمی اور چپ تعزیے میں شرکت ہوتی ہے یا نہیں؟؟؟۔۔۔ کیا اب بھی وہاں تحت اللفظ مرثی کا سلسلہ قائم ہے؟؟؟ یا سب اردو زبان کو بھول چکے ہیں؟؟؟۔

”جی جی!!! بھائی جانتا ہوں۔۔۔“۔ محسن کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔ کیونکہ ظہر کا وقت ہو چکا تھا حسینی مسجد سے اجمر نے والی اذان کی خوش نما آواز نے ایک بار پھر فضاؤں میں نغمگی بکھیر دی تھی انھوں نے جلدی سے وضو کیا اور سطبین کو آواز دی۔

”بھائی سطبین۔۔۔ میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔۔۔ آپ کھانے کا انتظام کیجئے۔ کیونکہ چہروں کے پیٹ میں بھی چوہے کود رہے ہیں“۔

سطبین اور اس کی زوجہ پر مرزا نیم بیگ کا ہم بار گراں نہ تھا انھیں علم تھا کہ دونوں مکانات کے کاغذات اب جلدی ان کے ہاتھ لگنے والے ہیں اور اب انھیں کوئی یہاں سے بے دخل نہیں کر سکتا۔

مرزا نیم بیگ کی کھانسی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ انھوں نے ایک طرح سے پلنگ پکڑ لیا تھا۔ وہ اکثر اس دوران سطبین اور اس کی بیوی کی گفتگو سن تا ان کی نہ دیتے۔ وہ اب کسی طرح سکون سے باقی تھا۔ بیکی اس کے قلبی سکون کا باعث تھا لیکن ٹی بی ایک ایسی بیماری ہوتی ہے جس سے لوگ ڈرتے ہیں۔ نہ سطبین کے پاس اتنا زر تھا کہ وہ ان پر خرچ کر سکے اور نہ اب مرزا نیم بیگ پر اتنا دم رہ گیا تھا کہ وہ اپنا علاج خود کرا سکیں۔ مکان بھی بیچنا ان کے لئے مشکل تھا۔ ایک تو کوئی گراہک نہیں آتا تھا اور کوئی آتا بھی تو سطبین اور اس کی بیوی اسے راستے سے ہی لوٹا دیا کرتے تھے۔

ایک دن کھانستے کھانستے مرزا نیم بیگ کو غش آگیا۔ جب ان کو ہوش آیا تو انھوں نے خود کو ایک بڑے سے کمرے میں پایا جس میں برابر برابر بہت سے بیڈ پڑے ہوئے تھے ایک جگہ فرش پر چند معمر حضرات آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔ کسی کے ماتھے پر ٹیکا تھا تو کسی کی سر پر ٹوپی بھی تھی۔ اچانک مرزا نیم بیگ کو کھانسی کا شدید دورا پڑا تو برابر کے ایک ضعیف شخص نے پکار کر کہا ”لا جوتی دیوں۔۔۔ لا جوتی دیوں۔۔۔ جلد آیئے۔۔۔ بھائی صاحب کو ہوش آگیا ہے“۔ انھوں نے دیکھا کہ ایک ادھیڑ عمر کی خاتون جس کے کالے رنگ پر ہرے رنگ کی ساڑی نہایت نامناسب لگ رہی تھی ان کے قریب آئی اور پانی کا ایک گلاس تھماتے ہوئے بولی ”انگل۔۔۔ پانی پی لیجئے۔۔۔ آپ چنتا نہ کریں۔۔۔ آپ کا علاج ہو جائے گا“۔ ہماری سنسکرتا ہے ہی اسی لئے“۔ مرزا نیم بیگ نے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے پانی کا گلاس تھاما اور ایک ہی گھونٹ میں سارا پانی حلق میں اتار دیا۔ اس سچ انھیں احساس ہوا کہ ان کی ڈھارس بڑھ چکی ہے انھوں نے پاس ہی رکھے قدِ آدم آئینے پر نظر دوڑائی تو ایک اجنبی بوڑھے شخص کو دیکھ کر چونک گئے اور خود سے ہی سوال کرنے لگے ”یہ آئینے میں کون ہے؟؟؟۔۔۔ اس کے چہرے پر اتنی تھریاں کیوں ہیں؟؟؟۔۔۔ یہ میں تو نہیں ہوں۔۔۔ کنٹینا میں تو میری ڈھارھی نہیں تھی۔۔۔ میں کہاں آگیا؟؟؟“ اس سوال پر وہ خود کو کوئی جواب نہ دے سکے لیکن لاجوتی نے ان کا حالِ دل سمجھ لیا۔ ”آپ کو تم اولڈ ایج ہوم“ میں ہیں یہ اسم گھاٹ روڈ علی گڑھ میں ہے“۔ مرزا جی کو یہ الفاظ ایک بار پھر کرنٹیا میں واپس لے گئے۔ انھوں نے سوچا ”اولڈ ایج ہوم“ ان کا بچپنا نہیں چھوڑے گا۔۔۔ یہ الگ بات کہ سالیں پنچھا چھوڑ دیں“۔ اچانک ان کے کانوں میں کسی کا نوحہ گونجنے لگا:

ظالموں نے شاہ کا لوٹ لیا کارواں
یا حسینؑ یا حسینؑ۔۔۔ باہر سڑک پر جلوس نکل رہا تھا۔ آج محرم تھی اور شہادت کا دن تھا۔

موبائل: 9219782014

☆☆☆☆☆

چھوٹے شہروں کو فلائٹ سروس سے جوڑا جانا چاہیے

نئی دہلی۔ (یو این آئی) جمہوریت کو لوک سبھا میں فضائی سامان کے مفادات کے تحفظ بل 2025 پر اراکین نے کہا کہ ملک ہوا بازی کے شعبے میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور عام لوگوں کا ہوائی جہاز سے سفر کرنے کا خواب پورا ہو رہا ہے، لیکن یہ خواب زیادہ موثر طریقے سے تب ہی پورا ہو سکتا ہے جب گاؤں کو پروازی خدمات سے جوڑ کر گاؤں والوں کو فضائی خدمات فراہم کرائی جاسکیں۔ سماج وادی پارٹی کی رچنا دیوی نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ یہ ملک کے فضائی سروس کے شعبے کو محفوظ بنانے اور معیار کو بڑھا کر فضائی سروس کو مضبوط بنانے کا بل ہے اور اس کے تحت انہوں نے اپنے پارلیمانی حلقہ مرادآباد کو ہوائی سروس سے جوڑنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ہوائی خدمات کو دوا اور تین مجرموں کے شہروں میں ترقی دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مرشد آباد جیسے شہر کو فضائی حدود سے جوڑنے کی ضرورت ہے اور اس کے علاقے کو فلائٹ سروس کا فائدہ ملنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مرادآباد اور لکھنؤ کے درمیان سروس شروع کی گئی تھی لیکن اب اس سروس کو روک دیا گیا ہے۔ ان کے پاس اس بارے میں کوئی معلومات نہیں کہ سروس کیوں بند کی گئی۔

وقف بل پر بی جے پی کا رویہ جناح کو بھی شرمندہ کردے گا

شیوسینا نے حکومت کے زمین پر قبضے کے ارادے کے خلاف احتجاج میں وقف بل کے خلاف ووٹ دیا: ادھو

ممبئی۔ (یو این آئی) شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے جمعرات کو کہا کہ ان کی پارٹی نے پارلیمنٹ میں وقف ترمیمی بل کے خلاف ووٹ دے کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی زیر قیادت حکومت کی زمین ہتھیانے اور اسے اپنے صنعتکار دوستوں کو دینے کی چال کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بل پر بحث کے دوران بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے خاطر خواہ گفتگو نہ ہونے کا دعوہ کرتے ہوئے ٹھاکرے نے کہا کہ بی جے پی نے مرکز میں مسلسل تیسری مرتبہ کامیابی حاصل کر لی ہے، اس کے باوجود وہ ہندو مسلم مسائل کو ہوا دے رہی ہے۔ انہوں نے بی جے پی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ واقعی مسلمانوں کو پسند نہیں کرتی تو اپنی پارٹی کے جھنڈے سے سبز رنگ ہٹا دے۔

ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ "بی جے پی نے بل کی وکالت کرتے ہوئے مسلمانوں کو خوش کرنے والی تقریریں کیں، لیکن ساتھ ہی بل کے خلاف ووٹ دینے والوں کو نشانہ بنایا۔ اگر مسلمانوں کو مطمئن کرنا ہے تو پھر ہندتو کو کس نے چھوڑا؟ بی جے پی یا ہم جنہوں نے بل کی مخالفت کی؟ وہ ہم پر کیسے الزام لگا سکتے ہیں؟" انہوں نے مزید کہا کہ ان کی پارٹی نے اس بل کے ذریعے بی جے پی کی "منافقت" اور "زمین پر قبضے کے ارادوں کی مخالفت کرنے کے لیے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ ٹھاکرے نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کو ملک کو امریکی ٹیرف سے کوشرمندہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے مرکز میں تیسری بار کامیابی حاصل کی ہے اور حالات شکست کھانے والے نہیں ہیں، پھر بھی وہ ہندو مسلم مسائل کو اٹھا رہی ہے اور اگر مسلمانوں کو خوش کرنا ہے، جنہوں نے ہندتوا کو چھوڑ دیا - بی جے پی یا ہم، جنہوں نے بل کی مخالفت کی، وہ ہم پر کیسے الزام لگا سکتے ہیں؟ ایک طرف، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سمیت بی جے پی لیڈروں نے مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے تقریریں کیں، اور بل کے خلاف ووٹ دینے والوں کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ "ہم نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے کہ بی جے پی کی منافقت اور اس بل کے ذریعے زمینوں پر قبضہ کرنے کے ان کے ارادوں کے خلاف احتجاج کیا جائے، اگر بی جے پی مسلمانوں کو ناپسند کرتی ہے تو اسے اپنی پارٹی کے جھنڈے سے سبز رنگ ہٹا دینا چاہیے۔ مسٹر فڈنا کے نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کو امریکی ٹیرف سے پیدا ہونے والے اقتصادی چیلنجوں اور اسے کم کرنے کے لیے کئے جانے والے اقدامات کے بارے میں ملک کو آگاہ کرنا چاہیے تھا۔

لوک سبھا میں وقف بل کی منظوری کے بعد ممبئی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر فڈنا کے نے کہا کہ "وقف ترمیمی بل پر بحث کے دوران بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے ٹھاکرے کی تنقیدوں کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے تھا اور ان مشکلات کو کم کرنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات پر بات کرنی چاہیے تھی لیکن وہ اس اہم معاملے پر خاموش نظر آئے۔

لوک سبھا میں وقف بل کی منظوری کے بعد ممبئی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر فڈنا کے نے کہا کہ "وقف ترمیمی بل پر بحث کے دوران بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے ٹھاکرے کی تنقیدوں کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے تھا اور ان مشکلات کو کم کرنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات پر بات کرنی چاہیے تھی لیکن وہ اس اہم معاملے پر خاموش نظر آئے۔

'وقف بورڈ کے بارے میں یہ جھوٹ پھیلایا گیا کہ کسی بھی زمین کو اپنی ملکیت قرار دے سکتا ہے'، ناصر حسین حکومت پر حملہ آور

نئی دہلی۔ راجیہ سبھا میں جمعرات (3 اپریل) کو وقف ترمیمی بل 2024 پیش کیا گیا۔ اس پر کانگریس کا موقف رکھتے ہوئے راجیہ سبھا رکن سید ناصر حسین نے کہا کہ وقف کا مطلب عطیہ ہے، کوئی بھی کسی کو بھی عطیہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عطیہ کا تصور صرف ہمارے مذہب میں ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب میں ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہمارے عطیات سے بنائے گئے اداروں کی دیکھ ریکھ کرنے کے لیے وقف بورڈ بنایا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر یہ پھیلایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے وقف بورڈ بنایا گیا ہے۔ شیاما دن کو معلوم نہیں اور شاید یہ بولنا بھی نہیں چاہتے کہ اس ملک میں انڈومنٹ بورڈ ہے، اس ملک میں ہندو مذہبی مقامات کا ایکٹ ہے، اس ملک میں ایس جی پی سی ہے، مندر بھی ٹرسٹ ہے اور عیسائیوں کے لیے کونسل اور کارپوریشن ہے۔ ہر مذہب کے معاملات کو منظم کرنے کے لیے الگ الگ ایکٹ بنائے گئے ہیں۔

ناصر حسین نے خطاب کے دوران کہا کہ سب سے بڑا جھوٹ یہ پھیلایا گیا ہے کہ وقف بورڈ کسی بھی زمین کو اپنی ملکیت قرار دے سکتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہندو مذہب میں کوئی اصول، قواعد وضوابط یا جائیداد کے قوانین نہیں ہیں؟ ہم ٹرینوں اور ہوائی جہازوں میں سفر کرتے ہیں اور کئی بار نماز بھی پڑھتے ہیں، تو کیا ٹرین اور ہوائی جہاز بھی ہمارے ہو گئے؟ ناصر حسین نے کہا کہ اگر وقف بورڈ کے سامنے کوئی شکایت آتی ہے تو اس کی تفتیش کی جاتی ہے۔ تفتیش کے لیے اصول مقرر کیے گئے ہیں۔ انہوں نے تفتیشی امور کے وزیر کرن رجیجو پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ شاید ان کو ان قوانین کا علم نہیں ہے۔ ساتھ ہی ناصر حسین نے کہا کہ تفتیش مکمل ہونے کے بعد سروے کشنر سروے کرے اور کلکٹر اس کی تشریح کرتے ہیں۔ اس کے بعد معاملہ ریاستی حکومت کے پاس جاتا ہے۔ ریاستی حکومت اس کی تصدیق کر کے اسے ٹرسٹ میں شامل کرتی ہے۔ یہی نہیں اس کے باوجود بھی اگر کوئی غیر مطمئن ہے تو ٹریبل میں جاسکتا ہے۔ ہر ریجنل میں بھی اگر اس کے خلاف فیصلہ آتا ہے تو وہ خصوصی عدالت میں جاسکتا ہے۔ ناصر حسین نے کہا کہ یہ کون کہتے ہیں کہ وقف کے قانون کے خلاف عدالت میں رویوشن کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں رویو کیا جا سکتا ہے۔ اگر عدالت میں رویوشن کیا جا سکتا تو پھر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں وقف کے اتنے معاملے کیسے زیر التوا ہیں؟ کیسے ہماں اتنے معاملات پہنچے ہیں؟

لوک سبھا سے وقف ترمیمی بل کی منظوری پر مشاورت کا اظہار افسوس

نئی دہلی۔ (یو این آئی) آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے لوک سبھا سے وقف ترمیمی بل 2024 کی منظوری پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ پی جے پی اور اس کی حلیف جماعتیں انصاف کے تقاضوں اور ملک کے آئین وقانون کی رو سے کو پامال کر رہی ہیں۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق مشاورت کے صدر فیروز احمد ایڈوکیٹ نے کہا کہ یہ بل دستور میں دی گئی مذہبی آزادی، مساوات اور انصاف کے اصولوں کے منافی ہے اور دستوری بنیادی حقوق کی دفعات 14، 25 اور 26 کو پامال کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بل وقف کی خودمختاری اور اوقاف کے انتظام وانصرام میں صریح مداخلت ہے، بطور خاص بوہڑ میں ممبران کے لیے مسلمان ہونے کی شرط کا بنایا جانا اور دوغیر مسلموں کی شرکت کو لازمی قرار دینا، دراصل مسلمانوں سے ان کی مذہبی وخیراتی اداروں کے معاملات کو چھیا ہے جانے کی خودمختاری کو سلب کرتا ہے۔ اسی طرح وقف رٹریبل میں شریعت کے جانکار کا احترام ختم کیا جاتا، بدترین درجے کی فرقہ پرستی ہے اور یہ سنگین مشکلات پیدا کرے گا۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے ملک کے انصاف پسند لوگوں سے اپیل کی ہے کہ ان مرتجعات کے خلاف کو روکنے کی ہر ممکن تدبیر کی جائے کیونکہ ان کے مذہبی واقتصادی نقصانات اور اوقاف پر پڑنے والے اثرات بالکل واضح اور بدیہی ہیں۔ مشاورت کے صدر نے یہ بھی کہا ہے کہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت اپنی مہم جاری رکھے گی اور کوشش کرے گی کہ اس بل کو پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں مسترد کیا جائے۔ اسی طرح وقف رٹریبل میں شریعت کے جانکار کا احترام ختم کیا جاتا، بدترین درجے کی فرقہ پرستی ہے اور یہ سنگین مشکلات پیدا کرے گا۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے ملک کے انصاف پسند لوگوں سے اپیل کی ہے کہ ان مرتجعات کے خلاف کو روکنے کی ہر ممکن تدبیر کی جائے کیونکہ ان کے مذہبی واقتصادی نقصانات

قانون سازوں اور افسروں کے لیے قانون سازی کے مسودے سے واقف ہونا انتہائی ضروری: لوک سبھا اسپیکر

نئی دہلی۔ (یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج کہا کہ قانون سازی کا مسودہ موثر قانون کی بنیاد ہے جو قانون سازی میں وضاحت اور سادگی پر زور دیتے ہوئے اسٹیکر نے کہا کہ چونکہ قوانین معاشرے اور لوگوں پر طویل عرصے تک اثر انداز ہوتے ہیں اس لیے قوانین کو واضح اور سادہ ہونا چاہیے تاکہ عام لوگ ان کو سمجھ سکیں۔ اس سے عدالتوں میں مقدمات کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ وسائل کی بھی بچت ہوگی۔ مسٹر برلا نے یہ بھی کہا کہ دنیا میں تیزی سے ہونے والی سماجی و اقتصادی تبدیلیوں کے پیش نظر قانون سازوں اور افسروں کے لیے قانون سازی کے مسودے سے واقف ہونا بہت ضروری ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ لوگوں کی ضروریات پوری ہوں۔ اس سے ایوان میں بامعنی بحث کو بھی حوصلہ ملے گا۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں پارلیمانی ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ فار ڈیموکریسی (پرائڈ) کے زیر اہتمام 36 ویں انٹرنیشنل لیجسلیٹو ڈرافٹنگ ٹریننگ پروگرام کے دوران 13 ممالک کے 28 شرکاء سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر برلا نے آج ان خیالات کا اظہار کیا کہ "شرکاء نے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت میں اپنائے جانے والے قانون سازی کے عمل اور یک وقت تشریح میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی کی تعریف کی۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر ہندوستان کے کردار کے بارے میں بات کرتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ پرائڈ پوری دنیا میں مقننہ کو تربیت فراہم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اچھی قانون سازی کا مسودہ موثر قانون کی بنیاد ہے۔ اس لیے ایسے تربیتی پروگرام تمام شرکاء کے لیے بہت مفید ہیں۔ یہ تربیتی پروگرام 26 مارچ سے 22 اپریل 2025 تک منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ پروگرام وزارت خارجہ (حکومت ہند) کی طرف سے آئی ٹی ای سی (انڈین ٹیکنیکل اینڈ اکنامک کوآپریشن) اسکیم کے حصے کے طور پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ تقریب کے دوران شرکاء کو ہندوستان کے آئین، قانون سازی کے عمل، پارلیمانی مراعات، انتظامی قانون، صارفین کے تحفظ اور نئے خوجداری قوانین کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ شرکاء وزارت قانون وانصاف اور ریاستی مقننہ سے بھی وابستہ ہوں گے۔ اس تربیتی پروگرام کے تحت، شرکاء نے نوک سبھا اور راجیہ سبھا کی کارروائی بھی دیکھی۔ وہ دہلی جوڈیشل اکیڈمی اور دیگر سیاحتی مقامات کا بھی دورہ کریں گے۔

وقف ترمیمی بل 2024 کے خلاف ملک گیر علماء ومشائخ کا شدید ردعمل

ممبئی۔ (یو این آئی) ملک بھر کے علماء ومشائخ نے وقف ترمیمی بل 2024 کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے اسے مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت قرار دیا ہے۔ لوک سبھا میں تقریباً 12 گھنٹے کی طویل بحث کے بعد رات 2 بجے یہ بل منظور کر لیا گیا، اور اب راجیہ سبھا میں بھی اس کی منظوری کی توقع ہے۔ کیونکہ وہاں بھی مسلم مخالف جماعتوں کا اکثریت حاصل ہے۔ اس بل کی منظوری کے بعد مسلم تنظیموں میں شدید غم وغصہ پایا جا رہا ہے، اور ملک بھر میں اس کے خلاف آواز بلند کی جا رہی ہے۔ ممبئی کی ہاٹھی والی مسجد میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ہنگامی اجلاس منعقد ہوا، جس میں بڑی تعداد میں علماء، ائمہ مساجد، اور مدارس کے اساتذہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں مقررین نے اس بل کو مسلمانوں کے مذہبی تشخص پر حملہ قرار دیتے ہوئے شدید احتجاج کیا۔ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے سربراہ اعجاز

محمد سعید نوری نے کہا کہ یہ بل مسلمانوں کی مذہبی آزادی پر ضرب لگانے اور دو کمیونٹی کے درمیان نفرت پیدا کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے اس لڑائی کو سڑک سے لے کر سپریم کورٹ تک لڑا جائے گا۔ مولانا اعجاز احمد کشمیری نے شدید غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل دراصل مسلمانوں کی وقف املاک پر قبضہ کرنے کی ایک گہری سازش ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ اصل امیت شاہ کے اس بیان کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بل کو سب کو قبول کرنا ہوگا۔ مولانا کشمیری نے سوال اٹھایا کہ جب مسلم وقف بورڈ میں غیر مسلم افراد کو شامل کیا جا سکتا ہے تو کیا رام مندر سمیت دیگر مندروں کی انتظامیہ میں مسلمانوں کو بھی شامل کیا جائے گا؟" مولانا امان اللہ رضا خان نے کہا کہ بی جے پی حکومت مسلسل مسلمانوں کو نشانہ بنا رہی ہے، کبھی تین طلاق کے نام پر، کبھی سی اے اے اور این آر سی کے ذریعے، اور اب وقف کی زمینوں پر قبضے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ بل کے ذریعے مسلم خواتین کو گمراہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔

مولانا خلیل الرحمٰن نوری نے اپوزیشن میں شامل کچھ پارٹیوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ پی جے پی ایک دن اپنے ان اتحادیوں کو بھی ختم کر دے گی، جس کا اندازہ شاید ابھی نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو کو نہیں ہے۔ مولانا محمد عباس رضوی نے وزیر اقلیتی امور کرن رجیجو کے اس بیان پر طنز کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ بل مسلمانوں کے لیے "امید کی کرن" ہے۔ قاری جمال علمی نے کہا کہ پی جے پی حکومت مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہی ہے تاکہ ان کی مذہبی شناخت ختم کی جا سکے۔ مولانا ظفر الدین رضوی نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان فخر وغرور کے بجائے آئینی دائرے میں رہ کر ڈٹ کر میدان میں اتریں۔ مولانا عظمت علی اور مولانا جہانگیر مصطفوی، امجد بھائی گوٹھری، اور ناظم خان رضوی سمیت سیکڑوں علماء شامل تھے۔

بہار کی این ڈی اے حکومت جرائم کی بنیاد گزار ریاست میں 2005 سے 2025 تک جرائم میں 500 فیصد کا اضافہ: کانگریس

پٹنہ۔ بہار میں رواں سال کی اخیر تک اسمبلی انتخاب ہونے کی امید ہے۔ جس کے لیے تمام سیاسی پارٹیوں نے اپنے طور پر تیاری شروع کر دی ہے۔ کانگریس جو بہار میں آر جے ڈی کے ساتھ انڈیا اتحاد کا حصہ ہے، نے بھی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اسی ضمن میں کانگریس نے کتھیا سمارک کی قیادت میں ہجرت روکو، ملازمت دو یاترا شروع کی تھی۔ اب کانگریس ریاستی حکومت کو امن وامان کی بگڑتی صورتحال کے حوالے سے گھیرنے کی کوشش کی ہے۔ کانگریس کے سابق رکن پارلیمنٹ اجے کمار نے دعویٰ کیا ہے کہ 2005 سے لے کر 2025 تک بہار میں مجرمانہ واقعات میں 500 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مذکورہ باتیں انہوں نے پٹنہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ اجے کمار نے بہار کی این ڈی اے حکومت کو جرائم کا بنیاد گزار قرار دیا اور کہا کہ ان دنوں سیاسی جماعتوں نے مل کر گھناؤنے جرائم ہوتے ہیں۔ اگر حالات اسی طرح بدستور قائم رہے تو حکومت کے خاتمے تک یہ اعداد وشمار 1000 تک پہنچ جائیں گے۔ ان جرائم میں اکثر وبیشتر معاملات کے تعلق خواتین اور بچوں سے ہیں۔

کانگریس لیڈر نے محکمہ پولیس میں خالی آسامیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کے قریب ایک لاکھ عہدے خالی ہیں۔ مارچ ماہ میں ریاست کے 2 مقامات پر اسے اس آئی کا قتل کر دیا گیا۔ ان دونوں واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب ریاست میں پولیس ہی محفوظ نہیں ہے تو عام آدمی کا کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم کے واقعات نہیں ہوتے تھے۔ لیکن آج جرائم کا بول بالا ہے، رات خواتین کی حالت تشویشناک ہے۔ اجے کمار نے سوال کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ وزیر داخلی کے ہاتھ سے حکومت کی باگ ڈور چھوٹ رہی ہے؟ نتیش کمار اب پرانے والے نتیش کمار نہیں رہے اب وہ صرف بہار کو چلیل رہے ہیں اپنی کرسی بچانے کے لیے۔ اقتدار میں آنے کے لیے بہار کو تاریکی میں دھکیل رہے ہیں جو اچھی بات نہیں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کانگریس حکمراں ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے وہاں ہو رہے خاطمانہ کے کاموں کو بتایا، اور بہار میں پارٹی کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔

وقف بل مسلمانوں کیخلاف گہری سازش: تنویر صادق

سری نگر۔ (یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے ترجمان اعلیٰ تنویر صادق نے جمعرات کے روز کہا کہ وقف ترمیمی بل کو 24 کروڑ مسلمانان ہند پہلے ہی مسترد کر چکے ہیں اور اس سے تاقابل قبول قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کا درپردہ مقصد مرکز میں سخت گیر حکومت کو مسلمانوں کی جائیداد ہڑپ کرنے اور مسلمان ہند کے مذہبی معاملات میں بے جا مداخلت کا راز کار فرما ہے۔ ان باتوں کا اظہار موصوف نے پارٹی ہیڈ کوارٹر پر ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس اور اس کی پوری قیادت کیسا تھ ساتھ جموں وکشمیر اور لداخ کے عوام نے بھی اس بل کو سرے سے ہی یکسر مسترد کر دیا ہے۔ ان کے مطابق جب سے بھاجپا سرکاری معرض وجود آئی تب سے مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا تو آئین ہند اور ہندوستان کی جمہوریت پر بڑا داغ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھاجپا کے دور حکومت میں مسلمانوں کی مساجد، دارالعلوموں اور جائیدادوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تنویر صادق نے کہا کہ آئین ہند میں مذہبی آزادی اندراج ہے اور سبھی فرقوں کیسا تھ انسانیت اور مساوات کا سلوک کرنا بھی درج ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جموں وکشمیر اسمبلی کے پیٹیز کو ایک تحریری خط ارسال کیا ہے اور ان سے درخواست کی ہے کہ اسمبلی میں وقف بل پر بحث کی جائے۔

کلکتہ۔ (یو این آئی) لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل پاس ہونے کے بعد اعداد وشماری روشنی راجیہ سبھا میں بھی بل پاس ہونے کا امکان ہے۔ کیوں کہ اگلے سال مغربی بنگال میں اسمبلی انتخاب ہونے والے ہیں اس لیے سیاسی جماعتیں وقف بل کو سیاسی نفع ونقصان کے تناظر میں دیکھ رہے ہیں۔ بنگال میں مرکزی دھارے کے تمام سیاسی جماعتیں متفق ہیں کہ اس بل کے بعد مذہبی پولرائزیشن مزید واضح اور شدید ہو جائے گی۔ کچھ پارٹیوں کے لیڈر کھل کر بول رہے ہیں، کچھ پارٹیوں کے لیڈر چپ ہیں۔ سیاسی تجزیہ نگار مان رہے ہیں کہ اقلیتوں میں پیدا ہونے والے "خوف" کا انتخابی سیاست میں ترنمول کانگریس کو فائدہ ہوگا۔ اس کے باوجود بائیں پی جے پی وقف بل کو لے کر بندوں کو متحد ہونے کا پیغام دینے کی کوشش کریں گے۔ بنگال کے سیاسی کیمپ کے بہت سے لوگ جو ترنمول کانگریس اور بی جے پی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ پولرائزیشن کے علاوہ وقف ترمیمی بل کے پیچھے ملک کی "ریئل اسٹیٹ لابی" کے مفادات بھی کام کر رہے ہیں۔ یعنی اس کا مقصد اراضی کی منافع بھی ہے۔

بنگال کی سیاست پچھلے کچھ سالوں سے پولرائزیشن کے اگردوں پر ہے۔ ایک طرف بی جے پی ہندو بندوں کو متحد کرنے کی مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ اپوزیشن لیڈر شوبھندو ادھیکاری انتخابات سے ایک سال پہلے وقف بل کو لے کر جارحانہ بیانات دینا شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف ترنمول کانگریس نے نہ صرف اقلیتی ووٹوں کو اپنے ساتھ مربوط رکھنے کی کوشش کر رہی ہے بلکہ بکھرے ہوئے ووٹوں کو بھی اپنے خانے میں لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ نو سال بعد ممتا بنرجی کے فرزند شریف کے حالیہ دورے کو اسی نقطہ نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ بنگال کی 294 اسمبلیوں میں سے 74 اسمبلیوں پر اقلیتی ووٹروں کی اکثریت ہے۔ اس کے علاوہ 25-20 دیگر اسمبلی کی سیٹیں ہیں جہاں اقلیتی ووٹ فیصلہ کن پوزیشن میں ہے۔ مجموعی طور پر کم از کم 100 سیٹیں اقلیتی ووٹ حاصل کرنے کے لیے کلید ہیں۔ ریاست میں مسلمانوں کا ووٹ کم وبیش 30 فیصد ہے۔ لیکن بہت سے لوگوں کے مطابق، اس ووٹ میں گزشتہ دہائی کے دوران چند فیصد پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے۔ بہت سے لوگ درست اعداد وشمار کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہیں۔ کیونکہ، گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے مردم شماری نہیں ہوئی تھی۔ ترنمول قائدین نجی بات چیت میں اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگلے سال ہونے والے اسمبلی انتخابات میں وقف ترمیمی بل ان کے سیاسی ایجنڈے میں اہم ہے۔ اس سے خصوصی طور پر مسلمانوں کے ووٹوں کو مضبوط کرنے کا کام کرے گا۔ حکمراں پارٹی پارلیمنٹ میں بل کو روکنے میں ترنمول ممبران پارلیمنٹ کے کردار کو بھی اجاگر کرے گی۔ اس کے جواب میں بی جے پی ایک بیانیہ بنانے کی کوشش کرے گی کہ وہی وقف ترمیمی بل لا کر اقلیتوں کے مذہبی قوانین میں مداخلت کر سکتے ہیں۔ بی جے پی کے ایک فرسٹ لائن لیڈر کے الفاظ میں، اقلیتوں میں وقف کی سمجھ بنگالی ہندوؤں میں نہیں ہے۔ ہم میں اس بات کو اجاگر کیا جانا چاہیے کہ ہم اسے کیسے توڑ سکتے ہیں۔ بی جے پی کی امید ہے کہ مقلوط آبادی والے علاقوں میں وقف بھی ہندوؤں کو متحد کرنے میں کردار ادا کرے گا۔ یعنی ایک طرف بی جے پی اسے وقف نام ایکٹ کے طور پر فروغ دے گی۔ مسلمانوں کو پریشان دکھانا چاہیں گے، وہ یہ بھی کہیں گے کہ جب تک ممتا بنگال میں ہیں، وقف کی جائیداد کو کوئی نہیں چھیڑ سکتا۔ مرکز نے دلیل دی کہ یہ بل عمومی طور پر مسلمانوں کی بہتری کے لیے ہے۔ مرکزی بی جے پی قائدین تین طلاق کو ممنوع کرنے کے موضوع پر بات کر رہے ہیں۔ مرکزی وزیر کرن رجیجو نے بدھ کو لوک سبھا میں کہا کہ ہمارے ملک میں وقف املاک کی کل تعداد 9.4 لاکھ سے بڑھ کر 8.72 لاکھ ہوگئی ہے۔ اگر وقف املاک کی اس قدم کا صحیح طریقے سے انتظام کیا جاتا ہے، تو اس سے نہ صرف مسلمانوں کی زندگی میں بہتری آئے گی، بلکہ پورے ملک کی قسمت بدل جائے گی۔ ساتھ ہی، انہوں نے کہا کہ نئے بل کا تعلق صرف جائیداد سے متعلق ہے۔ بی جے پی مخالف پارٹیاں، بنیادی طور پر دو چیزوں کے بارے میں بات کر رہی ہیں۔ ایک، کوئی حکومت کبھی مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ دوسری، اہم بات یہ ہے کہ یہ بل آئین کے خلاف ہے۔ ریاستی حکومت کے ایک سینئر افسر جو وقف کے بارے میں اچھی طرح سے واقف ہیں، دو دلیلیں پیش کرتے ہیں۔

فتح مکہ تاریخِ عالم کا سنہرا باب، جس کا ہر نکتہ تہذیبِ انسانی کیلئے مشعل راہ ہے

آپؐ نے خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر دشمنوں کو عام معافی دے کر عربوں کو اپنا مطیع بنا دیا: مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

حیدرآباد۔ مدینہ منورہ ہجرت کے بعد حق وباطل کے جو معرکے پیش آئے ان میں پہلا معرکہ جنگِ بدر ہے جس میں آنحضرتؐ کے مقابلے میں مکہ سے قبیلۂ قریش آیا تھا، اس میں ان کو سخت ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسرا معرکہ جنگِ احد تھا، جس میں عرب کے پورے مشرک قبائل شریک تھے، اس میں بھی باطل کو شکست ہوئی اور میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ تیسرا بڑا معرکہ جنگِ خندق تھا جس کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں؛ احزاب کے معنی قبائل، اس میں جزیرۃ العرب کے تمام قبائل آنحضرتؐ کے مدمقابل آئے تھے، لیکن اس بار بھی اُن کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح قریش مکہ اور پورا جزیرۃ العرب باری باری سے حق کے مقابلے میں صف آرا ہوئے اور ہارتے چلے گئے، ہر بار حق کو غلبہ حاصل ہوا، اس کے بعد باطل کی طرف سے بڑی مزاحمت کا اندیشہ کم ہوا تو آپؐ نے عمرہ کا ارادہ کیا، جس کے دوران صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا جو فتح مکہ کا مقدمہ سمجھا جاتا ہے، جس کو فتحِ عظیم بھی کہتے ہیں۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی سابق ماہر کتابات مکتبۂ آثار قدیمۂ چیئرمین صدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ وکیشنل اسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویج بیسڈ سنٹر (NCPUL) فاؤنڈر آنریری (تاریخ اسلام وثقافت اسلامیہ سے متعلق کئی کتابوں کے مصنف) نے بتایا کہ "ہم نے ۹ ہجری میں پیش آیا، جس کے نتیجہ میں عرب کے مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ صلح حدیبیہ کی مجمل شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ جزیرۃ العرب کے قبائل مشرکین مکہ یا مسلمانانِ مدینہ ان میں سے جس کے چاہیں حلیف بن سکتے، حلیفوں میں سے اگر کوئی دوسرے فریق کے حلیف پر حملہ کرے تو وہ فریق اس کی مدد کیلئے آئے گا۔ یہ صلح تو دس سال کیلئے ہوئی تھی لیکن بہت تھوڑی مدت کے بعد ہی مشرکین مکہ کے اتحادی قبیلہ بنوبکر نے مسلمانوں کے اتحادی قبیلہ بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا اور کئی آدمی قتل کئے، اس دوران قریش نے چہرے پر نقاب ڈال کر بنوبکر کی مدد کی، بنوخزاعہ نے رسول اللہؐ سے فریاد کی تو آپؐ نے بنوخزاعہ کو مدد کرنے کا یقین دلایا اور فوج کو تیار کیا۔ اہل مدینہ کے علاوہ قریبی قبائل کے لوگوں کو بھی ساتھ لے لیا، صلح حدیبیہ کی وجہ سے کسی کو بھی یہ وہم وگمان نہیں تھا کہ یہ تیاری فتح مکہ کی ہے۔ آپؐ دس رمضان المبارک کو دس ہزار کی فوج لے کر مکہ ک

سابقہ حکومتیں مافیا پیدا کرتی تھیں

ڈبل انجن والی حکومت کے قیام کے بعد ریاست میں ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے فنڈز کی کوئی کمی نہیں ہے، شرنگاور پور کو مزید ترقی دی جائے گی: سی ایم یوگی

پریاگ راج۔ اتر پردیش کے ضلع پریاگ راج کے شرنگور پور دھام میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ سابقہ حکومتی ریاست میں مافیا پیدا کرتی تھیں لیکن ہم نے اتر پردیش سے اسے ختم کر دیا۔ نشاد راج گہا جیتنی پر جمعرات کو ہیڈ کوارٹر سے تقریباً 40 کلومیٹر دور نشاد راج کے شرنگور پور میں منعقد پروگرام میں وزیر اعلیٰ نے 580 کروڑ روپئے کی 181 پروجکٹوں کا افتتاح و سنگ بنیاد رکھا۔ انہوں نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت کے قیام کے بعد ریاست میں ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے فنڈز کی کوئی کمی نہیں ہے۔ شرنگاور پور کو مزید ترقی دی جائے گی۔ ڈبل انجن والی حکومت نے دروازے ترقی کے لیے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ فنڈز کی کمی اس کی راہ میں نہیں آئے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا پچھلی حکومتیں ریاست میں مافیا پیدا کرتی تھیں لیکن ہم نے انہیں اتر پردیش سے دور کر دیا ہے۔ مافیا راج ختم ہو گیا ہے۔ پچھلی حکومتیں اتر پردیش کو مافیا کے حوالے کر رہی تھیں، وہ ہر جگہ میں مافیا بنا رہی تھیں۔ وہاں مجرموں کا راج تھا لیکن اب مافیا نے ریاست کو چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی حکومت پریاگ راج کے وقار کو چھپانے کی کوشش کرتی تھی۔ ملک و دنیا کے کروڑوں لوگ یہاں آتے تھے اور عقیدت کے ساتھ سجدہ ریز ہوتے تھے لیکن پچھلی حکومت نے پریاگ راج کی سرزمین پر قبضہ جاری رکھا۔ وہ اس جگہ کے وجود سے کھیلتے تھے۔ جس نے بھی آواز اٹھائی اسے قتل، اغوا اور اپہرن کر دیا گیا، لیکن اب ریاست میں ایسا نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی حکومتوں کے لیے ووٹ بینک اہم تھا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمارا پریاگ راج اب عام آدما ہو نہیں رہا۔ اب یہ پریاگ راج بن چکا ہے۔ پریاگ کا مطلب ہے ملاقات کی جگہ۔ پریاگ راج کا مطلب ہے عظیم ملاقات کی جگہ۔ گنگا، جمنا اور سرسوتی ملتے ہیں لیکن یہاں بھگوان رام اور نشاد راج ملے۔ جن لوگوں نے پریاگ راج کی شناخت چھپا رکھی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ پریاگ راج کو نئی شناخت ملے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ بھگوان رام اور نشاد راج کی ملاقات کی جگہ کو کوئی شناخت ملے۔ یوگی نے کہا میں آج نشاد راج جیتنی کے موقع پر اپنے آباؤ اجداد سے اظہار تشکر کرنے آیا ہوں۔ پہلے ہمارے پاس یہاں دیکھنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ ڈبل انجن کی حکومت آنے کے بعد، بھگوان رام اور نشاد راج کے اتحاد کا عظیم الشان جذبہ نہیں ہے وہ اتحاد بڑے مہا کمبھ کا انعقاد نہیں کر سکتے۔ مہا کمبھ میں 66 کروڑ سے زیادہ عقیدت مند آئے اور جو لوگ آئے وہ مطلوب ہو کر واپس گئے۔ اگر آپ دنیا میں کہیں بھی جائیں اور اپنے آپ کو شریکا اور پور سے آنے والے کے طور پر متعارف کرائیں تو آپ کا بڑے احترام سے استقبال کیا جائے گا۔ عزت اور پہچان ملے تو اس سے بڑی کوئی چیز نہیں۔ پچھلی حکومت اس شناخت کو ختم کر رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں کئی بچیوں پر وقف کے نام پر قبضہ کیا گیا ہے۔ جب ہم مہا کمبھ منعقد کرنے جا رہے تھے تو وقف بورڈ پریاگ راج میں کبھی کی اراضی کو وقف کرنے کے بارے میں من مانی بیانات کیسے دے رہا تھا؟ وقف بورڈ کے نام پر اس نے پریاگ راج کے ساتھ دوسرے شہروں میں بھی زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ بورڈ مافیا کا بورڈ بن گیا ہے؟ مافیا اب ریاست میں کام نہیں کر سکتا۔ ہم نے پچھلے سال مافیا کو ریاست سے دور بھیج دیا ہے۔ اب اتر پردیش میں مافیا گیری برداشت نہیں کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے وقف بورڈ کی من مانی کو روکنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ نے اظہار تشکر کیا اور کہا کہ لوگ سچا میں ایک اہم ایکٹ پاس کر کے فلاحی کام کیا گیا ہے۔ آج اسے راجیہ سبھا میں بھی پاس کیا جائے گا۔ یوگی نے کہا کہ آج حکومت کی مختلف اسکیموں سے مستفید ہونے والوں کو قم کے چیک سونپے گئے ہیں۔ حکومت نے 1400 ماہی گیروں کے کھاتوں میں کروڑوں روپے بھیجے ہیں۔ پچھلی حکومت میں یہ پیسہ کہاں گیا؟ وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم ہاؤسنگ اسکیم کے تحت غریبوں کے لیے گھر بنائے جا رہے ہیں۔ معذور افراد کو پنشن مل رہی ہے۔ آپ نے مہا کمبھ کی مقدس سرزمین پریاگ راج کو ضرور دیکھا ہوگا۔ دنیا کے ہر ملک سے لوگ آئے اور اپنی زندگی کو بابرکت محسوس کیا۔

ریاست کے لوگوں کو رام نومی اور بسنت پنچمی کی مبارکباد دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جس جگہ پر بھگوان شری رام نے رات آرام کیا تھا اسے بھی خوبصورت بنایا جا رہا ہے۔ گھاٹ بنائے جا رہے ہیں۔ یہاں خوبصورتی کے دیگر کام بھی کئے جائیں گے۔ ایک برقی شمشان تعمیر کیا جائے گا۔ یہاں شارٹ سرکٹ اور ناتا شاسٹر کے مندر کی خوبصورتی اور سنسکرت اسکول کی تزئین و آرائش کے پروگرام کو آگے بڑھایا جائے گا۔ انہوں نے پریاگ راج انقلاب کو ہدایت دی کہ نوکیشن، نشاد راج اور ماچھے سنشی داؤں کو مبارکباد دی اور جی سے لیس کشتیاں فراہم کرنے کا منصوبہ بنائیں، جو نشاد راج کی روایت کو آگے بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کی مناسبت سے اس پروگرام کو آگے بڑھانا ضروری ہے۔ انہوں نے پریاگ راج کے لوگوں سے ماں گنگا کے بلا تاخیل بہاؤ اور پاکیزگی کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ماں گنگا ہماری مداخت کی علامت ہے۔ اسے خدا وں کا دریا کہا جاتا ہے۔ وہ الوہیت کا مجسمہ ہے۔ ان کی مہربانیوں کے بغیر ہمارا کوئی کام آگے نہیں بڑھتا۔ ہمارا وعدہ بہت امیر ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس سے قبل نشاد راج کی اس انسانوی زمین پر لینڈ مافیا نے قبضہ کیا تھا۔ مختلف شہروں میں بھی وقف کے نام پر قبضے کیے گئے۔ جب پریاگ راج مہا کمبھ کا انعقاد ہونے والا تھا تو من مانی بیان دیا جا رہا تھا کہ یہ تقریب وقف اراضی پر منعقد ہونے جا رہی ہے۔ ان باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک عظیم الشان اور الٰہی کمبھ کا انعقاد کیا گیا۔ ریاستی حکومت لینڈ مافیا اور مجرموں کے تئیں زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر کام کر رہی ہے۔ وزیر اعظم سنسز نریندر مودی اور وزیر داخلہ سنژامیت شاہ کے تئیں اظہار تشکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وقف بورڈ کی من مانی کو روکنے اور اسے غلامی کا سموں سے جوڑنے کے لئے وقف بورڈ سے متعلق ایک اہم بل لوک سبھا میں منظور کیا گیا ہے۔ آج اسے راجیہ سبھا میں بھی پاس کیا جائے گا۔ ملک سے وفاداری ہونی چاہیے۔ نیت صاف ہو تو خالق خود راہ ہموار کرتا ہے۔ سنتھی ترقی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی، ماہی پروری کے وزیر سنجے نشاد، پسماندہ طبقات کی بہبود کے وزیر مملکت (آزاد نامہ چارج) نریندر کمار کشپ اور جل شکتی کے وزیر مملکت رام کیش نشاد نے بھی پروگرام سے خطاب کیا۔ اس موقع پر مخوامی نمائندے، اعلیٰ سرکاری افسران اور دیگر معززین موجود تھے۔

چھاونی لکھنؤ میں سمرتیکا وار میموریل میں 8.95 کروڑ روپے کی لاگت سے لائٹ اینڈ ساونڈ شو ہوگا شروع

لکھنؤ۔ مادر وطن کی خدمت میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء کی قربانیوں اور بہادری کو نوجوان نسل تک پہنچانے کے لیے جلد ہی چھاونی علاقے میں واقع اسمرتیکا وار میموریل میں لیزر لائٹ اینڈ ساونڈ شو کا آغاز کیا جائے گا۔ اس پروجیکٹ پر 8.95 کروڑ روپے لاگت آئے گی جس میں سے 02 کروڑ روپے کی رقم جاری کر دی گئی ہے۔ وار میموریل میں لائٹ اینڈ ساونڈ شو کے ذریعے شہداء کی زندگیوں اور ان کی ملک کے لیے کی گئی خدمات کو دکھایا جائے گا۔ شائقین تفریح کے ساتھ ساتھ حب الوطنی کا جذبہ بھی سمیت سکیں گے۔ یہ معلومات دیتے ہوئے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیوی سنگھ نے کہا کہ لکھنؤ تاریخی، مذہبی اور ثقافتی نقطہ نظر سے ایک اہم سیاحتی مقام ہے۔ ایک نئی پہل کے تحت سمرتیکا وار میموریل میں لیزر لائٹ اینڈ ساونڈ شو شروع کیا جائے گا۔ اس شو کے ذریعے سیاحوں کو تاریخی واقعات اور بہادری کی کہانیوں سے واقف کرایا جائے گا جس سے لکھنؤ کی سیاحت مزید پرکشش ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ لکھنؤ میں سیاحوں کے لیے بہت سے تاریخی سیاحتی مقامات ہیں۔ لکھنؤ سیاحت نے ایک نئے اقدام کے ذریعے سیاحوں کو ایک اور تفریحی مرکز فراہم کرنے کی تیاری کر لی ہے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ سمرتیکا وار میموریل میں لیزر لائٹ اینڈ ساونڈ شو سیاحوں کے لیے ایک منفرد تجربہ ہوگا، جہاں وہ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے شہیدوں کی بہادری کو محسوس کر سکیں گے۔

جھانسی کی ڈمرونی گڑھی کو نئے سرے سے زندہ کیا جائے گا

لکھنؤ۔محکمہ آثار قدیمہ کی تحفظ پالیکا ڈمرونی کی گڑھی، جھانسی کی ڈیہ بھالی کے کام کے لیے 3.53 کروڑ روپے کی انتظامی اور مالی منظوری دی گئی ہے۔ قیمتاب اور سیاحت کے وزیر جناب جیوی سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش پروجیکٹ کارپوریشن لمیٹڈ (یو پی پی ایل) کو اس اہم تاریخی یادگار کے تحفظ کے لیے ایگزیکٹنگ ایجنسی کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ڈائریکٹوریٹ آف آرکیالوجی اینڈ ایپی گرافی یوپی کو مدد نظر رکھتے ہوئے اعلیٰ معیار کے ساتھ کام مکمل کرے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ وہ قلعہ (یادگی گڑھی اور چھوٹی گڑھی) جھانسی۔ کانچ پور ہائی وے کے قریب واقع ڈمرونی گاؤں کی حدود میں واقع ہیں۔ پہاڑی پر بنائے گئے یہ قلعے اس وقت خستہ حالت میں ہیں۔ تاریخی لحاظ سے اہم ڈمرونی گڑھی گرینائٹ پتھروں سے تعمیر کیا گیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سوا ہفتک یہاں تاتیا ٹوپے اور انگریزوں کے درمیان لڑائی کی تھی۔

ایم پی رام جی لال کی رکنیت منسوخ کرنے کا مطالبہ

جونپور۔راجیہ سبھا میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) ایم پی کے ذریعہ رانا سانگا پر کئے گئے تبصرے کے خلاف جمعرات کو راجیہ سبھا میں ہنگامہ کیا۔ ایم پی کے ذریعہ رانا سانگا پر کئے گئے تبصرے کے خلاف مطالبہ کیا۔ موصول اطلاع کے مطابق شدھوقت کے شدھوقت کے ساتھ ہی پارلیمنٹ احاطے میں پیتر بھون پر سمیتی کے اراکین جمعرات کو بدن میں اس کے اراکین نے کلکٹریٹ احاطے میں مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی رکنیت منسوخی کا مطالبہ کیا۔ موصول اطلاع کے مطابق کلکٹریٹ احاطے میں پیتر بھون پر سمیتی کے اراکین جمعرات کو بدن میں تقریر سازشرمیں سب جمع ہوئے۔ نصف گھنٹے کے بعد ہی وہاں سے ہاتھوں میں تیر لئے رام جی لال سن کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کلکٹریٹ احاطے میں گھم گھم کر نعرے بازی کی۔ سمیتی کے کرن اہیر پرکاش سنگھ نے کہا کہ ایم پی رام جی لال سن کے بیان سے رانا سانگا کی اولاد اور پورے ہندو سماج کی شبیہ کو نقصان ہوا ہے۔ ایسے عظیم شخصیت کو ملک کی سب سے بڑی پنچایت میں بدنام کیا۔ ان کا یہ بیان ناقابل معافی ہے۔ انہوں نے نہ صرف راجپوت سماج بلکہ پورے ملک کو تو ہین کی ہے۔

جی پی ایس سے لیس گاڑیوں سے ہی ہوگا شراب صرف کی ڈیلیوری

لکھنؤ۔(پی این ایس) یوپی حکومت کے ایکسائز وزیر نتن اگروال نے کہا کہ اب ریاست میں شراب صرف جی پی ایس سے لیس گاڑیوں کے ذریعے ڈیلیوری کی جائے گی اور ایکسائز لائسنس یافتہ احاطے کی جیو ٹیگنگ کی جائے گی اور بوتلوں پر ہائی سکیورٹی بارکوڈ اور کیو آر کوڈ ہوں گے۔ وزیر تتن اگروال جمعرات کو میڈیا سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ گھٹیا کے ورگنگ سسٹم کو بہتر بنانے اور لیکن چوری روکنے کے لیے کارروائی کی گئی ہے۔ گھٹیا میں کارروائی کے لیے سی سی ٹی وی کیمروں اور الیکٹرانک کنٹرول کے ساتھ انفارمیشن کیا گیا ہے۔ شراب اور اسپرٹ فیکٹریوں میں ڈیجیٹل لاک کا انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس ماہ میرٹھ راڑ اسپیشل ایکسائز اینٹی کرپشن سینٹر بنائے جائیں گے۔

راہل گاندھی ہتک عزت کیس میں سماعت پھر ملتوی، نہیں پیش ہوا گواہ

لکھنؤ۔کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے خلاف جاری ہتک عزت کیس کی سماعت جمعرات کو ایک بار پھر ملتوی کر دی گئی۔ ایم پی/ایم ایل اے عدالت میں سماعت کے دوران شکایت کنندہ کی جانب سے گواہ پیش نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے اب اگلی سماعت کی تاریخ 15 اپریل مقرر کی گئی ہے۔ اس کے بعد عدالت نے راہل گاندھی کو اپنا بیان ریکارڈ کرانے کے لیے طلب کر لیا۔ کئی تاریخوں کے بعد راہل گاندھی 26 جولائی 2024 کو عدالت میں حاضر ہوئے اور اپنے بیان میں خود کو بے قصور قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف سیاسی سازش کی جا رہی ہے۔ جس کے بعد عدالت نے مدعی کو گواہ پیش کرنے کی ہدایت کی تاہم سماعت بار بار ملتوی ہوتی رہی۔ 2 جنوری کو جرح مکمل نہ ہو سکی جبکہ وکلا کی ہڑتال کے باعث 10 اور 22 جنوری کو سماعت نہ ہو سکی۔ 30 جنوری کو راہل گاندھی کے وکیل کی خرابی صحت کی وجہ سے کیس آگے نہیں بڑھ سکا۔ آخر کار 11 فروری کو راہول گاندھی کے وکیل کاشی پرساد شکلا نے شکایت کنندہ سے جرح کی۔ اس کے بعد جو گواہوں پر جرح کے لیے تین بار تاریخیں طے کی گئیں لیکن سماعت آگے نہ بڑھ سکی۔ اب اگلی سماعت 15 اپریل کو مقرر کی گئی ہے جس میں راہل گاندھی کے وکیل گواہ سے جرح کریں گے۔ غور طلب ہے کہ بی جے پی لیڈر وجے مشرا نے 2018 میں راہل گاندھی کے خلاف یہ مقدمہ درج کروایا تھا، انہوں نے الزام لگایا تھا کہ کرناٹک اسمبلی انتخابی مہم کے دوران راہول گاندھی نے ایک نازیبا تبصرہ کیا تھا جس سے انہیں تکلیف ہوئی تھی۔ تقریباً پانچ سال تک جاری رہنے والی قانونی کارروائی کے دوران راہول گاندھی عدالت میں پیش نہیں ہوئے جس کی وجہ سے عدالت نے دسمبر 2023 میں ان کے خلاف وارنٹ جاری کیا، اس کے بعد فروری 2024 میں راہول گاندھی نے عدالت میں خود سپردگی کی جہاں انہیں 25,000 روپے کی ذمہ داریوں پر ضمانت مل گئی۔

وزیر زراعت نے مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح کیا

لکھنؤ/ویدیا۔ اتر پردیش کے ضلع ویدیا کے پتھر دیوی اسمبلی میں ریاست کے وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے جمعرات کو مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح کرتے ہوئے اتر پردیش حکومت میں ترقی کے لئے لگاتار کام کر رہی ہے۔ شاہی آج اپنے اسمبلی حلقہ دیوی کے گرام کوڑا بادان میں قدیم مندر کی تزئین کاری، نگر پنچایت، تھم پور میں اسٹڈی سنٹر اور ڈیجیٹل لائبریری، ساتھ ہی پارک وجم سے جڑے مختلف پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اتر پردیش حکومت ریاست کی ترقی کے لئے لگاتار کام کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ہر طبقے کی فلاح و بہبود کے لیے کئی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ دیہات، غریب، کسان اور نوجوان حکومت کی ترجیحات ہیں۔ جن منصوبوں کا آج سنگ بنیاد رکھا گیا وہ علاقے کی ترقی کو نئی بلندیوں پر لے جائیں گے اور شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور سیاحت کے شعبوں میں ہونے والے ترقیاتی کاموں کا براہ راست فائدہ عام لوگوں کو ملے گا۔ حکومت کا ارادہ دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں بھی بڑے شہروں جیسی سہولیات فراہم کرنا ہے تاکہ کوئی نوجوان، کسان یا شہری وسائل کی کمی کی وجہ سے پیچھے نہ رہ جائے۔ حکومت زرعی شعبے کی ترقی کے لیے بھی مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ کسانوں کو جدید ٹیکنالوجی، آبپاشی کی سہولیات، گرانٹس اور نئی اسکیموں کے فائدے دیئے جا رہے ہیں۔

خاتون کو ہراساں کرنے کے خلاف کانگریس کارکنوں کا احتجاج

لکھنؤ۔(پی این ایس) ریاست میں خواتین کو ہراساں کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کانگریس کی خواتین کارکنوں نے لکھنؤ میں احتجاج کیا۔ اس دوران انہوں نے یوگی حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔

خواتین کارکنوں نے کہا کہ ریاستی حکومت آدھی آبادی کو تحفظ فراہم کرنے میں مکمل طور پر ناکام ثابت ہو رہی ہے۔ خواتین پر مظالم اور ان کے خلاف جرائم بڑھ رہے ہیں۔ احتجاج کے دوران ایک خاتون کارکن ممتا چودھری زخمی ہوگئیں۔ اس نے پولیس پر بدتمیزی کا الزام لگایا ہے۔ سر پر چوٹ لگنے سے زخمی ہونے والی خاتون کو سول ہسپتال داخل کرا دیا گیا ہے۔

ریاستی کابینہ کی توسیع میں آر ایل ڈی کا بھی دعویٰ، بی جے پی کے ریاستی صدر بننے کے بعد ہوگی کابینہ کی توسیع

لکھنؤ۔ریاست میں کابینہ کی توسیع کے چرچے کے درمیان، راشٹریہ لوک دل (RLD) بھی وزارتی عہدہ کا دعویٰ کر رہی ہے۔ پارٹی کے ایم ایل اے انیل کمار کو پچھلی توسیع میں کابینہ وزیر بنایا گیا تھا۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ اس کے کوٹے سے ایک وزیر کا تقرر ہونا باقی ہے۔ دراصل، ریاست میں کابینہ کی توسیع کے بارے میں کئی دنوں سے بحث چل رہی ہے۔ اب کہا جا رہا ہے کہ بی جے پی کے ریاستی صدر کی تقرری کے ساتھ ہی کابینہ میں توسیع ہوگی۔ کچھ دنوں سے یہ کوشش کی بات ہو رہی ہے اور کچھ نے چہرے بھی شامل ہیں۔ اس دوران بی جے پی کی حلیف آر ایل ڈی بھی کافی سرگرمیاں چلا رہی ہے۔ ریاست میں پارٹی کے واحد ایم ایل اے ہیں وہ ایک اور وزارتی عہدہ کا دعویٰ کر رہی ہے۔ پارٹی کے ایک سینئر لیڈر نے کہا کہ ہم نے ریاست میں دو ایم پی، دو وزارتی عہدوں اور ایک ایم ایل سی عہدہ کے لیے بی جے پی سے بات کی ہے۔ ایسے میں انیل کمار کابینہ وزیر بن گئے ہیں اور یوگیش دکشت ریاست میں ایم ایل سی بن گئے ہیں۔ یہاں تک کہ مرکز میں بھی، ہمارے پاس ایک کابینہ وزیر کے ساتھ دو ایم پی ہیں۔ اس لحاظ سے ریاست میں ہمارے کوٹے سے وزیر کا دعویٰ مضبوط ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی اس کے لیے کوئی دباؤ نہیں ڈال رہی لیکن ہمیں یقین ہے کہ ہمیں ہمارا حق مل جائے گا۔ پارٹی ذرائع کے مطابق جن لوگوں کو آر ایل ڈی کوٹے سے وزیر بنایا جا سکتا ہے، ان میں شاملی کے تھانہ بھون سے ایم ایل اے اشرف علی اور متھرا کے بڈھانہ سے ایم ایل اے راج پال یادیان کے نام سب سے آگے ہیں۔ جلد ہی آر ایل ڈی قیادت اس معاملے میں بی جے پی قیادت سے بات کرے گی اور اپنا دعویٰ پیش کرے گی۔ اس کے لیے پارٹی کے سینئر لیڈروں نے بھی دہلی میں ڈیرے ڈال لیے ہیں۔

یوپی: ریاست کے تمام مدارس میں این سی ای آر ٹی کا نصاب نافذ

مدرسہ ایجوکیشن کونسل نے جاری کیا حکم، تیسری جماعت تک کی این سی ای آر ٹی کی کتابیں دی جائیں گی

لکھنؤ۔مدرسہ ایجوکیشن کونسل آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) کے خطوط پر نصاب کو وزارت داخلہ سمیت ریاست کے تمام مدارس میں نئے تعلیمی سیشن 2025-26 سے لاگو کر دیا گیا ہے۔ مدارس میں پڑھنے والے بچوں کو اس سیشن سے پہلی سے تیسری جماعت تک کی NCERT کی کتابیں دی جائیں گی۔ اس سلسلے میں مدرسہ ایجوکیشن کونسل کی جانب سے حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ اس سال سے بیسک ایجوکیشن کونسل کی طرز پر تمام مدارس میں بچوں کو این سی ای آر ٹی کی کتابیں دی جائیں گی۔ اس سلسلے میں مدرسہ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ ایک حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ بنیادی تعلیم کا مقصد اپنے اسکولوں میں این سی ای آر ٹی کے نصاب کو مرحلہ وار نافذ کر رہا ہے۔ اسی طرح این سی ای آر ٹی کا نصاب ریاست کے تسلیم شدہ سرکاری امداد یافتہ مدارس میں مرحلہ وار لاگو کیا گیا ہے۔ مدارس میں NCERT نصاب کو لاگو کرنے کا مقصد قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت پرائمری سطح کی تعلیم میں یکسانیت لانا ہے۔ بنیادی تعلیم کی طرح، تعلیمی سیشن 24-2023 سے، پہلی سے آٹھویں جماعت تک مدارس میں SCERT کا نصاب لاگو ہے۔ اب جس طرح سرکاری اسکولوں میں پہلی سے تیسری جماعت تک این سی ای آر ٹی کا نصاب لاگو کیا گیا ہے، وہی نظام مدارس میں بھی لاگو کیا جا رہا ہے۔

شیعہ اور سنی دونوں برادریوں کی ملکیت وقف اراضی کا عارضی ڈیٹا موجود ہے

ہندوستان میں وقف بورڈ کی سب سے زیادہ اراضی اتر پردیش میں ہے جو کہ وقف بورڈ کی کل غیر منقولہ جائیداد کا 27 فیصد ہے

لکھنؤ۔ وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کے دوسرے مرحلے میں بدھ، 2 اپریل کو دیر رات لوک سبھا میں منظور کیا گیا۔ اس دوران ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں وقف املاک کے بارے میں معلومات سامنے آئی ہیں۔ اس میں شیعہ اور سنی دونوں برادریوں کے ملکیت وقف اراضی کا عارضی ڈیٹا موجود ہے۔ عارضی اعداد و شمار کے مطابق، یوپی میں کل 1,24,720 جائیدادیں ہیں۔ ان میں سے 1,19,451 سنی وقف بورڈ کے پاس ہیں اور 5,269 شیعہ وقف بورڈ کے پاس ہیں۔ ریاستی وزیر برائے اقلیتی بہبود، مسلم وقف اور حج و دانش آزاد نے ان عارضی شخصیات کے بارے میں جانکاری دی ہے۔

ایودھیا ڈویژن: ایودھیا ڈویژن میں ایودھیا میں جائیدادوں کی کل تعداد 1501 ہے جس میں 1315 سنی وقف اور 186 شیعہ وقف ہیں۔ امبیڈکر نگر میں 1575 وقفوں میں سے 1333 سنی اور 242 شیعہ وقف ہیں۔ بارہ بنکی میں 4927 وقف جائیدادیں ہیں جن میں سے 4679 سنی اور 248 شیعہ وقف ہیں۔ سلطان پور ضلع میں کل 1831 جائیدادیں ہیں جن میں 1791 سنی اور 40 شیعہ وقف ہیں۔

دیویپاٹن ڈویژن: دیوی پٹن ڈویژن کے گونڈہ میں وقف املاک کی کل تعداد 2201 ہے جس میں 2196 سنی اور 5 شیعہ وقف ہیں۔ بلرام پور میں 4248 وقف جائیدادیں ہیں جن میں 4228 سنی اور 20 شیعہ وقف ہیں۔ بہرائچ میں 1778 وقف املاک ہیں سے 1755 سنی اور 23 شیعہ وقف ہیں۔ شراوستی میں 458 جائیدادیں ہیں، یہ بھی سنی وقف ہیں۔

بستی ڈویژن: بستی ڈویژن میں 901 جائیدادیں ہیں جن میں 898 سنی اور 3 شیعہ وقف ہیں۔ سنت کبیر نگر میں 955 وقف جائیدادیں ہیں، یہ بھی سنی وقف ہیں۔ اس کے علاوہ سدھارتھ نگر میں 1998 جائیدادوں میں سے 1921 سنی اور 77 شیعہ وقف ہیں۔

گورکھپور ڈویژن: گورکھپور ڈویژن میں 973 وقف جائیدادیں ہیں جن میں سے 971 سنی اور 2 شیعہ وقف ہیں۔ دیوریا میں 1854 جائیدادوں میں سے بھی سنی وقف کی ہیں۔ عارضی اعداد و شمار کے مطابق کشی نگر میں 660 وقف املاک میں سے بھی سنی وقف ہیں۔ مہاراج گنج میں بھی تمام 585 جائیدادیں سنی وقف ہیں۔

اعظم گڑھ ڈویژن: اعظم گڑھ ڈویژن میں 2662 وقف جائیدادیں ہیں جن میں سے 2586 سنی اور 76 شیعہ وقف ہیں۔ بلیا میں 1098 وقف املاک میں سے 1097 سنی اور 1 شیعہ وقف ہے۔ اس کے علاوہ مئو ضلع میں 1192 جائیدادوں میں سے 1144 سنی اور 48 شیعہ وقف ہیں۔

وارانسی ڈویژن: وارانسی ڈویژن میں، وارانسی میں 1467 جائیدادوں میں سے 1346 سنی اور 121 شیعہ وقف ہیں۔ چندولی میں 689 جائیدادوں میں سے 655 سنی اور 34 شیعہ وقف ہیں۔ جونپور میں 4135 جائیدادوں میں سے 3316 سنی اور 819 شیعہ وقف ہیں۔ غازی پور میں 1664 جائیدادوں میں سے 1569 جائیدادیں سنی اور 95 شیعہ وقف ہیں۔

مرزا پور ڈویژن: مرزا پور ڈویژن کے مرزا پور میں 718 جائیدادوں میں سے 705 سنی اور 13 شیعہ وقف ہیں۔ سدھوری میں 432 جائیدادیں ہیں، یہ سنی وقف ہیں۔ سون بھدر میں 165 جائیدادوں میں سے بھی سنی وقف کی ہیں۔

پریاگ راج ڈویژن: پریاگ راج ڈویژن میں 2278 جائیدادیں ہیں جن میں سے 2131 سنی اور 147 شیعہ وقف ہیں۔ کوشامبی میں کل 627 جائیدادوں میں سے 613 سنی اور 14 شیعہ وقف ہیں۔ پرتاپ گڑھ میں 1538 جائیدادوں میں سے 1507 سنی اور 31 شیعہ وقف ہیں۔ فتح پور میں 2062 وقف املاک میں سے 2036 سنی اور 26 شیعہ وقف ہیں۔

چترکوٹ ڈویژن: چترکوٹ ڈویژن کے چترکوٹ میں تمام 154 جائیدادیں سنی وقف ہیں۔ باندہ میں بھی تمام 1139 جائیدادیں سنی وقف بینک کی ہیں۔ اس کے علاوہ مہوبہ میں 237 جائیدادوں میں سے 234 سنی اور 3 شیعہ وقف ہیں۔ ہمیر پور میں 654 جائیدادوں میں سے 653 سنی اور 1 شیعہ وقف ہے۔

جھانسی ڈویژن: جھانسی ڈویژن کے جھانسی میں 610 وقف املاک میں سے 605 سنی اور 5 شیعہ وقف ہیں۔ جالون میں 1046 وقف املاک میں سے 1042 سنی اور 4 شیعہ وقف ہیں۔ للت پور میں تمام 119 جائیدادیں سنی وقف کی ہیں۔

میرٹھ ڈویژن: میرٹھ ڈویژن میں 2402 وقف املاک میں سے 2360 سنی اور 52 شیعہ وقف ہیں۔ گوتم بدھ نگر میں 575 جائیدادوں میں سے 568 سنی اور 7 شیعہ وقف ہیں۔ بلند شہر میں 636 سنی وقف جائیدادیں ہیں۔ ہاپڑ میں 3313 جائیدادوں میں سے 3241 جائیدادیں سنی اور 72 شیعہ وقف ہیں۔ غازی آباد میں 1356 جائیدادوں میں سے 1291 سنی اور 65 شیعہ وقف ہیں۔

سہارنپور ڈویژن: سہارنپور ڈویژن میں، سہارنپور میں 4851 جائیدادیں سنی اور 169 شیعہ وقف ہیں۔ مظفر نگر میں 3606 جائیدادوں میں سے 3147 سنی اور 459 شیعہ وقف ہیں۔ شاملی میں 1105 وقف املاک میں سے 1086 سنی اور 19 شیعہ وقف ہیں۔

وقف بورڈ کی املاک 9.4 لاکھ ایکڑ پر پھیلی 8.7 لاکھ جائیدادوں پر کنٹرول رکھتا ہے، جس کی تخمینہ قیمت 1.2 لاکھ کروڑ روپے ہے۔ ہندوستان میں دنیا میں سب سے زیادہ وقف ہولڈنگ ہے۔

بورڈ کی 8.7 لاکھ جائیدادوں میں سے 356,051 وقف املاک کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، جن میں 872,328 غیر منقولہ اثاثے اور 16,713 منقولہ اثاثے ہیں۔ اتنے بڑے پیمانے پر ہونے کے باوجود بورڈ سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی۔

کیگ کمیٹی نے 2006 میں اپنی رپورٹ پیش کی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ اگر ان جائیدادوں کا صحیح استعمال کیا جائے تو ان سے کم از کم 10 فیصد ریونیو حاصل کیا جا سکتا ہے، جو کہ ہر سال تقریباً 12,000 کروڑ روپے ہے۔ کمیٹی نے وقف کے انتظام کو بہتر بنانے کے لیے کئی اقدامات کی بھی سفارش کی، جس میں مرکزی وقف بورڈ (CWC) اور ہر ریاستی وقف بورڈ (SWB) میں دو خواتین اراکین کی شمولیت، CWC/SWB میں جوائنٹ سکریٹری سطح کے افسر کی تقرری اور وقف کے مالیاتی آڈٹ کی اسکیم کے تحت آڈٹ شامل ہے۔

ہندوستان میں وقف بورڈ کی سب سے زیادہ اراضی اتر پردیش